

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي (طہ)

میں منزل کیوں پڑھوں؟

تالیف ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ حافظ حامد محمد انصاری

تقریظ شیخ عبداللہ ناصر رحمانی عوفہ

انصار السنۃ پبلیکیشنز لاہور



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

نہایت مختصر

- 13-----* تقریظ
- 19-----* مقدمہ
- 24-----* تمہیدی کلمات
- 24-----* پہلا رکن: توحید
- 25-----* کلمہ توحید کے تقاضے
- 29-----* شہادت رسالت
- 30-----* دوسرا اور تیسرا رکن: نماز، زکوٰۃ
- 31-----* چوتھا رکن: ماہ رمضان کے روزے
- 31-----* پانچواں رکن: حج
- 32-----* میں نماز کیوں پڑھوں؟
- 32-----* بے نمازوں کے حیلے، بہانے اور ان کا جائزہ
- 32-----* پہلا بہانہ
- 32-----* جائزہ
- 33-----* دوسرا بہانہ
- 34-----* جائزہ
- 35-----* تیسرا بہانہ
- 35-----* جائزہ
- 37-----* چوتھا بہانہ

- 37 ----- ✽ جائزہ
- 37 ----- ✽ ایک اہم پیغام، خصوصاً بے نمازوں کے نام۔
- 41 ----- ✽ صوفیا کا پیدا کردہ ایک شبہ اور اس کا ازالہ
- 42 ----- ✽ ازالہ
- 42 ----- ✽ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ سے متعلق شیخ ابن جریرین کا فتویٰ
- باب نمبر 1

نماز کی اہمیت اور فضیلت

- 45 ----- ✽ نماز دین اسلام کا ستون ہے۔
- 46 ----- ✽ نماز بندہ اور اس کے رب کے درمیان بطور ایک رابطہ
- 47 ----- ✽ نماز ذریعہ تقرب الہی ہے۔
- 48 ----- ✽ نماز بندے کی اپنے رب سے محبت کی علامت ہے۔
- 49 ----- ✽ نماز نعمتوں کی شکرگزاری کا نام ہے۔
- 49 ----- ✽ نماز بھلائی کا دروازہ ہے۔
- 50 ----- ✽ نماز اور بے بہا اجر و ثواب
- 50 ----- ✽ نماز تحفہ آسمانی ہے۔
- 52 ----- ✽ نماز اور پابندی وقت
- 54 ----- ✽ نماز گناہوں سے پاک صاف ہونے کا ذریعہ ہے۔
- 59 ----- ✽ نبی رحمت ﷺ کی نماز کے متعلق آخری وصیت
- 61 ----- ✽ نماز بندہ مومن کی کرامت ہے۔
- 62 ----- ✽ نماز کی ادائیگی اور پابندی کی تاکید خاص
- 64 ----- ✽ نماز جسم اور روح کی غذا۔

- 65 ----- * نماز خواہشات نفسانی اور بے حیائی سے روکتی ہے
- 65 ----- * نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے
- 66 ----- * نماز باعث نجات ہے
- 67 ----- * نماز حصول جنت کا ذریعہ ہے
- 70 ----- * نماز اور آسمانی ادیان
- 71 ----- * سیدنا کریم ﷺ اور حفاظت نماز
- 71 ----- * سیدنا موسیٰ و ہارون علیہما السلام اور حفاظت نماز
- 72 ----- * سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حفاظت نماز
- 72 ----- * سیدنا شعیب علیہ السلام اور حفاظت نماز
- 73 ----- * سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حفاظت نماز
- 73 ----- * سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور حفاظت نماز
- 74 ----- * سیدنا سلیمان علیہ السلام اور حفاظت نماز
- 74 ----- * امام الانبیاء، سید البشر محمد رسول اللہ ﷺ اور حفاظت نماز
- 77 ----- * نبی کریم ﷺ کی نماز سے والہانہ شیفقتگی
- 79 ----- * صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذوق نماز
- 81 ----- * سلف صالحین کے نماز سے بے پناہ شغف کے چند نمونے
- 83 ----- * نماز دراصل اللہ وحدہ لا شریک کے لیے کمال بندگی کا اظہار ہے
- 85 ----- * نماز نفسِ انسانی کے اندر تقویٰ کی روح پیدا کرتی ہے
- 87 ----- * نماز اور انابت الہی
- 88 ----- * نماز اور زہد (دنیا سے بے رغبتی)
- 90 ----- * نماز اور صبر و ثبات
- 92 ----- * نماز اور نصرت الہی

- 94 ----- ❀ مجاہد پر نمازی کی فضیلت
- 94 ----- ❀ نماز رحمت الہی کے نزول کا سبب ہے
- 96 ----- ❀ نماز یادِ الہی کا بہترین طریقہ ہے
- 99 ----- ❀ نماز اصلاحِ انسانیت کا باعث ہے
- 99 ----- ❀ نماز باعثِ نور و ہدایت ہے
- 100 ----- ❀ نماز اخوتِ دینی کو قائم کرتی ہے
- 100 ----- ❀ نماز کی اہمیت کا انوکھا طریقہ
- 104 ----- ❀ نماز باعثِ سکون و اطمینان ہے
- 105 ----- ❀ نماز فجر اور مالِ غنیمت
- 106 ----- ❀ نماز اور فکرِ آخرت
- 107 ----- ❀ آخرت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا
- 107 ----- ❀ نماز تمام مشکلات کا حل ہے
- 108 ----- ❀ نو مسلم کو سکھائی جانے والی پہلی چیز نماز ہے
- 109 ----- ❀ گھر والوں کو نماز کا حکم دینا
- 110 ----- ❀ اولاد کو نماز کی تعلیم دو
- 111 ----- ❀ نماز کے فوائد

باب نمبر 2

تارکِ نماز کا حکم

- 113 ----- ❀ بے نماز اور شرک
- 114 ----- ❀ بے نماز اور نفاق
- 116 ----- ❀ بے نماز اور کفر

- 116 ----- ✽ ارشادات صحابہ رضی اللہ عنہم
- 117 ----- ✽ اقوال سلف صالحین
- 118 ----- ✽ شیخ صالح العثیمین رحمہ اللہ کا فتویٰ
- 122 ----- ✽ تارک نماز بے دین ہے
- 122 ----- ✽ تارک نماز کا اہل و مال ہلاک ہو گیا
- 123 ----- ✽ تارک نماز بے ایمان ہوتا ہے
- 123 ----- ✽ تارک نماز کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں
- 124 ----- ✽ تارک نماز کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں
- 124 ----- ✽ تارک نماز سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اٹھ جاتی ہے
- 125 ----- ✽ بے نماز متکبر ہے
- 129 ----- ✽ ترک نماز جہنم میں لے جاتا ہے
- 130 ----- ✽ تارک نماز آخرت میں شفاعت سے محروم رہے گا
- 131 ----- ✽ تارک نماز روز قیامت قارون، فرعون، هامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا
- 132 ----- ✽ اسلامی حکومت کی خصوصیت
- 139 ----- ✽ نماز نہ پڑھنے کے نقصانات

باب نمبر 3

نماز سے قبل

- 140 ----- فصل نمبر 1: نماز سنت نبوی ﷺ کے مطابق پڑھنا
- 142 ----- ✽ سنت رسول ﷺ کی اہمیت قرآن کی روشنی میں
- 145 ----- ✽ سنت رسول ﷺ احادیث کی روشنی میں
- 149 ----- ✽ ائمہ اربعہ اور اتباع سنت
- 149 ----- (۱) امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ

- 150 ----- (۲) امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ
- 151 ----- (۳) امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ
- 153 ----- (۴) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
- 155 ----- فصل نمبر 2: عقیدہ توحید
- 159 ----- فصل نمبر 3: خشوع و خضوع
- 163 ----- ❀ خشوع پیدا کرنے والے اسباب
- 163 ----- (۱) اخلاص
- 165 ----- (۲) تضرع (انکساری)
- 166 ----- (۳) تبتل (یکسوئی)
- 167 ----- (۴) ذکر
- 167 ----- (۵) فہم و تدبر
- 168 ----- (۶) استطاعت
- 169 ----- (۷) اعتدال
- 171 ----- فصل نمبر 4 اکل حلال
- 172 ----- فصل نمبر 5 وضو کا بیان
- 172 ----- ❀ مسواک کا اہتمام
- 173 ----- ❀ مسواک کی فضیلت
- 173 ----- ❀ وضوء کا طریقہ
- 174 ----- ❀ وضوء سے فراغت کی دعائیں
- 175 ----- ❀ وضو کی فضیلت
- 175 ----- ❀ تحیۃ الوضوء سے جنت لازم
- 177 ----- فصل نمبر 6 اذان کا بیان

- 177 ----- * اذان کی فضیلت
- 178 ----- * اذان کے کلمات
- 179 ----- * فجر کی اذان میں
- 180 ----- * اقامت کے طاق کلمات
- 180 ----- * دوہری اذان
- 181 ----- * دوہری اقامت
- 181 ----- * اذان کا جواب دینا
- 183 ----- * اذان کے بعد کی دعائیں
- 183 ----- * مسنون درود شریف کے کلمات
- 184 ----- * پھر یہ دعائے وسیلہ پڑھیں
- 185 ----- **فصل نمبر 7** نماز باجماعت ادا کرنا
- 185 ----- * نماز باجماعت کی اہمیت
- 189 ----- * نماز باجماعت کی فضیلت
- 189 ----- * نماز باجماعت کے شوقین سلف صالحین کے نمونے
- 190 ----- * ترک جماعت پر وعید
- 191 ----- * نماز کے لیے جانے کے آداب
- 192 ----- **فصل نمبر 8** نماز میں صف بندی کی فضیلت و اہمیت
- 192 ----- * صفیں درست کرنا فرض ہے
- 193 ----- * صفیں درست نہ کرنے کی سزا
- 194 ----- * صفیں درست کرنے کا طریقہ
- 195 ----- * صف بندی کے متعلق امام ابوحنیفہ k کا موقف

باب نمبر 4

نبی کریم ﷺ کا طریقہ نماز

- 196 ----- نماز کی نیت *
- 196 ----- تکبیر تحریمہ *
- 197 ----- رفع الیدین *
- 197 ----- سینے پر ہاتھ باندھنا *
- 197 ----- استفتاح کی دعائیں *
- 199 ----- تعویذ *
- 199 ----- نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت *
- 200 ----- آمین کہنے کی فضیلت *
- 201 ----- نماز کی مسنون قرأت *
- 201 ----- سورۃ اخلاص کی فضیلت *
- 203 ----- رکوع کا بیان *
- 203 ----- رکوع کی مزید دعائیں *
- 205 ----- قیام بعد الركوع کا بیان *
- 205 ----- فضیلت *
- 205 ----- قیام بعد الركوع کی مزید دعائیں *
- 207 ----- رفع الیدین کا ثواب *
- 208 ----- رفع الیدین کا عرفان و عروج *
- 208 ----- سجدہ *
- 209 ----- سجدہ اور قرب الہی *
- 209 ----- سجدہ اور جنت *
- 209 ----- سجدہ اور گناہوں کا مٹنا *

- 210 ----- سجدہ اور جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت
- 210 ----- سجدہ کی مسنون مزید دعائیں
- 215 ----- رکوع و سجود میں امام سے جلدی کرنے کی ممانعت
- 215 ----- جلسہ اور اس کی مسنون دعائیں
- 216 ----- جلسہ استراحت
- 216 ----- تشہد
- 217 ----- درود شریف
- 217 ----- درود کے بعد کی دعائیں
- 220 ----- فضیلت
- 221 ----- سلام
- 222 ----- ذکر کی فضیلت
- 222 ----- نماز کے بعد مسنون اذکار
- 225 ----- صبح و شام کے اذکار
- باب نمبر 5

متفرق نمازیں اور ان کے فضائل و مسائل

- 232 ----- مؤکدہ سنت رکعات کے دلائل و فضائل
- 233 ----- نمازِ چاشت، نمازِ اشراق، صلاۃ الاوابین
- 233 ----- فضیلت
- 233 ----- نمازِ تسبیح
- 235 ----- نمازِ استخارہ
- 236 ----- نمازِ توبہ

- 237 ----- سجدہ شکر ❀
- 237 ----- سجدہ تلاوت ❀
- 237 ----- سجدہ تلاوت کی دعائیں ❀
- 238 ----- نمازِ عیدین ❀
- 239 ----- نمازِ استسقاء ❀
- 239 ----- طریقہ نماز ❀
- 239 ----- بارانِ رحمت طلب کرنے کے لیے مسنون دُعائیں ❀
- 240 ----- نمازِ تہجد کی فضیلت ❀
- 242 ----- ماہِ رمضان میں قیام اللیل کی فضیلت ❀
- 243 ----- دعائے قنوت ❀
- 243 ----- نمازِ خوف ❀
- 244 ----- نمازِ کسوف یا خسوف ❀
- 244 ----- نمازِ جمعہ کی اہمیت و فضیلت ❀
- 246 ----- نمازِ جنازہ ❀
- 246 ----- فضیلت ❀
- 246 ----- مسنون دُعائیں ❀
- 246 ----- پہلی دُعا ❀
- 247 ----- دوسری دُعا ❀
- 247 ----- تیسری دُعا ❀
- 248 ----- بچے کی نمازِ جنازہ میں دُعا ❀



تقریظ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ . وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَأَهْلِ طَاعَتِهِ أَجْمَعِينَ ، أَمَّا بَعْدُ !
نماز دین کا عمود و عِماد ہے۔ ((الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ)) ((وَعُمُودُهَا الصَّلَاةُ))
یہ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ،
وَالْحَجِّ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ .))

”اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے: اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ
کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم
کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، استطاعت ہو تو حج بیت اللہ کرنا اور ماہ رمضان کے
روزے رکھنا۔“

یہ دین کا ایک ایسا فریضہ ہے جس کا ترک کفر بھی ہے، شرک بھی اور نفاق بھی۔ یہ عظیم
فریضہ اللہ تعالیٰ نے بموقع معراج عطا فرمایا اور اسی وقت ان پانچ نمازوں کی ادائیگی کو
باعبار اجر و ثواب پچاس کے برابر قرار دے دیا: ((هُنَّ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ .))
ایک حدیث کا مضمون کچھ یوں ہے کہ جس طرح دن میں پانچ دفعہ غسل کرنے
والے کے بدن پر میل و کچیل کا ذرہ بھی باقی نہیں رہتا، اسی طرح پانچوں نمازوں کی
محافظت کرنے والا گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے، بلکہ نماز کے بہت سے

متعلقات وملحقات بھی گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں، مثلاً: وضوء ”المشى الى المساجد“ اور ”انتظار الصلاة بعد الصلاة“ وغیرہ۔ بلکہ ان اعمال کو تو رباط یعنی اسلامی سرحد کی حفاظت کے لیے پہرہ دینے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

نماز کی حفاظت نور ہے۔ بصورت نماز بندہ دن میں پانچ دفعہ متعدد بار اپنے پروردگار سے شرف مناجات وہم کلامی حاصل کرتا ہے۔ حدیث قدسی: ((قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ.)) ”میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر رکھا ہے۔“ اس پر شاہد عدل ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے: ((وَجَعَلْتُ فُرَّةَ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ.)) نیز حصول راحت و طمانیت کا سبب بھی ((أَرَحْنِي بِالصَّلَاةِ يَا بَلَاءُ.)) موت کے وقت پیارے پیغمبر ﷺ کی زبان مبارک پر نماز ہی کی تلقین تھی: ((الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ.))

”نماز اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کا دھیان رکھنا۔“

گویا نماز سعادت دارین کے حصول کی ایک بڑی قوی اور عظیم اساس ہے، لیکن ان تمام برکتوں اور منفعتوں کا حصول چند شرائط کا طالب و متقاضی ہے۔ جن میں پابندی وقت، حفاظت خشوع اور متابعت طریقہ رسول ﷺ بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

پابندی وقت کی دلیل:

((سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: الصَّلَاةُ لَوْ قَتَلَهَا.))

”رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا، کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا: نماز کو اس کے اوّل وقت پر ادا کرنا۔“

عدم پابندی وقت کی وعید:

((مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ.))

”جس کی نماز عصر فوت ہوگئی، اس کا گھر بار سب تباہ ہو گیا۔“

رسول اللہ ﷺ نے غزوہ اُحد کے موقع پر فرمایا:

((شَعَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى مَلَأَ اللَّهُ بُطُونَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا.))

”اللہ ان کے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھر دے کہ انہوں نے ہمیں درمیانی نماز

(عصر) سے مشغول کر دیا ہے۔“

حفاظتِ خشوع کی دلیل:

((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ

أَزِيرٌ كَأَزِيرِ الْمَرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ.))

”رسول کریم ﷺ نماز پڑھتے تو آپ کے سینے سے ہنڈیا اُبلنے کی طرح

آواز آتی۔“

رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا:

((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِحُضُورِ الْقَلْبِ.))

”حضور قلب یعنی خشوع کے بغیر نماز نہیں ہے۔“

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خُشْعُونَ ۝﴾

(المؤمنون: ۲، ۱)

”تحقیق مومن فلاح پا گئے، جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع سے کام لیتے

ہیں۔“

نماز میں سنت رسول اللہ ﷺ کی متابعت کی فرضیت کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ امر اور آرڈر ہے ((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي.)) ”تم اس طرح نماز پڑھو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔“

آپ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں صرف ایک امر مسنون کی مخالفت کرتے دیکھا تو فرمایا:

((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ.))

”واپس پلو، آپ نے نماز ادا نہیں کی۔“

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حجاج بن ایمن کو خلاف سنت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

((أَعِدْ صَلَاتَكَ.))

”نماز دوبارہ پڑھو۔“

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خلاف سنت صف بندی دیکھی تو رو پڑے اور فرمایا: ”تم نے نماز کو بھی ضائع کر دیا۔“

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک چالیس سالہ نمازی کو خلاف طریقہ رسول ﷺ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا:

”تم اگر چالیس سال سے ایسی ہی نماز پڑھ رہے ہو تو تم نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔“

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مسجد میں محض مؤذن کے اذان کے ساتھ تہویب کرنے پر وہاں نماز پڑھنے سے انکار کر دیا، اور اپنے شاگرد مجاہد سے کہا:

((أَخْرِجْنَا فَإِنَّهَا بِدْعَةٌ.))

”ہمیں یہاں سے نکال کر لے جاؤ کیونکہ تہویب بدعت ہے۔“

فریضہ نماز کی یہی اہمیت اس رسالہ نافعہ کی تالیف کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محترم

بھائی ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی حفظہ اللہ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور اس عظیم فریضہ کے حوالے سے بعض اہم گوشوں کو واضح کیا۔ ضاعف اللہ أجرہ ، و اجزل ثوابہ ، وجعل کتابہ ہذا فی میزان حسناتہ یوم القيامة ، یوم لا ینفع مال ولا بنون إلا من أتى اللہ بقلب سلیم .

کتاب کی ترتیب ، تخریج اور اضافہ جات کا کام ہمارے فاضل دوست حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ نے بڑے ہی احسن طریقے سے سرانجام دیا ہے۔ جزاہ اللہ خیرافی الدنیا والآخرة .

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَالَّذِينَ يُسَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نَضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ﴾ سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ عمل اصلاح ہی نماز کا مرکزی کردار ہے۔ ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ حدیث رسول ﷺ ((مُرُوا أَوْلَادَكُمْ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعٍ ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ .)) ”تمہاری اولادیں جب سات برس کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو، اور جب وہ دس برس کی ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے انہیں مارو۔“ میں بھی یہی نکتہ مضمروں نے بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ معاشرہ کے ہر فرد کو حفاظتِ صلاۃ کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم آخر میں تمام قارئین کو یہ نصیحت بھی کریں گے کہ نماز کے تعلق سے صرف فرائض کی ادائیگی پر اکتفا نہ کیا جائے ، بلکہ نوافل کا اہتمام بھی بہت زیادہ خیرات و برکات کا موجب ہے مثلاً ، رواتب صلاۃ ، قیام اللیل ، اشراق اور ضحیٰ ، تحیۃ المسجد والوضوء وغیرہ۔ ان تمام نمازوں کی احادیث میں بڑی فضیلت وارد ہے۔ اس کے علاوہ استخارہ کی نماز جو تقریباً متروک ہو چکی ہے ، اور اگر کسی کو استخارے کی حاجت محسوس ہوتی ہے تو وہ بھی کسی شعبہ باز جو استخارہ کے مرکز قائم کیے بیٹھے ہوتے ہیں کے سپرد کر دیتا ہے۔ یہ انتہائی قابل

مذمت روش ہے۔

اللہ تعالیٰ اس قوم کو بدعات و انحرافات کے طوفان سے نکال کر دین خالص یعنی وحی الہی (قرآن و حدیث) کی طرف رجوع کی توفیق عطا فرمائے۔ وہو ولی التوفیق والسادات، و اصلی و أسلم علی نبیہ محمد و علی آلہ و صحبہ أجمعین۔

و کتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: انصار السنۃ پبلی کیشنز، لاہور

۳/۱۱/۲۰۰۶



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ
وَالْمُرْسَلِیْنَ . سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا وَشَفِیْعِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٌ وَعَلٰی اٰلِهِ
الطَّاهِرِیْنَ ، وَصَحْبِهِ اَجْمَعِیْنَ ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ
الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ !

نماز اسلام کا دوسرا بنیادی رکن ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ : شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَاِیْتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالْحَجِّ
وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) ❶

”اسلام کی بنیاد پانچ (ستونوں) پر (قائم) ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ
اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز
قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا (استطاعت ہو تو) حج (بیت اللہ) کرنا اور رمضان کے
روزے رکھنا۔“

رسول اللہ ﷺ نے نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے، فرمایا:

((وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلَاةِ)) ❷

”میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔“

نماز حصولِ راحت و طمانیت کا سبب بھی ہے، نماز کا وقت ہوتا تو آپ ﷺ سیدنا
بلال رضی اللہ عنہ کو بایں الفاظ اذان دینے کا حکم فرماتے:

❶ صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم: ۸۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: ۱۱۱، ۱۱۲،

❷ صحیح الجامع الصغیر، رقم: ۳۱۲۴۔ ۱۱۴، ۱۱۳

((يَا بَلَّالُ! أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرْحَنَابَهَا)) ❶

”اے بلال! ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔“

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں کامیاب لوگوں کی علامت یہ بتلائی ہے کہ وہ لوگ نماز کی پابندی کرتے ہیں، ارشاد فرمایا:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ❶..... وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ

يُحَافِظُونَ ❷﴾ (المؤمنون: ۹۰، ۹۱)

”یقیناً فلاح پاگئے مومن..... جو لوگ اپنی نمازوں پر حفاظت کرتے ہیں۔“

اور اس کے برعکس روزِ قیامت اہل جہنم کا ایک گروہ جہنم میں جانے کا ایک سبب یہ

بیان کرے گا کہ:

﴿لَمْ تَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ❸﴾ (المدثر: ۴۳)

”ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔“

حالت امن ہو یا حالت خوف، گرمی ہو یا سردی، تندرستی ہو یا بیماری، حتیٰ کہ جہاد و قتال کے موقع پر عین میدانِ جنگ میں بھی یہ فرض ساقط نہیں ہوتا۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے غزوہٴ اُحد کے موقع پر فرمایا:

((مَالَهُ قُبُورُهُمْ وَبُيُوتُهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ

الْوُسْطَى)) ❷

”اللہ تعالیٰ ان مشرکین کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے کہ انہوں نے

ہماری درمیانی (عصر کی) نماز کو ضائع کر دیا۔“

یاد رہے کہ نماز کی تمام برکات، فوائد، ثمرات اور منفعتیں اس وقت حاصل ہوتی ہیں

❶ سنن أبو داؤد، باب فی صلاة العتمة، رقم: ۴۹۸۵ - مشکوٰۃ، رقم: ۱۲۵۳ - علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ۶۳۹۶۔

جب انسان پابندی وقت کا خاص خیال رکھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:
 ((مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ ، فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ)) ❶
 ”جس شخص کی نماز عصر فوت ہوگئی، گویا کہ اس کے اہل و عیال تباہ و برباد ہو گئے۔“

ساتھ خشوع و خضوع کا اہتمام بھی ہو، اللہ تعالیٰ نے کامیابی کی ضمانت انہی لوگوں کے لیے دی ہے جو نمازوں میں خشوع و خضوع کا خیال رکھتے ہیں، ارشاد فرمایا:
 ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ❶ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خُشْعُونَ ❷﴾
 (المؤمنون: ۱-۲)
 ”تحقیق فلاح پاگئے مومن، وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں۔“

نماز بذاتِ خود جتنی اہم ہے، طریقہ نماز بھی اسی قدر اہم ہے۔ نماز میں سنت رسول ﷺ کی متابعت کی فرضیت کی دلیل آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا یہ فرمان ہے:
 ((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)) ❷
 ”تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔“
 مزید فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص اچھی طرح وضو کرے، وقت پر نماز ادا کرے اور رکوع و سجود اور خشوع کا اہتمام کرے تو اس انسان کا اللہ پر ذمہ ہے کہ اسے معاف کر دے، اور جو شخص ان باتوں کو ملحوظ نہ رکھے اس کا اللہ پر کوئی ذمہ نہیں، چاہے تو اسے معاف کر دے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔“ ❸

❶ سنن نسائی، کتاب الصلاۃ، رقم: ۴۷۷۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۶۳۱۔

❸ سنن ابوداؤد، اول کتاب الصلاۃ، رقم: ۴۲۵۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

فریضہ نماز کی یہی اہمیت و فضیلت اس کتاب کی تالیف کا باعث ہے۔ انتہائی واجب الاحترام بھائی ابو طلحہ نے نماز کے متعلق ایسی جامع و مختصر کتاب لکھنے کے لیے حکم فرمایا جو اس کی اہمیت، فضیلت، تعلیم اور طریقہ کے بنیادی مسائل پر مشتمل ہو۔

چنانچہ ہم نے نماز کے متعلق لکھی گئی کتب کو اکٹھا کر کے مطالعہ کیا، جس سے یہ بات سامنے آئی کہ ہر کتاب نماز کے کسی ایک خاص پہلو پر روشنی ڈالتی ہے، اور دوسرے پہلوؤں سے کوئی بحث نہیں کرتی، مثال کے طور پر بعض کتابیں نبی کریم ﷺ کے طریقہ نماز اور اس کی کیفیت پر روشنی ڈالتی ہیں لیکن اسلام میں نماز کی اہمیت اور اس کی فضیلت سے صرف نظر کر دیتی ہیں، اور بعض دوسری کتابیں نماز کے ”مختلف فیہ“ مسائل پر بحث و تمحیص کا سلسلہ چھیڑ دیتی ہیں۔

لہذا ہم نے انتہائی قابل احترام اور اپنے رفیق سفر فضیلۃ الشیخ حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ سے مشورہ کیا کہ کام کس منہج پر کیا جائے، چنانچہ ان سے مشاورت کے بعد ہم نے نماز کے ان اہم مسائل کو قرآن و سنت سے مأخوذ شرعی دلائل کی روشنی میں جمع کر دینا مناسب سمجھا جن کا بجالانا ہر مرد و زن (مسلمان) کے لیے ضروری اور لازم ہے، اور ان تمام اختلافی مسائل اور تفصیلی تحقیقات کو چھوڑ دیا ہے۔

دوسری طرف اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں مسائل کے مکمل احاطہ کے ساتھ اختصار بھی ملحوظ رہے تاکہ استفادہ میں آسانی ہو۔

جب مسودہ تیار ہو گیا تو تہذیب، ترتیب، اضافہ جات اور تخریج کے لئے حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ کے پاس چھوڑا، تو انہوں نے میرے بنائے ہوئے پھول میں رنگ بھر دیا، اور میری طرف سے مہیا کردہ اینٹوں کی ایک عمارت تیار کر دی۔ اور شیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ سرپرست ”انصار السنۃ پبلی کیشنز“ نے تقریظ لکھ کر کتاب کو حسن بخشا اور ہمیں حوصلہ۔ جزاء اللہ خیراً عنّا وعن المسلمین، و اکثر من أمثاله فی علماء المسلمین۔

قارئین سے التماس ہے کہ راقم، معاونین، خصوصاً بھائی ابو طلحہ، حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ قاری عبد الحفیظ ثاقب حفظہ اللہ، فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ، ابو مومن منصور حفظہ اللہ اور محمد رمضان محمدی حفظہ اللہ کو دعاؤں میں یاد رکھیں، اس میں اگر کوئی خوبی ہے تو اللہ کی طرف سے، اور اگر کوئی خامی ہے تو ہماری یا شیطان کی طرف سے ہے، کیونکہ انسان ”محل الخطاء والنسیان“ ہے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ أصحابہ وسلم

و کتبہ

خادم الحديث وأهله

أبو حمزہ عبد الخالق صدیقی

بتعاون

حافظ حامد محمود الخضری



تمہیدی کلمات

اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر قائم ہے، جس کی دلیل سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامَ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.)) ❶

”اسلام کی بنیاد پانچ (ستونوں) پر (قائم) ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، (استطاعت ہو تو) حج (بیت اللہ) کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“

مذکورہ بالا حدیث نبوی ﷺ اسلام کے پانچوں ارکان کے بیان کو محیط ہے، جو درج ذیل ہیں:

پہلا رکن:

اسلام کا پہلا رکن، کلمہ شہادت ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ کا اقرار و اعتراف ہے۔

کلمہ توحید ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کی شہادت کا معنی یہ ہے کہ اللہ اکیلے کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔

چنانچہ اس کلمہ کے اوّل جزء ”لَا إِلَهَ“ سے ان تمام معبودانِ باطلہ کی نفی اور تردید

❶ صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم: ۸۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم: ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴۔

ہو جاتی ہے جن کی اللہ کے علاوہ پرستش کی جاتی ہے، اور دوسرے جزء ”إِلَّا اللّٰهُ“ سے اللہ عزوجل کے لئے ہر قسم کی عبادت کا اثبات ہو جاتا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں، اس کے متعلق فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًا

بِالْقِسْطِ ۚ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۸﴾﴾ (آل عمران: ۱۸)

”اللہ گواہی دیتا ہے کہ اُس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور فرشتے اور اہل علم گواہی دیتے ہیں، وہ (اپنے احکام میں) عدل پر قائم ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جو عزت والا اور حکمت والا ہے۔“

کلمہ توحید کے تقاضے:

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے

آساں نہیں مٹانا نام و نشان ہمارا

اعمال سے پہلے عقیدہ توحید کا علم حاصل کرنا ضروری ہے، ورنہ عقیدہ توحید کے بغیر سارے اعمال برباد ہو جاتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے روح کے بغیر جسم ختم ہو جاتا ہے۔

کلمہ توحید ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کی شہادت کا تقاضا درج ذیل تین باتوں کا اقرار کرنا ہے۔ (۱) توحید الوہیت۔ (۲) توحید ربوبیت۔ (۳) توحید اسماء و صفات۔

اوّل: توحید الوہیت:

یعنی جملہ عبادات میں اللہ تعالیٰ کو اکیلا مانا جائے، اور کسی طرح کی عبادت غیر اللہ کے لیے نہ کی جائے۔

یاد رہے کہ یہی وہ توحید ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝﴾ (الذاریات: ۵۶)

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔“

اور اسی توحید الوہیت کی دعوت کو عام کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام بھیجے، صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ (النحل: ۳۶)

”اور ہم نے ہر گروہ کے پاس ایک رسول اس پیغام کے ساتھ بھیجا کہ لوگو! اللہ کی عبادت کرو، اور شیطان اور بتوں کی عبادت سے بچتے رہو۔“

”شُرک“، ”توحید“ کی ضد ہے، جب ”توحید“ کا یہ معنی ہو کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی عبادت میں اکیلا اور منفرد مانا جائے تو اس کے برعکس ”شُرک“ کی تعریف یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور (غیر) کی بھی کسی طرح کی پرستش کی جائے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَلْمُشْرِكُ الَّذِي عَبَدَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ.)) ①

”مشرک وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی غیر کی بھی کسی طرح کی عبادت کرے۔“

چنانچہ جو شخص اپنی خوشی اور مرضی سے کسی بھی طرح کی عبادت کسی غیر اللہ کے لئے بجالائے، چاہے وہ عبادت نماز ہو یا روزہ، دعا ہو یا نذر، قربانی ہو یا کسی صاحب قبر وغیرہ سے فریادری، تو اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا اور شرک سب سے بڑا گناہ ہے۔

﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ ② (لقمان: ۱۳)

”بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔“

جس کی وجہ سے سارے اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ (۱۸) انبیاء کرام کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝﴾ (الأنعام: ۸۸)

”اور اگر وہ لوگ شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے۔“

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ ”اس آیت کریمہ میں شرک کی ہیبت ناک اور اس کی خطرناکی کو بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ ۖ لَئِنْ أَشْرَكْتَ

لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝﴾ (الزمر: ۶۵)

”کہ آپ کو اور آپ سے پہلے تمام انبیاء و رسل کو بذریعہ وحی بتا دیا گیا ہے کہ

آپ نے شرک کیا تو آپ کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔“ ❶

قارئین کرام! اگر وہ اللہ کے برگزیدہ پیغمبر اور عظیم ہونے کے باوجود شرک کا ارتکاب کر بیٹھتے تو ان کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے، تو اگر دوسرے لوگ شرک کا ارتکاب کریں گے تو ان کا کیا حال ہوگا؟

اور شرک کے مرتکب کے جان و مال بھی غیر محفوظ ہو جاتے ہیں۔ پیارے پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ

قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، عَصَمَ مِنِّي مَالُهُ وَنَفْسُهُ.)) ❷

”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“

اللہ“ کا اقرار کر لیں۔ پس جس شخص نے بھی ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہہ دیا اُس

نے اپنا مال اور جان محفوظ کر لیا۔“

دوم: توحید ربوبیت:

یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق، رازق، زندہ کرنے والا، موت

❶ تفسیر ابن کثیر: ۵۷، ۵۶/۳، تحقیق عبدالرزاق المہدی.

❷ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۱۲۵۔ صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، رقم: ۲۹۴۶.

دینے والا ہے، اور وہی سارے جہان کا کارساز ہے جس کی آسمانوں اور زمین میں حکومت ہے۔ اور اس قسم کی توحید کا اقرار و اعتراف اس فطرت کا تقاضا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا فرمایا ہے، حتیٰ کہ مشرکین جن کے درمیان رسول ہاشمی ﷺ مبعوث ہوئے وہ بھی اس کا اقرار کرتے تھے اور اس کے منکر نہ تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

﴿قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّبْعَ
وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ
وَمَنْ يُدِيرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝۳۱﴾

(یونس: ۳۱)

”یعنی آپ پوچھئے کہ تمہیں آسمان اور زمین سے روزی کون پہنچاتا ہے، یا کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے، اور کون زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، اور کون تمام امور کی دیکھ بھال کرتا ہے، وہ جواب میں یہی کہیں گے کہ اللہ۔ تو آپ کہئے کہ پھر تم لوگ شرک سے کیوں نہیں بچتے ہو۔“

اس قسم کی توحید کا انکار کم ہی لوگوں نے کیا ہے، اور وہ بھی تکبر و عناد کی وجہ سے ظاہری طور پر کیا ہے، ورنہ دل سے وہ بھی اس کا اعتراف کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہی کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَبَجَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلُمًا وَعُلُوًّا ۚ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝۱۴﴾ (النمل: ۱۴)

”اور ان نشانیوں کا انہوں نے ظلم و سرکشی کی وجہ سے انکار کر دیا، حالانکہ ان کا باطن ان کی صداقت کا یقین کر چکا تھا۔ پس آپ دیکھیں کہ فساد یوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔“

سوم: توحید اسماء و صفات:

آیا ہے وقت نازک غفلت میں ہے زمانہ

کوئی نہیں سناتا توحید کا ترانہ

یعنی اللہ تعالیٰ نے، یا نبی کریم ﷺ نے اللہ عزوجل کے جو اوصاف بیان فرمائے ہیں، ان پر ایمان لایا جائے اور انہیں بلا تکلیف و تمثیل اور بلا تحریف و تعطیل مان لیا جائے، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الأعراف: ۱۸۰)

”اور اللہ کے بہت ہی اچھے نام ہیں، پس تم لوگ اسے انہی ناموں کے ذریعہ پکارو۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۚ اَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی﴾ (بنی اسرائیل: ۱۱۰)

”آپ کہہ دیجئے! کہ تم لوگ اللہ کو اللہ کے نام سے پکارو یا رحمن کے نام سے پکارو، جس نام سے چاہو اسے پکارو، تمام بہترین نام اسی کے لئے ہیں۔“

نیز فرمایا:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝۱۱﴾ (الشوری: ۱۱)

”کوئی چیز اُس کے مانند نہیں اور وہ خوب سننے والا، دیکھنے والا ہے۔“

کلمہ توحید ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کی شہادت اور گواہی مذکورہ بالا تینوں قسموں کی توحید کا اقرار و اعلان ہے۔ چنانچہ جو شخص اس کے معانی و مفہوم کو سمجھ کر اس کا اقرار کر لے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرے، یعنی شرک سے بچتا رہے اور اللہ کی وحدانیت کا قائل ہو جائے تو وہ سچا اور حقیقی مسلمان ہے۔ اور اس کے برعکس جو زبان سے اقرار کر لے اور دل سے تصدیق کئے بغیر ظاہراً اس کے تقاضے پورے کرے تو وہ منافق ہے۔ اور جس نے اپنی زبان سے اقرار کیا، لیکن اس کے تقاضوں کے خلاف عمل کیا تو وہ کفر کرتا ہے اگرچہ وہ بار بار اس کلمہ کو پڑھتا رہے۔

شہادت رسالت:

”مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ کا معنی محمد عربی ﷺ کی رسالت و نبوت کا اقرار کرنا، اور

محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آپ ﷺ جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے ہیں اس کی تصدیق کرنا ہے، یعنی آپ کے احکامات کی بجا آوری، اور منہیات و ممنوعات سے اجتناب کرنا اور ساری عبادات کو آپ کی لائی شریعت کے مطابق ادا کرنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (التوبہ: ۱۲۸)

”مسلمانو! تمہارے لئے تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں، جن پر ہر وہ بات شاق گزرتی ہے جس سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے، تمہاری ہدایت کے بڑے خواہش مند ہیں، مومنوں کے لئے نہایت شفیق و مہربان ہیں۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: ۸۰)

”جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ (ہی) کی اطاعت کی۔“

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿وَاطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۳۲)

”اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

دوسرا اور تیسرا رکن:

نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ حُفَافًا وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝﴾

(البینہ: ۵)

”اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، یکسو ہو کر، اور وہ نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ دیں اور یہی نہایت درست دین ہے۔“

محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۝۳۹﴾

(البقرة: ۴۳)

”اور نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔“

اسلام کے دوسرے اور بنیادی رکن ”نماز“ کے متعلق تو گفتگو چل ہی رہی ہے، البتہ زکوٰۃ وہ مال ہے جو مال داروں سے لے کر فقراء اور ان لوگوں کو دیا جاتا ہے جن کا مصارف زکوٰۃ میں تذکرہ ہے، زکوٰۃ دین اسلام کے اصول و قواعد میں سے ایک ایسا گراں قدر اصول اور ضابطہ ہے جس کے ذریعہ معاشرہ میں وحدت پیدا ہوتی ہے، اور معاشرہ کے افراد ایک دوسرے کے لئے معاون ثابت ہوتے ہیں۔ بایں طور کہ مالدار کے احسان اور کسی برتری کے بغیر اس کے مال میں غریب و فقیر کا بھی حصہ ہوتا ہے۔

چوتھا رکن:

اسلام کا چوتھا رکن ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝۱۸۳﴾ (البقرة: ۱۸۳)

”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ویسے ہی جیسے تم سے پہلے

لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ کی راہ اختیار کرو۔“

روزہ دار انسان کے لئے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی ہے، اور اس لئے کہ آدمی جب اللہ تعالیٰ کے لئے کھانے پینے اور مباشرت سے رُک جاتا ہے، اور اپنے آپ کو بندگی میں مشغول کر دیتا ہے، تو اللہ اسے تقویٰ و پرہیزگاری کی راہ پر ڈال دیتا ہے۔

پانچواں رکن:

اسلام کا پانچواں رکن صاحب استطاعت کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ

کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ﴾ (آل عمران: ۹۷)

”اور اللہ کی رضا کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا ان لوگوں پر فرض ہے، جو وہاں پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں، اور جو انکار کرے گا، تو اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔“

میں نماز کیوں پڑھوں؟

(بے نمازوں کے حیلے بہانے اور ان کا جائزہ)

حیلہ نہ کر دھوکہ نہ دے، اللہ واقف کار ہے

تو جائے گا چھپ کر کہاں مجھے بتا اے بے نماز

بے نماز شخص کو آج نماز کی دعوت دی جاتی ہے تو اس کا سب سے بڑا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ:

پہلا بہانہ:..... میرے کپڑے پیشاب کے چھینٹے پڑنے کی وجہ سے ناپاک

ہیں، لہذا میں نماز کیوں پڑھوں؟

جائزہ:..... قارئین کرام! ہر وقت کپڑوں کو ناپاک رکھنا مومنانہ صفت نہیں۔ یہ سوچ

اور طرز سراسر طرز نبوی ﷺ کے خلاف ہے اور قرآنی نظریہ کے متضاد ہے۔

نبی کریم ﷺ پر سب سے پہلی وحی ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾ نازل

ہوئی، اس کے بعد کچھ دنوں تک وحی کا نزول موقوف رہا، پھر ”سورة المدثر“ نازل ہوئی۔

﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۖ قُمْ فَأَنذِرْ ۚ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۚ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۚ

”اے چادر اوڑھنے والے! اٹھئے اور لوگوں کو (ان کے رب سے) ڈرائیے،

اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے اور اپنے کپڑے پاک رکھیے۔“

”ابتدا ہی میں سید البشر ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ہر وقت تمام نجاستوں سے اپنے

کپڑوں کی پاکی کا خیال رکھیے، بالخصوص جب آپ نماز پڑھیں۔“ (تیسیر الرحمن، ص: ۱۶۶۳)

یہی ادب نبی رحمت ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھایا، تو انھوں نے اس پر عمل کرنے کا حق ادا کر دیا، حتیٰ کہ اللہ عز و جل نے ان کی صفت طہارت کی مدح کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ۝﴾

(التوبة: ۱۰۸)

”اس (مسجد قباء) میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

ایسے ہی بعض عورتیں بھی بہانہ کرتے ہوئے کہ اس کا بچہ دودھ پیتا ہے اور اس کے کپڑے اکثر بچے کے پیشاب کی وجہ سے ناپاک رہتے ہیں، لہذا وہ نماز نہیں پڑھتی۔

حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث پاک ہے، جسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

((بَوْلُ الْغُلَامِ يَنْضَحُ عَلَيْهِ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغَسِّلُ)) ❶

”بچے کے پیشاب کی وجہ سے چھینٹے مارے جائیں اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔“

فائدہ:..... احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ حکم تب تک ہے جب تک وہ دودھ پیتے رہیں، لیکن جب وہ ساتھ دوسری غذا کھانا شروع کر لیں تو یہ حکم نہیں ہے۔ پھر پیشاب کو دھولیا جائے۔ ❷

پس ناپاک رہنے والوں کو ناپسند کرتا ہے، پس بے نماز اس بہانہ سے باز آ جائیں، ان کے لیے لمحہ فکریہ ہے، وگرنہ.....!!

دوسرا بہانہ:..... بے نماز کو نماز کی دعوت دی جائے تو وہ بہانہ کرتا ہے کہ ابھی

❶ سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، رقم: ۵۲۲، ۵۲۵۔ سنن أبی داؤد، رقم: ۳۹۸۔ تخریج المختارۃ: ۴۷۱-۴۷۳۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الطہارۃ، تحت رقم: ۷۱۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

جوان ہوں، بڑا وقت پڑا ہے، ساری عمر نمازیں ہی تو پڑھنی ہیں، بوڑھا ہوا تو نماز پڑھ لوں گا، لہذا ابھی میں نماز کیوں پڑھوں؟

جائزہ:..... قارئین کرام! بے نمازوں کی یہ سوچ جہالت پر مبنی ہے۔ قرآن پاک سے دوری اختیار کرنے کا یہ نتیجہ ہے، موت ایسے لوگوں کے پیش نظر نہیں ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝﴾ (لقمان: ۳۴)

”بے شک اللہ کو ہی قیامت کا علم ہے، اور وہی بارش برساتا ہے، اور وہی جانتا ہے اُسے جو ماں کے رحم میں ہوتا ہے۔ اور کوئی آدمی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا؟ اور نہ کوئی یہ جانتا ہے کہ زمین کے کس خطے میں اس کی موت واقع ہوگی۔ بے شک اللہ بڑا جاننے والا، بڑا باخبر ہے۔“

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں موجود ہے کہ ”کوئی نہیں جانتا اس کی موت کہاں واقع ہوگی؟“ لہذا ایسے بے نماز کو اپنے اس قول کہ ”بڑا وقت پڑا ہے، بوڑھا ہوا تو نماز پڑھ لوں گا“ سے باز آ جانا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ حدیث ملاحظہ ہو:

((أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي، فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ، أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ))
”دنیا میں اس طرح رہ کہ تو پردیسی ہے یا رہ گیر۔“

اور جب سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے امام الانبیاء ﷺ سے یہ حدیث سن لی، تو ہمیشہ فرمایا کرتے: ((إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِسَقَمِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ)) ❶
”جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار مت کر، اور جب صبح کرے تو شام کا انتظار

مت کر، اور اپنی تندرستی سے اپنی بیماری کے لیے اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لیے (کچھ نہ کچھ) حاصل کر لے۔“

یعنی لمبی اُمیدیں نہ باندھو، بلکہ اپنی موت کو بالکل قریب سمجھو۔ جب موت انسان کے پیش نظر ہو تو وہ ہر لمحہ ایسی حالت میں رہتا ہے کہ موت آجائے تو اسے ندامت نہ ہو، ہر وقت اللہ سے خائف رہتا ہے اور تیار رہتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۰۲)

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، جیسا اس سے ڈرنا چاہیے اور تمہاری موت آئے تو اسلام پر آئے۔“

بے نماز بہانے خوروں کو یاد رکھنا چاہیے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ صحت اور زندگی ہمیشہ باقی رہنے والی چیزیں نہیں، بیماری اور موت بھی انسان کی گھات میں ہیں، لہذا انہیں چاہیے کہ حالت صحت میں بیماری کے لیے اعمال ذخیرہ کر لیں اور زندگی میں موت کے لیے سامان مہیا کر لیں۔

پس بے نماز یہ بہانہ بھی ترک کریں اور قیام نماز کا اہتمام کریں۔ ((اللَّهُمَّ اهْدِهِمْ)) تیسرا بہانہ: بے نماز ایک بہانہ یہ بھی کرتے ہیں کہ نماز تو گنہگار لوگوں کو پڑھنی ہوتی ہے، ہم کون سے گناہ کرتے ہیں؟ لہذا ہم نماز کیوں پڑھیں؟

جائزہ: ان کی یہ سوچ اور بہانہ بھی درست نہیں، بلکہ اس میں کبر و غرور ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تو فرمان ہے:

﴿فَلَا تَزُكُّوا أَنْفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى﴾ (النجم: ۳۲)

”پس تم لوگ اپنی پاکی بیان نہ کرو، وہ اُس شخص سے خوب واقف ہے جو اس سے ڈرتا ہے۔“

ہر انسان خطا کار ہے اور ہمیشہ سے محل الخطأ والنسیان رہا ہے۔ شافع محشر رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

((كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ)) ❶

”ہر بنی آدم خطا کار ہے۔“

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ”الْغَفُورُ“ بڑا بخشنے والا، ”الْغَفَّارُ“ بہت زیادہ بخشنے والا بھی ہے۔ اس صفت کا تقاضا ہے کہ لوگ گناہ کریں گے تبھی تو اللہ تعالیٰ ”الغفار“ اور ”الغفور“ ہے، اور یہی معنی ہے اس حدیث پاک کا جس میں خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ، وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)) ❷

”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو، تو وہ (اللہ) ایسی مخلوق کو لے آئے گا، جو گناہ کریں گے، اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں گے، تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔“

یعنی بندے گناہ گار ہیں ان سے گناہ کے کام ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ”الغفار“ ہے۔ پس بے نماز اپنے اس باطل قول سے باز آ جائیں، ورنہ نتیجہ عذاب جہنم کی صورت میں سامنے آئے گا:

﴿فِي جَنَّتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۖ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۖ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ ۖ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۖ﴾ (المدثر: ۴۰ تا ۴۳)

”یہ لوگ جنتوں میں ہوں گے، پوچھیں گے مجرمین سے، تمہیں کس چیز نے جہنم میں پہنچا دیا، وہ کہیں گے، ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔“

❶ سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: ۲۴۹۹۔ مصنف ابن أبي شيبة ۱/۱۳
۱۸۷۔ مسند أحمد: ۱۹۸/۳۔ مسند عبد بن حميد، رقم: ۱۱۹۷۔ سنن دارمي، رقم: ۲۷۳۰۔
صحيح الترمذي، للألباني، رقم: ۲۰۲۹۔

❷ صحيح مسلم، كتاب التوبة، رقم: ۲۷۴۹۔ وبعناه أحمد: ۳۰۵/۲، رقم: ۸۰۴۳۔ مسند
عبد بن حميد، رقم: ۱۴۲۰۔ كتاب الزهد، لابن المبارك، رقم: ۱۰۷۵۔

چوتھا بہانہ :..... بے نماز ایک بہانہ یہ بھی کرتے ہیں کہ ہم نماز پڑھنے کے لیے تیار ہیں، چونکہ بچپن میں نماز پڑھی ہے نہ سیکھی۔ لہذا اب نماز سیکھتے ہوئے شرم آتی ہے، لوگ کیا سوچیں گے؟ اور ہمارا مذاق اڑائیں گے۔

جائزہ :..... نماز ارکان اسلام میں سے دوسرا اہم رکن ہے۔ اس کے بغیر انسان مسلمان نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ چھوٹا ہو یا بڑا، یا بوڑھا سب کو سیکھنی چاہیے۔ رسول کریم ﷺ سے افضل و اعلیٰ کون ہو سکتا ہے؟ جب نماز فرض ہوئی تو آپ ﷺ کو جبریل علیہ السلام نے نماز سکھلائی۔

آج تمہیں سوچ لاحق ہوتی ہے کہ لوگ مجھ پر ہنسیں گے، اور اگر تم نے نماز نہ پڑھی، کل روز قیامت جب بارگاہ رب العزت میں تو پیش ہو گے، نماز کے امتحان میں فیل ہو کر شرمندگی، ندامت اور فضیحت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تب کیا کرو گے۔ اب اس اللہ عزوجل کے سامنے شرمندہ اور ذلیل ہونے سے پہلے تجھ پر لازم ہے کہ دنیا میں شرمندگی کا سامنا کر لو، نماز سیکھ لو! اور نمازی بن جاؤ۔

ایک اہم پیغام، خصوصاً بے نمازوں کے نام:

میں نماز اس لیے پڑھتا ہوں کہ یہ خالق حقیقی کا حکم ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِمْوَا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكُعُوا مَعَ الرَّاٰكِعِينَ ۝۳۳﴾

(البقرة: ۴۳)

”اور نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔“

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو حکم دیا کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں:

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾ (النساء: ۳۶)

”اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ۔“

کیونکہ وہی خالق و رازق ہے اور اس کے احسانات و انعامات تمام مخلوقات پر ہیں۔

اس لیے بندوں پر اس کا حق ہے کہ وہ صرف اس کی عبادت کریں، اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں، نبی کریم ﷺ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں، کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يَشْرِكُوهُ بِهِ شَيْئًا.))

”بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں۔“

پھر سرورِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اگر بندے ایسا کریں، تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ تو انہوں نے (پھر کہا) کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَعْذِبَهُمْ.))

”اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ وہ انہیں عذاب نہیں دے گا۔“^①

پس جو لوگ اپنے اللہ کا حکم مان کر نماز پڑھتے ہیں، قرآن مجید ان کی تعریف بیان کرتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ﴾ (الشوری: ۳۸)

”اور جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مان لیا، اور نماز قائم کی۔“

اور کامیابی کی ضمانت دیتا ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ① الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خُشْعُونَ ②﴾

(المؤمنون: ۱-۲)

”یقیناً مومنوں نے فلاح پالی، جو اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار

کرتے ہیں۔“

اور اس کے برعکس بے نماز، مجرمین جنہیں نماز کی طرف بلایا جاتا ہے، اور کہا جاتا کہ

رب العالمین کے لیے خشوع و خضوع اختیار کرو، تو ان کی گردنیں اکڑ جاتی ہیں۔ ان کے متعلق فرمایا کہ اس دن ان جیسوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہوگی:

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۝ وَيَلُومُنَ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝﴾

(المرسلات: ۴۸-۴۹)

”اور ان سے جب کہا جاتا ہے کہ تم لوگ (نماز کے لیے) رکوع کرو تو وہ

رکوع نہیں کرتے ہیں، اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہوگی۔“

میں نماز کیوں پڑھوں؟ کا اعلان کرنے والے بے نماز کو یاد رکھنا ہوگا کہ میں نماز اس لیے پڑھتا ہوں کہ مجھے اللہ کی خوشنودی اور رضا مندی حاصل کرنی ہے۔ اور میں اس کی مغفرت اور اجر عظیم کا طلب گار ہوں، درحقیقت یہ شیوہ پیغمبری ہے۔ وطیرہ اصحاب الرسول ﷺ ہے۔

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيِّئًا لَهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ ۖ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۖ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْطَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيُغَيِّظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۚ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝﴾ (الفتح: ۲۹)

”محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے

لیے بڑے سخت ہیں اور آپس میں نہایت مہربان ہیں، آپ انہیں رکوع و سجود کرتے

دیکھتے ہیں، وہ لوگ اللہ کی رضا اور اس کے فضل کی جستجو میں رہتے ہیں، سجدوں کے اثر

سے اُن کی نشانی ان کی پیشانیوں پر عیاں ہوتی ہے، تورات میں ان کی یہی مثال بیان

محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کی گئی ہے اور انجیل میں بھی ان کی یہی مثال بیان کی گئی ہے، اس کھیتی کی مانند جس نے پہلے اپنی کونپل نکالی، پھر اُسے سہارا دیا تو وہ موٹی ہو گئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی، وہ کھیت اب کاشت کاروں کو خوش کر رہا ہے (اللہ نے ایسا اس لیے کیا) تاکہ اُن مسلمانوں کے ذریعہ کافروں کو غضبناک بنائے، اُن میں سے جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کیا، اُن سے اللہ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔“

میں نماز کیوں پڑھوں؟ کہنے والے! میں اس لیے نماز پڑھتا ہوں کہ نماز خوفِ الہی پیدا کرتی ہے، اور حصولِ جنت کا باعث ہے۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول مکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ مِنْ رَاعِيٍ غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ وَيُصَلِّي، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ لِلصَّلَاةِ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ.))^①

”پہاڑی کی چوٹی پر بکریوں کے اس چرواہے پر اللہ عزوجل خوش ہوتا ہے، جو نماز کے لیے اذان دیتا ہے، اور پھر نماز ادا کرتا ہے، اس پر اللہ عزوجل (فرشتوں سے) یوں فرماتا ہے ”میرے اس بندے کو دیکھو کہ اذان دے کر نماز پڑھ رہا ہے، اور مجھ سے ڈرتا ہے، میں نے اپنے (اس) بندے کے گناہ معاف کر دیئے، اور اسے جنت میں داخل کروں گا۔“

میں نماز کیوں پڑھوں؟ کا راگ الاپنے والے! جو شخص دیدارِ الہی کے شوق میں

① سنن أبو داؤد، کتاب صلاة السفر، باب الأذان، في السفر، رقم: ۱۲۰۳۔ مسند أحمد، رقم:

۱۴۵۔ صحيح ابن حبان، رقم: ۲۶۰۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم: ۴۱۔

نماز پڑھتا ہے، یقیناً اسے دیدارِ الہی کی سعادت میسر ہوگی، جس طرح اللہ تعالیٰ چاہے گا اور نماز کا انکار کرنے والے دیدارِ الہی سے محروم ہوں گے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمْ حُجُّوا ۖ ﴿١٥﴾﴾ (المطففين: ۱۵)

”ہرگز نہیں، بے شک وہ لوگ اُس دن اپنے رب کی دید سے روک دیے جائیں گے۔“

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے ”بدائع الفوائد“ میں ان آیات کے ضمن میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دو قسم کے عذاب دے گا، عذابِ حجاب اور عذابِ نار۔

عذابِ حجاب (یعنی اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھنے) سے ان کے دلوں اور ان کی روحوں کو نہایت شدید تکلیف ہوگی، اور عذابِ نار سے ان کے اجسام جلتے رہیں گے۔“

(تیسیر الرحمن، ص: ۱۷۱۳)

قرآن و سنت سے یہ بات ثابت ہے کہ مومنوں کو جنت میں اللہ تعالیٰ اپنی دید سے نوازے گا۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجُودًا يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۖ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۖ ﴿٢٣﴾﴾ (القيامة: ۲۲-۲۳)

”کچھ چہرے اس دن شاداب ہوں گے، اور اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔“

اور فرمایا:

﴿عَلَىٰ الْأَرْآئِكِ يَنْظُرُونَ ۖ ﴿٢٣﴾﴾ (المطففين: ۲۳)

”اونچی مسندوں پر بیٹھے دیکھتے رہیں گے۔“

اور سورۃ الدھر میں فرمایا:

﴿وَلَقَّهْمُ نَصْرَةً وَسُرُورًا ۖ ﴿١١﴾﴾ (الدھر: ۱۱)

”اللہ تعالیٰ انہیں چہرے کی شادابی اور فرحت عطا کرے گا۔“

صوفیا کا پیدا کردہ ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

صوفیاء کا کہنا ہے کہ عبادت صرف اس لیے کی جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اور وہ

عبادت کا مستحق ہے، اس لالچ سے نہ کی جائے کہ ہم نے جنت حاصل کرنی ہے، اور نہ اس لیے کہ ہم اس کی جہنم سے ڈرتے ہیں کیونکہ اگر جنت اور جہنم کا وجود بھی نہ ہو تو کیا اس کی عبادت نہ کی جائے گی۔

ازالہ:

صوفیاء کے اس بدترین شبہ کے ازالہ کے لیے انتہائی مناسب ہے کہ شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ کا فتویٰ ذکر کر دیا جائے، تاکہ صوفیاء لوگوں پر واضح ہو جائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟

ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کیوں کرتے ہیں؟ سے متعلق شیخ ابن جبرین کا فتویٰ:

سوال: ہم طالب علم درس کی ایک مجلس میں بحث مباحثہ کر رہے تھے کہ ایک صاحب نے سوال کیا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کیوں کی جاتی ہے؟ ایک ساتھی نے اس کا یہ جواب دیا کہ ہم اللہ کی عبادت اس کے عذاب کے خوف اور اس کی رحمت کی امید کی وجہ سے کرتے ہیں، اور اس کی دلیل اس نے یہ پیش کی کہ عبادت کے لوازم میں یہ ہے کہ جن باتوں کے کرنے کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے، انہیں ہم بجالائیں، اور جن سے انہوں نے منع کیا ہے ان سے رُک جائیں۔ ایسا کرنے ہی سے اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوگی اور اسی عبادت ہی پر جزا کا انحصار ہوگا، اور اس کی ہم رغبت کرتے اور خوف کھاتے ہیں۔ یہ سن کر ایک دوسرے طالب علم نے کہا کہ ہم اللہ کی عبادت اس کی ذات کے لیے کرتے ہیں، اس نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے، صرف وہی عبادت کا مستحق ہے، لہذا ہم جنت و جہنم سے بے نیاز ہو کر اس کی عبادت کرتے ہیں، فرض کریں کہ اگر جنت اور جہنم نہ ہو تو کیا اس کی عبادت نہ کی جائے گی؟ الغرض اس طرح اس نے پہلے قول کی زبردست تردید کی اور اسے ایک قول ”منکر“ قرار دیا۔

سوال یہ ہے کہ ان میں سے کون سا قول صحیح ہے؟ کیا آداب علم و تعلیم میں سے یہ بھی

ہے کہ بغیر دلیل کے قول ردّ کر دیا جائے یا اپنے موقف کے خلاف قول کو کسی دلیل کے بغیر ردّ کر دیا جائے، اس طرح کے امور و مسائل میں زیادہ بحث مباحثے کا کیا حکم ہے؟ جزا کم اللہ خیر الجزاء۔

جواب:..... بعض روایات میں یہ آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں حساب کے وقت ایک آدمی کو حاضر کر کے یہ پوچھے گا کہ تو نے میری عبادت کیوں کی؟ وہ بندہ عرض کرے گا کہ ”اے اللہ! میں نے جنت اور اس کی ابدی نعمتوں کے بارے میں سنا تو راتوں کو بیدار رہا، دن کو تیری عبادت میں مشغول رہا، اور پیسا رہا کہ جنت میں داخل ہونے کے شوق اور نعیم مقیم اور ثواب عظیم کے حصول کی خواہش تھی۔“ اللہ تعالیٰ یہ سن کر فرمائے گا۔ ”یہ ہے میری جنت، جا اس میں داخل ہو جا، تیری ہر تمنا و خواہش کو پورا کر دیا جائے گا۔“ اللہ ایک اور بندے کو بلائے گا اور اس سے فرمائے گا کہ ”تو نے میری عبادت کیوں کی؟“ وہ جواب دے گا کہ: ”میں نے جہنم اور اس کے عذاب، اس کی عبرت ناک سزاؤں اور اس کے عذابوں سے بچنے کے لیے رات کے آرام اور دن کے چین کو تھج کر دیا، اور خوب خوب مشقتیں برداشت کیں۔“ اللہ تعالیٰ یہ جواب سن کر ارشاد فرمائے گا: ”میں نے تجھے جہنم سے بچالیا، جا تو جنت میں داخل ہو جا، تیری ہر خواہش پوری ہوگی۔“ پھر اللہ تعالیٰ ایک اور بندے کو بلائے گا اور اس سے فرمائے گا کہ: ”بندے! تو نے میری عبادت کیوں کی؟“ وہ بندہ عرض کرے گا: ”اللہ میں نے تیری صفات، تیرے جلال، تیری کبریائی، تیری نعمتوں اور نوازشوں کو پہچان لیا تھا تو میں نے تیری ملاقات کے شوق اور تیری محبت کی خاطر تیری عبادت کی۔ مخلوق پر اپنے فضل و انعام اور کمال صفات اور عظیم جلال کے باعث تو ہی عبادت و تعظیم کا مستحق ہے۔“ اللہ ربّ ذوالجلال فرمائے گا: ”میں یہ موجود ہوں، تو میرا دیدار کر لے، میں نے تجھے بے پایاں اجر و ثواب سے نوازا اور تیری تمام خواہشوں اور تمناؤں کو پورا کر دیا۔“

اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ جواب دینے میں دونوں حق پر ہیں، لیکن وہ شخص جو اللہ

تعالیٰ کی عبادت اس لیے کرتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، وہ اہل تقویٰ اور اہل معرفت ہے، وہ اپنے بندے کا خالق و منعم حقیقی ہے، وہی فضل و کرم و ثناء حسن کا مالک ہے، جو اس احساس و ادراک کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرے گا، اسے یقیناً ثواب زیادہ ہوگا۔^①

(وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ)



① فتاویٰ اسلامیہ: ۱۵۱/۱-۱۵۲، طبع دار السلام، لاہور.

باب نمبر 1

نماز کی اہمیت اور فضیلت

سابقہ تفصیل سے دین اسلام میں نماز کی اہمیت اور اس کی غیر معمولی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے، نیز یہ اسلام کا دوسرا عظیم الشان رکن ہے جس کی ادائیگی کے بغیر کسی انسان کا اسلام معتبر اور صحیح نہیں ہوتا۔

نماز دین اسلام کا ستون ہے:

نماز دین اسلام کا ستون ہے۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے کہا:

((أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ ، وَعَمُودِهِ ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟))

”کیا میں تجھے اسلام کا سر، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتلاؤں؟“

میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔“ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ.))

”دین اسلام کا سر خود کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سپرد کرنا ہے، اور اس

کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔“ ❶

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی کتاب الصلاۃ میں فرماتے ہیں:

”اے اللہ کے بندے اپنی حیثیت کو پہچانئے، یاد رکھئے! اسلام میں آپ کا

حصہ اور آپ کے نزدیک اسلام کا مقام بس وہی ہے جو نماز میں آپ کا حصہ

❶ سنن ترمذی، کتاب الإیمان، رقم: ۲۶۱۶۔ مسند أحمد: ۲۳۱/۵، رقم: ۲۲۰۱۶۔ مصنف

عبدالرزاق، رقم: ۲۰۳۰۳۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ”صحیح“ کہا ہے۔

اور نماز کی آپ کے دل میں قدر ہے، خبردار ایسا نہ ہو کہ آپ اللہ سے اس حال میں ملیں کہ اسلام کا آپ کے دل میں کوئی مقام نہ ہو، اس لیے کہ آپ کے دل میں اسلام کا مقام وہی ہے جو نماز کا آپ کے دل میں ہے، حدیث ہے اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: ”نماز اسلام کا ستون ہے“ کیا آپ نہیں جانتے کہ ستون منہدم ہو جائے تو خیمہ بھی نیچے آ جاتا ہے اور رسیاں اور لکڑیاں بھی کام نہیں دیتیں اور جب ستون کھڑا رہے تو رسیاں اور لکڑیاں بھی کام دیتی ہیں، یہی حال اسلام میں نماز کا ہے۔“

نماز بندہ اور اس کے رب کے درمیان بطور ایک رابطہ:

نماز بندہ اور اس کے رب کے درمیان ایک رابطہ ہے، جیسا کہ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يَنَاجِي رَبَّهُ.)) ❶

”یقیناً جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے رب سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے۔“

”جب نماز کا معاملہ یہ ہے تو درحقیقت یہ بندہ مومن کے لیے اس کی رب سے مناجات کا ایک اعزاز ہے جو اس کو جان و مال اور اولاد سے زیادہ عزیز ہوتا ہے اور وہ اس اعزاز کا مستحق اسی وقت ہو سکتا ہے جب وہ ربوبیت کو اس کی اسماء و صفات اور حقوق کے ساتھ پہچان لے اور وہ عبودیت اور اس کی عاجزی و درماندگی، فقر و احتیاج کو جان لے اور وہ ہر حقدار کو اس کا حق پورے طور سے دینے کا عادی ہو جائے، اسی لیے حسی و معنوی طہارت اس کے لیے ناگزیر ہے اور جسمانی و قلبی ستر پوشی ضروری ہے، اور بیت اللہ کی طرف منہ کرنا جس قدر

ممکن ہو، کلام اللہ کی تلاوت کرنا اور تکبیر و تسبیح کا اہتمام کرنا لازم ہے۔“ ①

نماز ذریعہ تقرب الہی ہے:

نماز کے ذریعہ بندہ اپنے رب کی قربت حاصل کر لیتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو تنبیہ فرمائی کہ آپ ابوجہل کی بات ہرگز نہ مانئے، اور مسجد حرام میں نماز پڑھتے رہیے اور عبادت کے ذریعہ اپنے رب کی قربت حاصل کرتے رہیے:

﴿كَلَّا لَا تَطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ①﴾ (العلق: ۱۹)

”ہرگز نہیں، آپ اس کی بات نہیں مانئے، اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کیجئے اور اس کا قرب حاصل کیجئے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ.)) ②

”بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہذا (سجدے میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔“

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے

ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”نماز دل کو خوش رکھنے، قوت پہنچانے، اسے فراخ کرنے اور لذت و سرور پہنچانے میں بہت عظیم الشان ہے۔ اس میں قلب و روح کا اللہ رب العالمین کے ساتھ وصال ہوتا ہے، اللہ کے ذکر سے فائدہ ملتا ہے، اور اس کا قرب حاصل ہوتا ہے، اس سے مناجات کے ساتھ لذت ملتی ہے۔ اللہ کے سامنے

① نماز، تالیف امام احمد حنبل رحمہ اللہ، تحقیق و تقدیم شیخ محمد حامد الفقی، مقدمہ ص: ۱۶، ۱۷۔

② صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۱۰۸۳۔

کھڑے ہونا اس کی عبادت میں سارے جسم کے تمام اعضاء کا استعمال اور ہر جسمانی عضو کو اس استعمال میں ایک حصہ ملنا نصیب ہوتا ہے۔ مخلوق سے تعلق اور میل ملاقات سے فراغت ملتی ہے، اس سے آدمی کے دل و دماغ اور بدنی جوارح اپنے پیدا کرنے والے خالق و مالک رب کریم کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں، نماز کی حالت میں آدمی کو اپنے دشمن سے راحت ملتی ہے، بڑی بڑی پر تاثیر دوائیاں اور خوش ذائقہ کھانے جس طرح صرف صحت مند دلوں کو ہی نفع پہنچاتے ہیں، اسی طرح سے نماز کے فوائد بھی اسے ہی حاصل ہوتے ہیں جس کا دل صحت مند ہو، بیمار دل تو بیمار جسموں کی طرح ہوتے ہیں کہ جنہیں بڑی خوش ذائقہ اور طاقت و رغزائیں بھی کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔“

نماز بندے کی اپنے رب سے محبت کی علامت ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث قدسی ہے۔ مظہر خلق عظیم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

((وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ،
وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ.)) ❶

”اور میرا بندہ جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں، جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔“

نماز نعمتوں کی شکرگزاری کا نام ہے:

ساتھ ہی نماز بندے کی اپنے رب کی عطا کردہ نعمتوں کی شکرگزاری ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی نیک صفات اور اچھے اخلاق و کردار میں مومنوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ حضور اقدس ﷺ کو جب کوئی ایسی خبر موصول ہوتی، جس سے آپ خوش محسوس کرتے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے۔ چنانچہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ أَمْرٌ فَسُرَّ بِهِ فَخَرَّ لِلَّهِ سَاجِدًا)) ❶

”یقیناً نبی آخر الزماں ﷺ کے پاس کوئی ایسی خبر آتی، جس سے آپ خوش ہوتے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ ریز ہو جاتے۔“

نماز بھلائی کا دروازہ ہے:

نماز ”باب الخیر“ یعنی بھلائی کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ))

”کیا میں تجھے بھلائیوں کے دروازے نہ بتاؤں؟ (سن لیجیے) روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا آدھی رات کو (بیدار ہو کر) نفل ادا کرنا۔“

❶ سنن ترمذی، ابواب الأیمان والنذور، باب ماجاء فی سجدة الشکر، رقم: ۱۵۷۸۔ سنن أبو داؤد، کتاب الجہاد، باب فی سجود الشکر، رقم: ۲۷۷۴۔ إرواء الغلیل، للألبانی، رقم: ۴۷۴۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

بعد ازاں آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت کیں:

﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَ
طَمَعًا ۚ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ
لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۷﴾ (السجدة: ۱۶-۱۷)

”رات میں ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں، اپنے رب کو اس کے
عذاب کے ڈر سے اور اس کی جنت کے لالچ میں پکارتے ہیں، اور ہم نے انہیں
جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اُس
کے نیک اعمال کے بدلے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے والی کون سی نعمتیں چھپا کر
رکھی گئی ہیں۔“ ❶

نماز اور بے بہا اجر و ثواب:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ
تعالیٰ نے تمہیں ایک اور نماز عطا کی ہے وہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔
آگاہ رہو کہ وہ نماز، فجر کی نماز سے پہلے والی دو سنتیں ہیں۔ ❷

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز فجر سے
پہلے والی دو سنتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ ❸

نماز تحفہ آسمانی ہے:

نماز کے عظیم الشان ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نماز وہ پہلا فریضہ ہے جو امام
المسلمین رسول کریم ﷺ پر فرض کیا گیا، اور آسمان پر شب معراج میں امت اسلامیہ کو یہ

❶ سنن ترمذی، کتاب الإیمان، رقم: ۲۶۱۶۔ مسند أحمد: ۲۳۱/۵، رقم: ۲۲۰۱۶۔ علامہ البانی
رحمہ اللہ نے اس کو ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ سلسلہ احادیث صحیحہ، رقم: ۱۱۴۱۔ بیہقی: ۴۶۹/۲۔

❸ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، رقم: ۱۶۸۸۔ سنن ترمذی، رقم: ۴۱۶۔ مسند أحمد: ۵۰/۶۔

فريضة بطور تحفہ عنایت کیا گیا۔ قصہ معراج میں رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا:

((فَفَرَضَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً ، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى ، فَقَالَ : مَا فَرَضَ اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ ؟ قُلْتُ : فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً ، قَالَ : فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَارْجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى قُلْتُ ، وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ : رَاجِعْ رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ، فَارْجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ : ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ، فَارْجَعْتُهُ فَقَالَ : هُنَّ خَمْسٌ وَهُنَّ خَمْسُونَ ، لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ : اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُتَهَيَّ ، وَغَشِيَهَا الْوَأْنُ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ؟ ثُمَّ ادْخَلْتُ الْجَنَّةَ ، فَإِذَا فِيهَا حَبَائِلُ اللَّوْلُؤِ ، وَإِذَا ثَرَابُهَا الْمِسْكُ .)) ❶

”اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں یہ حکم لے کر واپس لوٹا۔ جب موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کی امت پر اللہ نے کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: آپ واپس اپنے رب کی بارگاہ میں جائیے، کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازوں کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی ہے۔ میں واپس بارگاہ رب العزت میں گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں سے ایک حصہ کم کر دیا۔ پھر سیدنا موسیٰ کے پاس آیا، اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے، انہوں نے کہا کہ دوبارہ جائیے کیونکہ آپ کی امت میں اس کے برداشت کی بھی طاقت نہیں ہے۔ پھر میں بارگاہ رب العزت میں حاضر

ہوا۔ پھر ایک حصہ کم ہوا۔ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے فرمایا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں پھر جائیے، کیونکہ آپ کی امت اس کو بھی برداشت نہ کر سکے گی، پھر میں بار بار آیا گیا، پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نمازیں (عمل میں) پانچ ہیں، اور (ثواب میں) پچاس (کے برابر) ہیں۔ میری بات بدلی نہیں جاتی۔ اب میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پھر کہا کہ اپنے رب کے پاس جاؤ، لیکن میں نے کہا کہ مجھے اب اپنے رب سے شرم آتی ہے۔ پھر (جبریل) مجھے ”سدرۃ المنتہی“ تک لے گئے، جسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانک رکھا تھا۔ جن کے بارے مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا ہیں؟ اس کے بعد مجھے جنت میں لے جایا گیا، میں نے دیکھا کہ اس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے۔“

نماز اور پابندی وقت:

نماز سے مت کہہ مجھے کام ہے
کام سے کہہ وقت نماز ہے

نماز کو اس کے متعینہ وقت پر ادا کرنا ضروری ہے، نماز کی عظمت شان کا یہاں سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے یہ پوچھا گیا کہ کون سا عمل (سب سے زیادہ) افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الصَّلَاةُ عَلَى وَفْتِهَا)) ”مقررہ وقت پر نماز پڑھنا۔“ ❶

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ۝۱۰﴾

(النساء: ۱۰۳)

”بے شک نماز مقررہ اوقات میں مومنوں پر فرض کردی گئی ہے۔“

❶ صحیح بخاری، کتاب مواقیب الصلوٰۃ، رقم: ۵۲۷.

نماز کو اس کے وقت مقررہ سے لیٹ کرنا، اور اس کی ادائیگی میں غفلت برتنا نفاق کی علامت ہے، جیسا کہ گزشتہ سطور میں گزر چکا ہے۔

قارئین کرام! ایسے لوگوں کی اللہ عزوجل نے کلام پاک میں بارہا مذمت فرمائی ہے، جو نماز میں پابندی وقت کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۚ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝۵﴾

الَّذِينَ هُمْ يُرَآءُونَ ﴿۶﴾ ﴿الماعون: ۴-۶﴾

”پس ویل یا ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں، جو لوگوں کو دکھاتے ہیں۔“

ڈاکٹر لقمان سلفی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: ”اس سے مراد وہ منافقین ہیں جو لوگوں کے سامنے تو نماز پڑھتے ہیں، اور تنہائی میں نہیں پڑھتے۔ اور مسروق وغیرہ کا خیال ہے کہ وہ لوگ نماز تو پڑھتے ہیں جیسا کہ ”للمصلین“ کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے، لیکن وہ نمازوں کو ان کے متعین اوقات میں نہیں پڑھتے، اور عطاء بن دینار کا قول ہے کہ وہ لوگ نمازوں کو اوّل اوقات میں نہیں پڑھتے بلکہ ہمیشہ یا اکثر و بیشتر آخری وقت میں پڑھتے ہیں، یا نماز پڑھتے وقت اس کے ارکان و شروط کا خیال نہیں رکھتے، یا اس میں خشوع و خضوع کا خیال نہیں رکھتے۔ ﴿عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾ کے الفاظ ان تمام ہی صورتوں کو شامل ہیں، تو جس کے اندر مذکورہ بالا تمام صفتیں پائی جائیں گی، وہ مکمل عمل نفاق میں مبتلا ہوگا، جیسا کہ صحیحین کی روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ منافق کی نماز ہے، وہ منافق کی نماز ہے، وہ منافق کی نماز ہے۔ بیٹھا آفتاب کو دیکھتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ شیطان کی دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو چار بار ٹکڑا مار لیتا ہے، اللہ کو اس میں کم ہی یاد کرتا ہے۔“

(تیسیر الرحمن، ص: ۱۷۷۳)

مومنانہ صفت یہی ہے کہ نماز کو وقت پر ادا کیا جائے، اور اس میں غفلت بالکل بھی نہ برتی جائے۔ اللہ عزوجل نے مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿رَجُلٌ لَا تُلْهِمُهُمْ تِجَارَةً وَ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَ الْآبْصَارُ ۝﴾ (النور: ۳۷)

”جنہیں کوئی تجارت اور کوئی خرید و فروخت اللہ کی یاد سے، اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جب (مارے دہشت کے) لوگوں کے دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔“

نماز گناہوں سے پاک و صاف ہونے کا ذریعہ ہے:

نماز گناہوں سے پاک و صاف ہونے کا ایک ذریعہ اور سبب ہے۔ جیسا کہ آقائے نامدار، اللہ کے پاک پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا . مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرْنِهِ؟ قَالُوا: لَا يُبْقِي مِنْ دَرْنِهِ شَيْئًا . قَالَ: فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا.)) ①

”اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو، اور وہ روزانہ اس میں پانچ پانچ دفعہ نہائے تو تمہارا کیا گمان ہے۔ کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہ سکتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں، ہر گز نہیں یا رسول اللہ!۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ ، وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ ، مُكْفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ ، إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ.)) ②

① صحیح بخاری، کتاب مواقیات الصلوات، رقم: ۵۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۵۲۲۔

② صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، رقم: ۵۵۲۔

”پانچوں نمازیں (ایک) جمعہ (دوسرے) جمعہ تک، اور (ایک) رمضان (دوسرے) تک کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے، جب تک انسان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔“

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ موسم سرما میں (ایک دن) باہر نکلے، جب کہ درختوں کے پتے گر رہے تھے، پس آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو پتے گرنے لگے، (راوی) کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کہا: اے ابو ذر! میں نے عرض کیا، حاضر ہوں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لِيُصَلِّيَ الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجَهَ اللَّهِ، فَتَهَافَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ.)) ❶

”یقیناً مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہے، اور اللہ کی خوشنودی چاہتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔“

اور اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّا أَكْفِرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَا دَخَلَنَكُمْ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝﴾ (المائدہ: ۱۲)

”اگر تم لوگ نماز قائم کرو گے، اور زکوٰۃ دو گے، اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے، اور ان کی مدد کرو گے، اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو گے، تو بے شک میں تمہارے گناہوں کو مٹا دوں گا، اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ پس تم میں سے جو کوئی اس (عہد و پیمان) کے

❶ مسند أحمد: ۱۷۹/۵، رقم: ۲۱۵۵۶۔ حلیۃ الأولیاء: ۹۹/۶۔ ۱۰۰۔ شیخ شعب الاریناؤط نے اس کو ”حسن لغیرہ“ قرار دیا ہے۔

بعد کفر کی راہ اختیار کرے گا، وہ یقیناً سیدھی راہ سے بھٹکا ہوا ہوگا۔“

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے نماز پجگانہ کی حفاظت کرنے والوں کو خوشخبری سنا دی ہے کہ میں دنیا و آخرت میں ان کے گناہوں کو معاف کر دوں گا اور جنتیں عطا کروں گا۔ سبحان اللہ! جس کے گناہ مٹا دیے جائیں اور اور جنت حاصل ہو جائے بھلا اُسے اور کیا چاہیے؟

اللہ رب العزت نے مزید ارشاد فرمایا:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ كَرِهُوا﴾ (ہود: ۱۱۴)
 ”اور آپ دن کے دونوں طرف اور رات گئے نماز قائم کیجئے، بے شک اچھائیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ اللہ کو یاد کرنے والوں کو نصیحت کی جا رہی ہے۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور چونکہ نیکیوں میں نماز کا درجہ بہت ہی بلند اور اونچا ہے، لہذا یہ یقیناً برائیوں کو مٹا دیتی ہے۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول رب العالمین ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) ❶

”جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت پڑھے، جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے، تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

مذکورہ بالا آیت کریمہ کے شان نزول میں امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ وغیرہ نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول مکرم ﷺ کے پاس آیا، اور کہا کہ میں شہر کے مضافات میں ایک عورت کا علاج کر رہا تھا، تو مجھ سے گناہ کا ارتکاب ہو گیا یعنی میں نے اس کا بوسہ لے لیا، آپ میرے بارے میں اپنا حکم صادر فرمادیں۔ آپ ﷺ

نے خاموشی اختیار کی، جب وہ آدمی جانے لگا، تو آپ ﷺ نے اسے بلالیا اور (یہی مذکورہ بالا) آیت تلاوت فرمائی، یعنی اس گناہ کے بعد تم نے جو نیک عمل کیا ہے اس نے اس گناہ کو ختم کر دیا ہے، یہ دیکھ کر ایک صحابی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم اسی کے ساتھ خاص ہے؟ تو رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ:

((بَلِّ لِلنَّاسِ كَافَّةً)) ❶

”یہ تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔“

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ”برائیوں“ سے ”صغیرہ گناہ“ مراد ہیں۔ ❷ لیکن یہ بات یاد رہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے، اور صدق دل سے اس میں یہ دعا پڑھتا ہے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، كُلَّهُ، دِقَّةً وَجِلَّةً، وَاَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ، وَعَٰلَانِيَّتَهُ وَسِرَّهُ)) ❸

”اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہر اور پوشیدہ تمام گناہ بخش دے۔“

تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کر دیں گے۔ ان شاء اللہ!

نماز تو بڑی دور کی بات ہے، ابھی اس نماز پڑھنے والے نے صرف طہارت حاصل کی ہے کہ اُس کے سارے گناہ ختم ہو گئے، اور نماز کے لیے چلنا، اور پھر نماز ادا کرنا اس کے لئے بلندی درجات کا باعث بن گیا۔ سیدنا عبداللہ الصناجی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوْ الْمُؤْمِنُ فَعَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ

❶ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، رقم: ۷۰۰۴۔ صحیح بخاری، کتاب مواقیات الصلوٰۃ، رقم: ۵۲۶۔

❷ إرشاد الساری شرح صحیح بخاری۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۱۰۸۴۔

وَجْهَهُ كُلُّ خَطِئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بَعَيْنُهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ أَوْ نَحْوَ هَذَا، وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِئَةٍ كَانَتْ بِطَشْتِهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوبِ. (۱)

”جب کوئی مسلم یا مؤمن بندہ وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں، جو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر کئے ہوتے ہیں۔ اور جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ گر جاتے ہیں، جو اس نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ کئے ہوتے ہیں، حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔“

اور جب نمازی نماز میں کھڑا ہو جاتا ہے، اور امام ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ کہتا ہے تو آمین کہے، اور اس کا ”آمین“ کہنا فرشتوں کی آمین سے مل جائے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ پیارے پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ «غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ» فَقُولُوا: آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَايِكَةِ عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) (۲)

”جب امام ”غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ کہے، تو تم کہو، آمین۔ پس جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

① سنن ترمذی، ابواب الطہارۃ، باب ما جاء في فضل الوضوء، رقم: ۲۔ مسند أحمد: ۳۰۳/۲۔

سنن دارمی، رقم: ۷۲۴۔ مؤطا، رقم: ۷۵۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

② صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب التسمیع والتحمید والتأمین، رقم: ۹۲۰۔ صحیح بخاری،

کتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمین، رقم: ۷۸۲۔

اور جب وہ رکوع سے اُٹھ کھڑے ہونے کے بعد ”اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ پڑھتا ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ ، فَقُولُوا: ”اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .)) ❶

”جب امام ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہے، تو تم ”اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ“ کہو، کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہو گیا، اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

الغرض نماز کے اور بھی بہت سے تعلقات و ملحقات گناہوں سے پاک صاف کرتے ہیں، مثلاً ”المشي الى المساجد“ ”نماز کے لیے چلنا۔“ اور ”انتظار الصلاة بعد الصلاة“ ”ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔“ وغیرہ۔

نبی رحمت ﷺ کی نماز کے متعلق آخری وصیت:

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث رسول ﷺ سے بھی لگایا جاسکتا ہے، جس میں ہے کہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت آپ کی آخری وصیت اور اُمت سے آپ کا آخری عہد و پیمان یہی تھا کہ وہ نماز کے سلسلہ میں اور غلاموں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈریں، اس کا تقویٰ اختیار کریں۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَتْ عَامَّةُ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، وَهُوَ يُغَرِّغُ بِنَفْسِهِ: الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ .)) ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب فضل اللہم ربنا لك الحمد، رقم: ۷۹۶۔

❷ سنن ابن ماجہ، کتاب الوصایا، رقم: ۲۶۹۷۔ إرواء الغلیل، رقم: ۲۱۷۸۔ فقہ السیرۃ، رقم: ۵۰۱۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

”آخری لمحات زندگی میں بوقت وفات، رسول اللہ ﷺ کی عام وصیت (اور اُمت سے آپ کا آخری عہد و پیمان) یہی تھا کہ وہ نماز کے متعلق اور غلاموں کے سلسلہ میں اللہ سے ڈریں۔“

اسی طرح سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، فرماتے ہیں کہ خاتم الانبیاء ﷺ کے آخری کلمات یہی تھے:

((الصَّلَاةُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)) ❶

”نماز اور غلاموں کے متعلق اللہ سے ڈرنا۔“

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے انتہائی مخلص دوست رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی:

((لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِعَتْ وَحَرِقَتْ ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا ، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ ، وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ)) ❷

”تم اللہ کے ساتھ کسی (غیر) کو شریک نہ ٹھہرانا، چاہے تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا تجھے (آگ میں) جلادیا جائے۔ اور فرض نماز کو بھی قصداً نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑا اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ (حفاظت) اٹھ گئی۔ اور شراب مت پینا کیونکہ وہ ہر برائی کا دروازہ کھولنے والی چیز ہے۔“

بقول شاعر:

سرکشی نے کردیے دھندلے نقوشِ بندگی
آؤ سجدہ میں گریں لوحِ جبیں تازہ کریں

❶ سنن ابن ماجہ، کتاب الوصایا، رقم: ۲۶۹۸۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، رقم: ۴۰۳۴۔ إرواء الغلیل، رقم: ۲۰۸۶۔ التعليق الرغیب

۱۹۵/۱۔ مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۵۸۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

نماز بندہ مومن کی کرامت ہے:

اللہ تعالیٰ نے کلامِ پاک، قرآن مجید میں نماز کی بڑی اہمیت بیان فرمائی ہے اور نماز اور نمازیوں کی تکریم کی ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝۱ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خُشْعُونَ ۝۲﴾

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝۳﴾ (المؤمنون: ۱، ۲، ۹)

”یقیناً ان مومنوں نے فلاح پالی جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں..... اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔“

انسان طبعی طور پر کمزور پیدا کیا گیا ہے، جب اسے کوئی بھاری مصیبت لاحق ہوتی ہے تو صبر کا دامن اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے، واویلا کرنے لگتا ہے، اور انتہائی بے چینی اور اضطراب کا اظہار کرنے لگتا ہے۔ اور جب اللہ کی جانب سے مال و دولت سے نوازا جاتا ہے تو پرلے درجے کا بخیل بن جاتا ہے، اپنے اوپر اللہ کے احسانات کو بھول جاتا ہے، اور اپنوں اور غیروں پر اس میں سے ایک پیسہ خرچ کرنے کے تصور سے اس کی جان نکلنے لگتی ہے:

﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝۱۹ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝۲۰

وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝۲۱﴾ (المعارج: ۱۹-۲۱)

”بے شک آدمی جزع و فزع کرنے والا اور حریص پیدا کیا گیا ہے، جب اُسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو فوراً گھبرانے لگتا ہے، اور جب اُسے کوئی نعمت ملتی ہے تو بڑا بخیل بن جاتا ہے۔“

آیات (۲۲) سے (۳۵) تک اللہ تعالیٰ نے جزع و فزع اور شدت حرص و طمع سے شفا پانے کے اسی نسخہ کیمیا کو بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں بیماریوں سے اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے گا:

﴿إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝۲۲ الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ ذَاهِبُونَ ۝۲۳

.....﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝۲۴﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ

﴿مُكْرَمُونَ ۝۳۵﴾ (المعارج: ۲۲، ۲۳..... ۳۴، ۳۵)

”سوائے اُن نمازیوں کے جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔..... اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ وہی لوگ جنتوں میں معزز و مکرم ہوں گے۔“

یعنی جو لوگ ”اپنی پنجگانہ نمازیں، شروط و ارکان کا التزام کرتے ہوئے، خشوع و خضوع طمانیت، رکوع، سجدہ اور قیام“ میں اعتدال کا لحاظ کرتے ہوئے ان کے مقرر و محدود اوقات میں ادا کرتے ہیں۔

مفسرین لکھتے ہیں: ”(اس) آیت میں نمازوں کے اہتمام کا ذکر دوبار آنا، نماز کی فضیلت اور دیگر اعمال صالحہ کے مقابلہ میں اس کی عظمت و اہمیت کی دلیل ہے۔ اللہ کے جو مومن بندے ان اوصاف کے حامل ہوں گے، اللہ کے فضل و کرم سے آیت (۱۹) میں مذکور نفسیاتی بیماری سے وہ محفوظ رہیں گے، اور جب دنیا سے رخصت ہو کر اپنے رب کے پاس پہنچیں گے، تو اللہ تعالیٰ انہیں عزت و اکرام کے ساتھ جنتوں میں جگہ دے گا۔“

(تیسیر الرحمن، ص: ۱۶۴۰-۱۶۴۱)

نماز کی ادائیگی اور پابندی کی تاکید خاص:

نماز کو مومنوں کی صفات میں ذکر کرنا بھی حفاظت نماز کے متعلق تاکید خاص کا ایک انداز ہے، بطور نمونہ کے چند آیات ملاحظہ ہوں:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝۹۲﴾ (الأنعام: ۹۲)

”اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس قرآن پر ایمان رکھتے ہیں، اور وہی اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔“

اور سورۃ البقرۃ میں فرمایا:

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲﴾ (الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٣﴾

(البقرة: ۲، ۳)

”اس کتاب میں کوئی شک و شبہ نہیں، اللہ سے ڈرنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے، جو غیبی امور پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور ہم نے ان کو جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

یعنی جب وہ نماز ادا کرتے ہیں تو ان سنتوں کو بھی ادا کرتے ہیں جو فرض نمازوں سے پہلے اور بعد میں احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ سے ثابت ہیں۔ یہی وہ نماز ہے جس کی پابندی کرنے والوں کی اللہ نے قرآن کریم کی متعدد آیتوں میں تعریف کی ہے:

﴿وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ۱۶۲)

”اور جو نماز قائم کرنے والے ہیں، اور زکوٰۃ دینے والے ہیں اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں، انہیں ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔“

اور سورۃ النمل میں فرمایا:

﴿الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ

هُمْ يُوقِنُونَ﴾ (النمل: ۳)

”جو نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں، ان کا آخرت پر پورا یقین ہوتا ہے۔“

نیز بے شمار مقامات پر خصوصی طور سے نماز کا ذکر فرمایا ہے اور اس کی ادائیگی و پابندی کی خاصی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿حِفْظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ ۖ وَقُومُوا لِلَّهِ

قَانِتِينَ﴾ (البقرة: ۲۳۸)

”اپنی نمازوں کی حفاظت کرو، اور بالخصوص بیچ والی (درمیانی) نماز کی، اور اللہ کے حضور پرسکون اور خشوع کے ساتھ کھڑے ہو۔“

مزید برآں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عُمال کی طرف خط لکھا:

((إِنَّ أَهَمَّ أُمُورِكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةُ فَمَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا ،

حَفِظَ دِينَهُ ، وَمَنْ ضَيَعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ .)) ❶

”یقیناً میرے نزدیک تمہارے اُمور میں سے سب سے اہم اور ضروری کام نماز ہے،

جس شخص نے اس کی پابندی کی اور اس پر کاربند رہا، اس نے اپنا دین محفوظ کر لیا۔ اور

جس نے اسے ضائع کر دیا وہ دوسرے معاملات میں بالاولیٰ سُست و کوتاہ ہوگا۔“

نماز جسم اور روح کی غذا:

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”نماز جسم اور روح دونوں کی مشترکہ ورزش بھی ہے، قیام، رکوع، سجدہ، تَوَرُّک اور

پھر ایک سے دوسری حالت کی طرف جانے والی حالتوں پر مشتمل کئی ایک حرکات

اور حالتوں والی یہ نماز کہ جس میں اکثر اعضاء متحرک ہو جاتے ہیں پوری ایک

بدنی ورزش ہوتی ہے، اور ان مفاصل کے ساتھ ساتھ پیٹ کے اعضاء بھی ورزش

کر رہے ہوتے ہیں، جیسے کہ معدہ، انتڑیاں سانس کو چالو رکھنے والے حصے اور

غذا، چنانچہ اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ان حرکات سے غذائی مواد کو تحلیل

و تہضم اور تقویت دینے میں مدد ملتی ہے، بالخصوص نماز میں سانس کی قوت اور تیزی

سے باہر نکلنے کے وقت بلڈ پریشر، نفس نماز میں صحت بدن کی حفاظت ہے، اس

میں صحت ایمان اور دنیا و آخرت کی سعادت کی حفاظت کے علاوہ جسم کے لیے

خوراک کے فاضل اور باہم خلط ملط ہونے والے مادوں کا گھل جانا بہت زیادہ

نفع مند ہوتا ہے۔ اسی طرح تہجد کی نماز حفظ صحت کے اسباب میں سے سب سے

زیادہ نفع بخش ہے اور کئی ایک دیرپا بیماریوں کو بہت زیادہ روکنے والی اور جسم،

روح اور دل کے لیے بہت بہت زیادہ نشاط دینے والی ہوتی ہے۔“^①

نماز خواہشات نفسانی اور بے حیائی سے روکتی ہے:

نماز انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ط﴾

(العنکبوت: ۴۵)

”اور نماز قائم کیجئے، بے شک نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔“

”اللہ تعالیٰ کا قول برحق ہے کہ نماز یقیناً برائیوں سے روکتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہے، اور برائیوں میں بھی ڈوبا رہتا ہے تو ہمیں یقین کر لینا چاہیے کہ اس کی نماز، وہ نماز نہیں ہے جسے اس آیت کریمہ میں فواحش و منکرات سے روکنے والی نماز کہا گیا ہے۔“

(تیسیر الرحمن، ص: ۱۱۲۹)

فائدہ:..... نماز کا ترجمہ رکوع و سجود کی دعائیں سمجھ کر پڑھی جائیں تو برائیوں سے دُور رہنے میں مدد ملتی ہے۔

نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے:

احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ نے نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((حُبَّ اِلَیَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ ، وَجَعَلْتُ قُرَّةَ عَيْنِي

فِي الصَّلَاةِ))^②

”دنیاوی اشیاء میں سے میری بیویاں اور خوشبو مجھے بہت زیادہ پسند ہے، اور (اللہ کی طرف سے) میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔“

① زاد المعاد: ۴/ ۲۱۰، ۲۴۷، ۲۴۸۔

② صحیح الجامع الصغیر، رقم: ۳۱۲۴۔

نماز باعث نجات ہے:

نماز ذریعہ نجات ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا
الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝﴾ (الحج: ۷۷)

”اے ایمان والو! تم اپنے رب کے لئے رکوع کرو، اور سجدہ کرو، اور اسی کی عبادت کرو، اور کارِ خیر کرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“
دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝﴾ (الاعلیٰ: ۱۴، ۱۵)

”یقیناً وہ شخص کامیاب ہو گا جو (کفر و شرک سے) پاک ہو گیا، اور اپنے رب کا نام لیتا رہا، پھر اس نے نماز پڑھی۔“

سیدنا عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں، یقیناً میں نے محبوب رب العالمین، رسول امین ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

((خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ، مَنْ أَحْسَنَ وَضُوءَهُنَّ
وَصَلَّاهُنَّ لَوْفَتْهُنَّ، وَاتَّمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخَشُوعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى
اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ.)) ❶

”اللہ تعالیٰ نے (اپنے بندوں پر) پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص ان نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کرے، اور انہیں ان کے اوقات مقررہ میں پڑھے، اور ان کے رکوع اور خشوع کا پوری طرح خیال رکھے، (تو یہ بات) اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لے لی ہے کہ اُسے بخش دے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا يَحَاسِبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ،

❶ سنن أبو داؤد، کتاب الصلاة، رقم: ۴۲۵۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

فَإِنْ صَلَّحْتَ فَقَدْ أَفْلَحَ وَانْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ، فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اُنْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ. ((❶

”روزِ قیامت (ہر) بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر نماز (سنت کے مطابق) درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہوگا، اور اگر نماز خراب ہوئی تو ناکام و نامراد ہوگا، اگر بندہ کے فرائض میں کچھ کمی ہوئی تو رب تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کے نامہ اعمال میں دیکھو کوئی نفلِ عبادت ہے؟ (اگر ہوئی) تو نفل کے ساتھ فرائض کی کمی پوری کی جائے گی، پھر اس کے تمام اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا۔“

نماز حصولِ جنت کا ذریعہ ہے:

اللہ تعالیٰ کے جو مومن بندے نماز کی حفاظت کرتے ہیں، جب دنیا سے رخصت ہو کر اپنے رب کے پاس پہنچیں گے، تو اللہ غفور رحیم انھیں عزت و اکرام کے ساتھ جنتوں میں جگہ دے گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝۳۴﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ۝۳۵﴾ (المعارج: ۳۴-۳۵)

”اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں، وہی لوگ جنتوں میں معزز و مکرم رہیں گے۔“

اور اُمی نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ)) ❷

❶ سنن ترمذی، ابواب الصلاة، رقم: ۴۱۳۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۴۳۶۔

”جو شخص طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھے گا، وہ ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا، یعنی فجر اور عصر کی نماز۔“

اس حدیث کو سرورِ دو عالم ﷺ نے بایں الفاظ بھی ادا فرمایا کہ:

((مَنْ صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) ❶

”جس نے دو ٹھنڈی (یعنی فجر اور عصر) نمازیں پڑھیں، وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ قضاہ کے لوگوں میں سے دو شخص مسلمان ہو گئے، ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا ایک سال بعد فوت ہوا، سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ شخص جس کا ایک سال بعد انتقال ہوا تھا وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل ہو گیا۔ مجھے بڑا تعجب ہوا (کہ شہید کا رتبہ تو بہت بلند ہے اس لیے جنت میں اسے پہلے داخل ہونا چاہیے تھا) میں نے صبح کی تو اس خواب کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کر دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کا بعد میں انتقال ہوا کیا تم اس کی نیکیاں نہیں دیکھتے کس قدر زیادہ ہو گئیں؟ کیا اس نے بعد میں ایک رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اور سال بھر کی (فرض نمازوں کی) چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعتیں زیادہ نہیں پڑھیں؟“ ❷

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صبح لوگوں کو اپنا خواب سنایا۔ سب کو اس بات پر تعجب ہوا کہ شہید کو (جنت جانے کی) اجازت بعد میں کیوں ملی؟ حالانکہ اسے پہلے ملنی چاہیے تھی۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں، بتاؤ؟ کیا بعد والے شخص نے ایک سال عبادت نہیں کی؟ اس نے ایک رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اس نے ایک سال کی نمازوں کے اتنے اتنے سجدے زیادہ نہیں کیے؟ سب نے عرض کیا: جی ہاں، اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو ان

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۴۳۸۔

❷ مسند أحمد: ۳۳۳/۳، رقم: ۸۳۹۹۔ شعیب الأرنؤوط نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔

دونوں کے درمیان زمین آسمان کی مسافت کا فرق ہو گیا۔“ ❶

اور جو شخص سنن راتبہ پر محافظت کرتا ہے اسے بھی رسالت مآب ﷺ نے جنت میں ایک گھر کی بشارت دی ہے۔ چنانچہ سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، صَلَاةِ الْغَدَاةِ.)) ❷

”جو شخص (باقاعدگی سے) بارہ رکعت (سنتیں) ادا کرے، اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے، ظہر سے پہلے چار رکعت، اور اس کے بعد دو رکعت، دو رکعت نماز مغرب کے بعد، دو رکعت نماز عشاء کے بعد اور دو رکعت نماز فجر (صبح کی نماز) سے پہلے۔“

اور جو شخص دن ہو یا رات تحیۃ الوضوء کا اہتمام کرتا ہے وہ بھی جنت حاصل کر لیتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”نبی اکرم ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فجر کے وقت پوچھا:

((حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمَلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ.))

❶ سنن ابن ماجہ، کتاب تعبیر الرؤیا، باب تعبیر الرؤیا، رقم: ۳۹۲۵۔ مسند أحمد: ۱/۱۶۳، رقم: ۱۴۰۳۔ شعیب الارناؤوط نے اس کو ”حسن لغیرہ“ اور ابن حبان نے ”صحیح“ کہا ہے۔ مسند أبی یعلیٰ، رقم: ۶۴۸۔ مجمع الزوائد: ۱۰/۲۰۴۔

❷ سنن ترمذی، کتاب الصلاة، رقم: ۴۱۹۔ مسند أبو داؤد طرابلسی، رقم: ۴۱۹۔ مصنف ابن أبی شیبہ: ۲/۲۰۳، ۲۰۴۔ مسند أحمد: ۶/۳۲۶، ۳۲۷۔ ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”مجھے اپنا سب سے زیادہ امید والا نیک عمل بتاؤ جسے تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہے، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی چاپ سنی ہے۔“
 ”تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں نے تو اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید کا کوئی عمل نہیں کیا کہ جب میں نے رات یا دن میں کسی وقت بھی وضو کیا تو میں اس وضو سے نفلی نماز پڑھتا رہا، جتنی میری تقدیر میں لکھی گئی تھی۔“^①

اور سیدنا عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضْوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.))^②
 ”جو مسلمان آدمی خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو کر دل اور منہ سے (ظاہری، اور باطنی طور پر) متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

نماز اور آسمانی ادیان:

نماز ایک ایسا دینی فریضہ ہے جو تمام ادیانِ سماویہ میں موجود رہا ہے، جتنے انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمائے، وہ سارے کے سارے نماز کی پابندی کیا کرتے تھے اور اپنی ام کو نماز کی تلقین کیا کرتے تھے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَهْتَدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ﴾^(٥٦) (الأنبياء: ٧٣)
 ”اور ہم نے انھیں پیشوا بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق لوگوں کی رہنمائی کرتے تھے۔ اور ہم نے ان کے پاس وحی بھیجی تھی کہ وہ اچھے کام کریں، اور نماز قائم

① صحیح بخاری، کتاب التہجد، رقم: ۱۱۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال رضی اللہ عنہ، رقم: ۶۳۲۴۔ مسند أحمد: ۳۳/۲، ۴۳۹۔

② صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، رقم: ۵۵۳۔

کریں اور زکوٰۃ دیں اور وہ سب ہماری ہی عبادت کرتے تھے۔“

سیدنا زکریا علیہ السلام اور حفاظت نماز:

سیدنا زکریا علیہ السلام، مریم علیہا السلام کے ساتھ اللہ کا فضل و کرم دیکھتے ہیں، تو اپنی کبر سنی اور بیوی کے سن یاس کو پہنچ جانے کے باوجود ولد صالح کے لیے دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی، اور فرشتوں کے ذریعے ولد صالح کی بشارت بھیج دی، فرشتوں نے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہے، جس کا نام یحییٰ ہوگا، جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کرے گا، علم و عبادت میں لوگوں کا سردار ہوگا، گناہوں سے محفوظ رہے گا، اور نبی صالح ہوگا، سیدنا زکریا علیہ السلام کو جس وقت یہ خوشخبری ملی۔ آپ حالت نماز میں تھے۔

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنْ اللّٰهِ وَ سَيِّدًا وَ حَصُوْرًا وَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۳۹﴾ (آل عمران: ۳۹)

”تو فرشتوں نے انھیں آواز دی، جب کہ وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ آپ کو یحییٰ کی بشارت دے رہا ہے، جو اللہ کے کلمہ (عیسیٰ) کی تصدیق کرنے والا، سردار، پاکباز اور صالح نبی ہوگا۔“

سیدنا موسیٰ و ہارون علیہما السلام اور حفاظت نماز:

اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو حکم فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھروں کو مساجد کے طور پر استعمال کرو، اور اندر ہی نماز پڑھ لیا کرو، تاکہ فرعون کے کارندے تمہیں باہر مساجد میں نماز پڑھتے دیکھ کر ایذا نہ پہنچائیں:

﴿وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۷﴾ (یونس: ۸۷)

”اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر مہیا کرو، اور اپنے ان گھروں کو مسجد بنا لو اور پابندی کے ساتھ نماز ادا کرو، اور اے موسیٰ! آپ مومنوں کو خوشخبری دے دیجیے۔“

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حفاظت نماز:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام لوگوں کی بات سن کر بول پڑتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے ازل میں فیصلہ کیا ہے کہ وہ مجھے انجیل دے گا اور مجھے نبی بنائے گا، اور میں جہاں بھی رہوں گا اس نے مجھے صاحب خیر و برکت، اور صاحب دعوت بنایا ہے۔ میں اپنے رب کا پیغام لوگوں تک پہنچاتا رہوں گا، اور مجھے وصیت کی ہے کہ تادم حیات نماز پڑھوں، اور زکوٰۃ ادا کروں.....:

﴿قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ ۖ آتَنِي الْكِتَابَ وَ جَعَلَنِي نَبِيًّا ۖ وَ جَعَلَنِي مُبْرَكًا آيَنَ مَا كُنْتُ ۖ وَ أَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۖ﴾ (مریم: ۳۰-۳۱)

”کہا (عیسیٰ نے) بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے انجیل دی ہے، اور مجھے نبی بنایا ہے، اور جہاں بھی رہوں مجھے بابرکت بنایا ہے اور جب تک زندہ رہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت کی ہے۔“

سیدنا شعیب علیہ السلام اور حفاظت نماز:

سیدنا شعیب علیہ السلام بکثرت نماز پڑھتے تھے اور ذکر اللہ میں مشغول رہتے تھے، اسی لیے کفار نے ان کی پیش کردہ دعوت کو ٹھکراتے ہوئے کہا کہ اے شعیب! کیا آپ کی نمازیں آپ کو حکم کرتی ہیں کہ ہم ان معبودوں کو ترک کر دیں جن کی پرستش ہمارے آباؤ اجداد کرتے تھے:

﴿قَالُوا يَشْعِيبُ أ صَلَوْتِكَ تَأْمُرُكَ أَنْ تَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا﴾

(ہود: ۸۷)

”انھوں نے کہا، اے شعیب! کیا تمہاری نمازیں تمہیں حکم دیتی ہیں کہ ہم ان معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے تھے؟“

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حفاظت نماز:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد کو بیت حرام کے پاس اس لیے بساتے ہیں کہ وہ وہاں نماز قائم کریں:

﴿رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ (ابراہیم: ۳۷)

”اے ہمارے رب! میں نے اپنی بعض اولاد کو تیرے بیت حرام کے پاس ایک وادی میں بسایا ہے، جہاں کوئی کھیتی نہیں ہے، اے ہمارے رب! میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ وہ نماز قائم کریں۔“

اور پھر انھوں نے اپنے رب سے یہ دعا بھی کی کہ وہ انھیں اور ان کی اولاد کو نماز کا پابند بنادے، اور ان کی تمام دعاؤں کو بالعموم اور اس دعا کو بالخصوص قبول فرمالے:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝﴾ (ابراہیم: ۴۰)

”اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنادے، اے ہمارے رب! اور میری دعا کو قبول فرمالے۔“

سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور حفاظت نماز:

سیدنا اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام رسول اور نبی تھے۔ نماز کی خود پابندی کرتے اور اپنے اہل و عیال کو نماز و زکوٰۃ اور دیگر نیک کاموں کا حکم دیتے تھے، تاکہ دوسروں کے لیے اچھی مثال بنیں:

﴿وَإِذْ كُنَّا فِي الْكُتُبِ إِسْمَاعِيلَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ

رَسُولًا نَبِيًّا ۝۵۴ وَ كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَ كَانَ
عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝۵۵ ﴿ (مریم: ۵۴-۵۵)

”اور آپ قرآن میں اسماعیل کا ذکر کیجیے، وہ وعدہ کے بڑے سچے تھے، اور
رسول و نبی تھے، اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے، اور وہ
اپنے رب کے نزدیک بڑے پسندیدہ تھے۔“

سیدنا سلیمان علیہ السلام اور حفاظت نماز:

سیدنا سلیمان علیہ السلام کا نماز کے متعلق شوق دیکھئے گا، ایک دن گھوڑوں کی نمائش میں ایسا
مشغول ہوئے کہ عصر کی نماز کا وقت گزر گیا، چنانچہ سیدنا سلیمان علیہ السلام اس پر بایں الفاظ
اظہار افسوس کرتے ہیں:

﴿إِذْ عَرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصُّفُفُ الْجِيَادِ ۝۳۱ فَقَالَ إِنِّي
أُحِبُّنْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝۳۲﴾

(ص: ۳۱-۳۲)

”جب شام کے وقت ان کے سامنے عمدہ گھوڑے لائے گئے، تو انھوں نے کہا
کہ میں اپنے رب کی یاد سے غافل ہو کر ان گھوڑوں میں دلچسپی لینے لگا، یہاں
تک کہ آفتاب پردے میں چھپ گیا۔“

امام الانبیاء، سید البشر محمد رسول اللہ ﷺ اور حفاظت نماز:

اللہ تعالیٰ نے محسن انسانیت ﷺ کو نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ نماز ہر قسم کی
برائیوں سے روکتی ہے:

﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۝۴۵﴾

(العنکبوت: ۴۵)

”نماز قائم کیجیے، بے شک نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ

يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ط ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ كَرِهُوا ۝﴾ (هود: ۱۱۴)

”اور آپ دن کے دونوں طرف اور رات گئے نماز قائم کیجیے، بے شک اچھائیاں

برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے۔“

اور سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا:

﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ط

إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝﴾ (بنی اسرائیل: ۷۸)

”آپ زوال آفتاب کے وقت سے رات کی تاریکی تک نماز قائم کیجیے، اور فجر

کی نماز میں قرآن پڑھیے، بے شک فجر میں قرآن پڑھنے کا وقت فرشتوں کی

حاضری کا وقت ہوتا ہے۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے، جو

سب سے اہم عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے، جیسا کہ

اللہ نے سورۃ البقرۃ میں فرمایا ہے:

﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ط﴾ (البقرۃ: ۴۵)

”اے مسلمانو! تم لوگ صبر اور نماز کے ذریعہ اللہ سے مدد مانگو۔“

مفسرین کا اجماع ہے کہ اس سے مراد نماز پنجگانہ ہے، جس کی ادائیگی ان کے محدود

اوقات میں فرض ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور اکثر مفسرین کی رائے ہے کہ ﴿دُلُوكِ

الشَّمْسِ﴾ کا معنی ”زوال آفتاب“ ہے، جو ظہر اور عصر کی نماز پر دلالت کرتا ہے، اور

﴿غَسَقِ اللَّيْلِ﴾ سے مراد ”رات کی تاریکی“ ہے جو مغرب اور عشاء کے درمیان مشترک

ہے، اور ﴿قُرْآنَ الْفَجْرِ﴾ سے مراد ”نماز فجر“ ہے۔ (تیسیر الرحمن، ص: ۸۲۰)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ”معلم کائنات، محمد رسول اللہ ﷺ کی متواتر قوی اور فعلی سنتوں کے ذریعہ ان اوقات کی تفصیل بیان کی جا چکی ہے، اور ابتدائے اسلام سے آج تک امت اس پر عمل پیرا ہے۔“ (تفسیر ابن کثیر، تحت الآیۃ)

مفسر ابوالسعود لکھتے ہیں کہ ”سیدنا جبریل علیہ السلام نے ہر نماز کا وقت بیان کر دیا، اور نبی کریم ﷺ نے ہر نماز کی تعداد رکعات بیان فرمادی۔“ (بحوالہ تیسیر الرحمن، ص: ۸۲۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو نماز کی حفاظت اور پھر اس راہ میں پیش آنے والی ہر تکلیف پر صبر کرنے کا حکم فرمایا، اور ساتھ یہ بھی حکم دیا کہ وہ اپنے گھروالوں کو بھی نماز کی تلقین کریں:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طہ: ۱۳۲)

”اور آپ اپنے گھروالوں کو نماز کا حکم دیں، اور خود بھی اس کی پابندی اور حفاظت کیجیے۔“

”نماز ہی وہ فریضہ ہے جس کا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر عمل اور ہر فرض سے پہلے نبوت کے ذریعے حکم دیا ہے اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت نبی کریم ﷺ نے اس کی وصیت کی ہے، آپ نے فرمایا: ”خبردار رہو نماز کے معاملہ میں اپنے غلاموں کے معاملے میں“ دوسری حدیث ہے کہ ”یہ نماز ہر نبی کی اپنی امت کو آخری وصیت رہی ہے اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت وہ ان کو آخری تلقین اسی کی کرتا ہے“، ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ ”آپ ﷺ جان کنی کے عالم میں تھے اور کہتے جاتے تھے کہ نماز نماز نماز۔“

نماز وہ اولین فریضہ ہے جسے ان پر فرض کیا گیا اور سب سے آخر میں اس کی وصیت کی گئی، یہ اسلام سے رخصت ہونے والا آخری عمل ہے اور قیامت کے دن بندے سے پوچھا جانے والا سب سے پہلا عمل، یہ اسلام کا ستون ہے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس کے بعد اسلام باقی رہتا ہے، نہ دین، اللہ کے لیے اپنے تمام معاملات میں عام طور سے اور نمازوں میں خاص طور سے تقویٰ کیجیے، اسے مضبوطی سے تھام لیجیے، اسے ضائع ہونے سے بچائیے اس کا مذاق اڑانے سے دریغ کیجیے اور اس میں امام سے آگے بڑھنے سے کنارہ کش رہیے اور شیطان کے دھوکے میں نہ آئیے کہ آپ کو نماز سے باہر کر دے کہ یہ آپ کے دین کا آخری حصہ ہے اور جس کے دین کا آخری حصہ چلا گیا اس کا پورا دین چلا گیا تو اپنے دین کے آخری حصہ کو مضبوطی سے تھام لیجیے۔^①

نبی کریم ﷺ کی نماز سے والہانہ شیفٹنگی:

آنحضرت ﷺ کی نماز سے والہانی شیفٹنگی اور اس کے اہتمام کا اندازہ فرمائیے گا کہ رات کو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے قدم مبارک سوج جایا کرتے اور اُن کو ورم پڑ جاتا۔ چنانچہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

((قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيلَ لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا؟))^②

”نبی کریم ﷺ رات کو اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک کو ورم پڑ جاتا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی کچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا، کیا میں (اللہ تعالیٰ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں؟“

اور بعض دفعہ تمام رات نماز پڑھتے رہتے، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح تک ایک ہی آیت کے ساتھ قیام فرمایا، یعنی صرف

① نماز، تالیف امام احمد حنبل رحمہ اللہ، تحقیق و تقدیم شیخ محمد حامد اللقی، مقدمہ ص: ۸۰، ۸۱.

② صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: ۴۸۳۶.

یہی آیت تلاوت فرماتے، اور رکوع و سجود کرتے رہے، اور وہ آیت کریمہ یہ ہے:

﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝﴾ (المائدہ: ۱۱۸)

”اگر تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے تو بلاشبہ وہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو ان

کو معاف کر دے تو یقیناً تو غالب حکمت والا ہے۔“ ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے مرض الموت میں جب نماز کا وقت آیا اور اذان دی گئی تو فرمایا: ”ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔“ اس وقت آپ سے کہا گیا کہ سیدنا ابوبکر بڑے رقیق القلب (نرم دل) انسان ہیں۔ اگر وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو نماز پڑھانا ان کے لیے مشکل ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے پھر دوبارہ یہی حکم صادر فرمایا، اور آپ کے سامنے پھر وہی بات دہرا دی گئی۔ چنانچہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم تو بالکل یوسف علیہ السلام کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں۔ بالآخر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کا سہارا لے کر (نماز کے لیے) باہر تشریف لے گئے۔ گویا میں اس وقت آپ کے قدموں کو دیکھ رہی ہوں کہ بوجہ تکلیف زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اشارہ سے انہیں اپنی جگہ پر رہنے کے لیے فرمایا۔ پھر آپ قریب آئے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے..... اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔“ ❷

❶ سنن ابن ماجہ، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی صلاة اللیل، رقم: ۱۳۵۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے

اسے ”حسن“ کہا ہے۔ مسند أحمد: ۱۴۹/۵، رقم: ۲۱۳۲۸۔ مصنف ابن أبي شيبة: ۱۱/

۴۹۷-۴۹۸۔ سنن الکبریٰ: للبيهقي ۱۳/۳۔

❷ صحيح بخاری، کتاب الأذان، باب حدّ المريض أن يشهد الجماعة، رقم: ۶۴۴۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذوقِ نماز:

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلمان میں اسی لیے نمازی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذوقِ نماز اور نماز سے بے پناہ شغف کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ کسی حالت میں بھی نماز نہیں ترک کرتے تھے، وہ مسجد کا رخ کرتے اور بارگاہِ رب العزت میں حاضری بجالاتے تھے۔ چنانچہ:

☆ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو ان پر شدت سے رقت طاری ہو جاتی اور نماز میں اس درد سے روتے تھے کہ ان کے رونے کی وجہ سے آواز (قرأت) آخری صفوں تک نہیں پہنچتی تھی۔^①

☆ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب منصب خلافت پر فائز ہوئے، تو آپ نے دین کی بقاء نماز میں سمجھی اور اپنے عمال (حکومتی عہدیداروں) کو ان کی ذمہ داری کی یاد دہانی کراتے ہوئے لکھا:

((إِنَّ أَهَمَّ أُمُورِكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةُ ، فَمَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِينَهُ ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ .))^②

”تمہارے کاموں میں سب سے زیادہ اہمیت میرے نزدیک نماز کی ہے جو شخص اپنی نماز کی حفاظت کرے گا، اور اس کی دیکھ بھال کرتا رہے گا وہ اپنے پورے دین کی حفاظت کرے گا۔ اور جو نماز کو ضائع کر دے گا تو وہ باقی تمام چیزوں کو بدرجہ اولیٰ برباد کر دینے والا ثابت ہوگا۔“

☆ سیدنا انس رضی اللہ عنہ قیام اور سجدہ میں اس قدر دیر لگاتے تھے کہ لوگ سمجھتے آپ کچھ بھول

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۶۷۸.

② مؤطا امام مالک، کتاب وقوت الصلاة، رقم: ۶۔ مشکوٰۃ: ۵۹/۱.

گئے ہیں۔ ①

☆ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے، نماز کے ساتھ آپ کو والہانہ

محبت تھی۔ ②

اور جب نماز میں کھڑے ہوتے تو کئی کئی سورتیں پڑھ جاتے، اور اس طرح کھڑے ہوتے، معلوم ہوتا کہ کوئی ستون کھڑا ہے۔ ③

☆ سیدنا تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ تہجد گزار تھے، ایک رات نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوئے تو صرف ایک آیت کی تلاوت میں صبح کردی، بار بار اس کو دہراتے رہے..... اور وہ آیت کریمہ یہ تھی:

﴿أَمْرٌ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءٌ مَحْيَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ﴾ (الحجاثیہ: ۲۱)

”کیا جو لوگ گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں، ہم انہیں اُن کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور انھوں نے اعمال صالحہ کیے، ان دونوں جماعتوں کا جینا اور مرنا ایک جیسا ہو، وہ لوگ بہت ہی برا فیصلہ کرتے ہیں۔“ ④

☆ اور سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے: میں ہر نماز کے وقت کا مشتاق رہتا ہوں، اور ان کا یہ بھی بیان ہے کہ جب سے میں حلقہ گوش اسلام ہوا ہوں کوئی ایک نماز ایسی نہیں گزری کہ اس کی اقامت کے وقت میں با وضو نہ ہوں۔ یعنی اس کی تیاری کے لیے پہلے سے ہی با وضو تھا۔ ⑤

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب المکث بین السجدتین، رقم: ۸۲۱.

② حلیۃ الأولیاء: ۱ / ۲۵۵.

③ الإصابۃ: ۸۱ / ۴ - أسد الغابۃ: ۲۴۸۳ / ۳.

④ أسد الغابۃ: ۱ / ۴۲۹.

⑤ سیر أعلام النبلاء: ۱۶۴ / ۳.

☆ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ: ”انہوں نے نماز میں ایک آدمی کو غیر حاضر پایا، چنانچہ اس کے گھر گئے اور اس کو آواز دی تو وہ آدمی نکلا، آپ نے اس سے پوچھا تم کو نماز سے کس چیز نے روکا تھا، اس نے کہا: امیر المؤمنین! ایک بیماری ہے اگر میں نے آپ کی آواز نہ سنی ہوتی تو میں نہ نکلتا یا اس نے کہا کہ میں نہ نکل سکتا تھا تو آپ نے فرمایا: ”تو نے نماز کی پکار کو چھوڑ دیا جو میری پکار کے مقابلہ میں تم پر کہیں زیادہ واجب ہے“ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہی کے بارے میں آتا ہے کہ: ”انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز میں نہیں پایا تو کہا: کیا بات ہے یہ لوگ نماز سے پیچھے رہتے ہیں؟ ان کے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے دوسرے بھی پیچھے ہونے لگتے ہیں؟ وہ لوگ مسجد میں آئیں ورنہ میں ان کے پاس ایسے لوگوں کو بھیجوں گا جو انہیں گردن سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لائیں گے“ پھر فرماتے ہیں ”نماز میں حاضر رہو نماز میں حاضر رہو۔“^①

سلف صالحین کے نماز سے بے پناہ شغف کے چند نمونے:

☆ عثمان بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا سعید بن المسیب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ گزشتہ تیس (۳۰) سالوں سے میرا یہ معمول ہے کہ جب بھی مؤذن اذان دیتا ہے تو میں مسجد میں موجود ہوتا ہوں۔^②

☆ ابو حیان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ الربیع بن خثیم رحمہ اللہ کو نماز کے لیے لایا جاتا تھا حالانکہ وہ فالج میں مبتلا تھے، پس ان سے کہا گیا کہ آپ کے لیے تو (شرعی طور پر) رخصت موجود ہے، تو فرمانے لگے، میں مؤذن کی ((حَسْبِيَ عَلَى الصَّلَاةِ)) ”آؤ نماز کی طرف“ سنتا ہوں (تو نماز کے لیے مسجد میں کیوں نہ آؤں؟) پس تم لوگ (بھی نماز کے لیے مسجد میں) آ سکو تو ضرور آؤ، اگرچہ زمین پر گھسیٹتے ہوئے ہی

① نماز، تالیف امام احمد حنبل رحمہ اللہ، تحقیق و تقدیم شیخ محمد حامد اللقی، مقدمہ ص: ۱۲۲ تا ۱۲۳۔

② سیر أعلام النبلاء: ۴ / ۲۲۱۔ حلیۃ الأولیاء: ۱۶۲ / ۲۔

کیوں نہ آنا پڑے۔ ①

☆ سیدنا مصعب فرماتے ہیں کہ عامر رضی اللہ عنہ (بن عبد اللہ بن زبیر) نے مؤذن کی آواز سنی اور ان کی روح پرواز کرنے والی تھی، تو انہوں نے کہا کہ میرا ہاتھ پکڑو (اور مجھے نماز کے لیے لے چلو) پس ان سے کہا گیا کہ آپ مریض ہیں، فرمانے لگے: میں اللہ کے داعی کی آواز سنتا ہوں، پھر میں اس پر لبیک کیوں نہ کہوں؟ پس لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑا، (اور نماز کے لیے مسجد لے گئے) تو وہ امام کے ساتھ نمازِ مغرب میں شریک ہو گئے، ابھی انہوں نے ایک رکعت نماز ادا کی تھی کہ اس دارِ فانی سے انتقال کر گئے۔ ②

☆ (محمد) بن خفیف رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ان کی کمر میں شدید درد تھا، جب کمر کا درد اٹھتا تھا وہ نقل و حرکت سے عاجز آ جاتے تھے، (اسی دوران) جب نماز کے لیے اذان دی جاتی، تو انہیں ایک آدمی کی پیٹھ پر (بٹھا کے) مسجد لایا جاتا تھا۔ ان سے کہا گیا: اگر آپ اپنی جان پر ترس کھائیں تو؟ انہوں نے جواب دیا: جب تم ((حَسَى عَلَى الصَّلَاةِ)) ”آؤ نماز کے لیے“ کی آواز سنو، اور مجھے (نمازیوں کی) صف میں نہ دیکھو، تو پھر مجھے قبرستان میں تلاش کرنا۔ ③

☆ اور یونس بن محمد المؤدب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات مسجد میں حالت نماز میں ہوئی۔ ④

☆ اور عصر حاضر کے مشہور قلم کار مولانا عبد الرحمن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات بھی حالت نماز میں ہوئی۔ چنانچہ پروفیسر نجیب الرحمن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ۱۸ دسمبر ۱۹۹۵ء کو رات کا کھانا کھا رہے تھے کہ نمازِ عشاء کا وقت ہو گیا۔ وضو کیا اور مسجد کی طرف چل دیے۔

① سیر أعلام النبلاء: ۴ / ۲۶۰۔ طبقات ابن سعد: ۶ / ۱۸۹، ۱۹۰۔ المعرفة والتاريخ: ۲ / ۵۷۱۔

حلیۃ الأولیاء: ۲ / ۱۱۳، ۱۱۵۔

② سیر أعلام النبلاء: ۵ / ۲۲۰۔

③ سیر أعلام النبلاء: ۱۶ / ۳۴۶۔

④ سیر أعلام النبلاء: ۷ / ۴۴۸۔ حلیۃ الأولیاء: ۶ / ۲۵۰۔

جا کر پہلی صف میں دائیں طرف جگہ ملی، پہلے سجدہ کے دوران روحِ قفسِ غضری سے پرواز کر گئی۔ ❶

☆ اسی طرح مصنف کتب کثیرہ خواجہ محمد قاسم رحمہ اللہ بھی جمعہ کی نماز کی امامت کرتے ہوئے حالتِ تشہد میں فوت ہوئے۔ خواجہ رحمہ اللہ انتہائی جید و فقیہ عالم تھے۔

☆ اور سیدنا و کعب بن الجراح فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کا وقت آنے سے پہلے نماز کی تیاری نہ کرے، گویا اس نے نماز کی توقیر و تعظیم نہیں کی۔ ❷

نماز در اصل اللہ وحدہ لا شریک کے لیے کمالِ بندگی کا اظہار ہے:

شریکِ کار کی حاجت نہیں ہے تیری قدرت کو

نبی ہو یا ولی ہر اک تیرے در کا سوالی ہے

انسانیت کی تخلیق کا مقصد ہی اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کرنا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝﴾ (الذاریات: ۵۶)

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری

عبادت کریں۔“

نماز، تسبیح و تحلیل در اصل اللہ وحدہ لا شریک کے لیے کمالِ بندگی اور اطاعت کا اظہار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آسمان و زمین میں پائی جانے والی تمام مخلوقات، خواہ وہ فرشتے ہوں یا بنی نوع انسان، جن یا حیوان، حتیٰ کہ جمادات بھی اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ چڑیاں فضا میں پرواز کرتی ہوئی اپنے رب کی تسبیح بیان کرتی ہیں اور نماز ادا کرتی ہیں۔ کائنات کی ہر چیز کو معلوم ہے کہ اسے اللہ کی تسبیح کیسے بیان کرنی ہے اور نماز کیسے ادا کرنی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا بنیادی حق (عبادت) ادا ہو سکے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ

❶ مقدمہ تیسیر القرآن، از مولانا عبدالرحمن کیلانی: ۸/۱۔

❷ کتاب الزہد، لو کعب بن الجراح: ۵۰/۱ بتحقیق الفریوائی۔

الطَّيْرُ صَفَّتْ كُلُّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَ تَسْبِيحَهُ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٣١﴾ ﴿النور: ٤١﴾

”اے میرے نبی (ﷺ)! آپ دیکھتے نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں پائی جانے والی تمام مخلوقات اور فضا میں پر پھیلا کر اُڑتی ہوئی چڑیاں، سبھی اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہیں۔ ہر مخلوق اپنی نماز اور تسبیح کو جانتی ہے اور اللہ ان سب کے اعمال سے خوب واقف ہے۔“

انسان اور دیگر تمام مخلوقات کے سائے بھی اللہ رب العزت کو سجدہ کرتے ہیں۔ مفسرین لکھتے ہیں کہ سایہ بھی حقیقی معنوں میں اللہ کو سجدہ کرتا ہے۔ جیسا کہ پہاڑ اللہ کی تسبیح میں مشغول ہوتے ہیں:

﴿إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعِشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾﴾

(ص: ١٨)

”ہم نے پہاڑوں کو ان کے لیے مسخر کر دیا تھا، وہ شام اور صبح کے وقت اُن کے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے۔“

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَقَّهُوْا ظِلُّهُ عَنِ
الْيَبِينِ وَالشَّامِلِ سُبْحًا لِلَّهِ وَهُمْ دُخْرُونَ ﴿٣٨﴾﴾ (النحل: ٤٨)

”کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے جتنی چیزیں پیدا کی ہیں، ان کے سائے دائیں اور بائیں سے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے ڈھلتے ہیں، اور وہ اللہ کے لیے عاجزی اور انکساری کیے ہوتے ہیں۔“

اور سورۃ الرعد میں فرمایا:

﴿وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلُّهُمْ
بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝﴾ (الرعد: ١٥)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”اور آسمانوں اور زمین میں رہنے والی ساری مخلوقات صرف اللہ کو سجدہ کرتی ہیں، چاہے خوشی سے کریں یا مجبور ہو کر، ان کے سائے بھی صبح و شام (اللہ کو) سجدہ کرتے ہیں۔“

الغرض تمام آسمان و زمین اور ان میں پائی جانے والی مخلوقات اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اور تمام نقائص و عیوب سے اسے بلند و بالا سمجھتی ہیں، حضرت انسان لوگ ان کی تسبیحات اور نماز و عبادت کو نہیں سمجھ سکتا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں اور راغب اصفہانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”المفردات“ میں اسی بات کو ترجیح دی ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿تَسْبِيحٌ لَهُ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۖ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝﴾ (بنی اسرائیل: ۴۴)

”ساتوں آسمان اور زمین اور جو مخلوقات اُن میں پائے جاتے ہیں، سبھی اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور ہر چیز صرف اس کی حمد و ثناء اور پاکی بیان کرنے میں مشغول ہے، لیکن تم لوگ ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے ہو، وہ بے شک بڑا بردبار، بڑا معاف کرنے والا ہے۔“

نماز نفسِ انسانی کے اندر تقویٰ کی روح پیدا کرتی ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوا ۖ﴾

”اور یہ کہ نماز قائم کرو، اور تقویٰ اختیار کرو۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”متقی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو راہِ ہدایت پر نہ چلنے کی صورت میں اللہ کے عقاب سے ڈرتے ہیں، اور دینِ اسلام کی تصدیق اور اس پر چلنے کی صورت میں اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے تقویٰ کا معنی پوچھا: تو کہا کہ کبھی خاردار راستہ پر چلے

ہو؟“ اس نے کہا: ہاں! تو انہوں نے پوچھا: تم نے کس طرح راستہ طے کیا؟ اس نے کہا: جب کاٹا دیکھتا تو اس سے الگ ہو جاتا۔ تو انہوں نے کہا یہی ”تقویٰ“ ہے۔ (تیسیر الرحمن، ص: ۱۶)

بلاشبہ نماز انسان کے اندر تقویٰ، پرہیزگاری اور خشیت الہی پیدا کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی عظیم صفت کے حاملین ”متقین“ کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اللَّهُ ۙ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۚ فِيهِ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۚ ﴿٢﴾ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۚ ﴿٣﴾﴾

(البقرة: ۱-۲-۳)

”آلہم، اس کتاب میں کوئی شک و شبہ نہیں، اللہ سے ڈرنے والوں کی راہنمائی کرتی ہے، جو غیبی امور پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں.....“

اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم صادر فرمایا کہ وہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں، اور اس سے مغفرت طلب کرتے رہیں، اس سے ڈرتے رہیں، اور اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور مشرکین میں سے مت بنیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَ اتَّقُوهُ وَ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ لَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۚ ﴿٣١﴾﴾ (الروم: ۳۱)

”اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے (دین اسلام پر قائم رہو) اور اسی سے ڈرو، اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔“

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس کی مجسم تفسیر ہیں، جب وہ نماز کے لیے بارگاہِ ایزدی میں کھڑے ہوتے، تو خشیت الہی سے گریہ کرنے لگ جاتے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ ۖ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ۖ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَإِسْرَآءِيلَ ۖ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوا

سُجَّدًا وَبُكْيًا ۝۸۱ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِ هُمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَ
اتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝۸۲ ﴿ (مریم: ۵۸-۵۹)

”یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ نے اپنا خاص انعام کیا تھا، جو آدم کی اولاد اور ان کی اولاد سے تھے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا، اور جو ابراہیم اور یعقوب کی اولاد سے تھے، اور وہ ان میں سے تھے جنہیں ہم نے ہدایت دی تھی اور جنہیں ہم نے چن لیا تھا، جب ان کے سامنے رحمن کی آیتوں کی تلاوت ہوتی تھی تو سجدہ کرتے ہوئے، اور روتے ہوئے زمین پر گر جاتے تھے۔“

رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو اللہ کے ڈر اور خوف سے گریہ کرتے حتیٰ کہ نبی التوبہ محمد ﷺ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے اور جوش مارنے جیسی آواز محسوس ہوا کرتی، چنانچہ سیدنا عبد اللہ بن خثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ
أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ)) ❶

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا، نماز میں رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینے سے چکی چلنے کی طرح آواز آرہی تھی۔“

نماز اور انابت الہی:

نماز انسان کو انابت الہی کا درس دیتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝﴾

(الروم: ۳۱)

”اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے (دین اسلام پر قائم رہو) اور اسی سے

❶ سنن أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب البكاء في الصلاة، رقم: ۹۰۴۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۷۵۳۔

مستدرک حاکم: ۲۶۶/۱۔ علامہ البانی، ابن حبان اور حاکم نے اسے ”صحیح“ کہا ہے، اور ذہبی نے اس پر ان کی

موافقت کی ہے۔ مسند أحمد: ۲۵/۴، رقم: ۱۶۱۳۱۲۔

ڈرو، اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔“

پس نمازی اپنے رب کے اوامر کی پابندی کرنے لگتا ہے، اور نواہی سے اجتناب کرتا ہے، راتوں کو کم سوتا ہے، یعنی رات کا بیشتر حصہ نماز تہجد میں گزارتا ہے، اور جب صبح کے وقت اٹھتا ہے تو نیند کی قلت اور نماز تہجد کی کثرت کے باوجود، اسے احساس ہوتا ہے کہ جیسے اس کے گناہ اور جرائم بہت ہیں، اسی لیے وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور توبہ و استغفار میں مشغول ہو جاتا ہے۔

﴿كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَ بِالْأَسْحَارِ هُمْ

يَسْتَغْفِرُونَ ﴿١٨﴾﴾ (الذاریات: ۱۷، ۱۸)

”وہ (نمازی) راتوں میں کم سوتے تھے، اور صبح کے وقت اپنے رب سے مغفرت طلب کرتے تھے۔“

نمازی لوگوں کی یہ صفت ہوتی ہے کہ جب ان سے کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو جائیں، تو انہیں اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے، اور اس کے عذاب سے ڈرنے لگتے ہیں، اور فوراً استغفار کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ

فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ۚ وَمَن يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَلَمْ

يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾﴾ (آل عمران: ۱۳۵)

”اور جب ان سے کوئی بدکاری ہو جاتی ہے، یا اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، اور اپنے گناہوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے، اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔“

نماز اور زہد (دنیا سے بے رغبتی):

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

عجب چیز ہے لذت آشنائی

نماز انسان میں زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی پیدا کر کے فکر آخرت پیدا کرتی ہے۔ سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی معظم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے مختصر الفاظ میں نصیحت کیجیے۔ نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا أَنْتَ صَلَّيْتَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ)) ❶

”جب تم نماز پڑھو تو اسے الوداعی نماز سمجھ کر ادا کیا کرو۔“

”اللہ اس شخص کا بھلا کرے جو اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو تو خشوع و خضوع کا پیکر ہو، اللہ کے سامنے ذلت و پستی کا اعلیٰ ترین مظاہرہ کرے، خوف و خشیت سے کانپ رہا ہو، توقع و رغبت اور امید کا دامن پھیلانے ہو اور اپنی سب سے بڑی آرزو اللہ تعالیٰ کی ملاقات، اس سے مناجات، اس کے سامنے قیام و قعود اور رکوع سجود کا بہترین اہتمام کرے اور اس کے لیے اپنے دل و دماغ کو خالی کرے اور فرائض کے ادا کرنے میں محنت کرے کہ اسے نہیں معلوم کہ اس کے بعد اسے کوئی اور نماز پڑھنے کا موقع دیا جائے گا یا پہلے ہی کام تمام کر دیا جائے گا وہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو تو غم و خزن کا مجسمہ ہو، نماز کی مقبولیت کا متوقع اور اس کو رد کر دینے سے خائف ہو، اگر قبولیت حاصل ہوگئی تو بامراد ہوا اور اگر رد کر دی گئی تو بد بخت ہوا۔

میرے بھائی! اس نماز اور دوسری عبادات کا معاملہ کتنا نازک اور اہم ہے اور غم و خزن اور حسرت و خوف کا کتنا متقاضی ہے، کیونکہ آپ کو نہیں معلوم کہ اس نے آپ کی کوئی نماز قبول کی ہے یا نہیں؟ اور آپ نہیں جانتے کہ آپ کی کسی نیکی کو قبولیت حاصل ہوئی ہے یا نہیں؟ یا کوئی گناہ آپ کا معاف ہوا ہے یا نہیں؟ اس کے باوجود آپ ہنس رہے ہیں غفلت میں مست ہیں اور زندگی سے نفع کما رہے ہیں، حالانکہ آپ کو یہ یقین نہیں کہ آپ جہنم میں جائیں گے اور نہ یہ یقین ہے کہ آپ اس سے نکل بھی آئیں گے تو آپ سے زیادہ اور کون

❶ معجم کبیر للطبرانی: ۴۴/۶، رقم: ۵۴۵۹۔ الاصابۃ: ۷۰/۳۔ مسند احمد: ۴۱۲/۵، رقم:

۲۳۹۸۔ حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ ”وَرَجَالُهُ ثَقَاتٌ“ اس کے راوی ”ثقة“ ہیں۔ شیخ شعیب الارناؤط نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔

رونے اور رنجیدہ رہنے کا حقدار ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اعمال کو قبول کر لے؟ پھر آپ یہ بھی نہیں جانتے کہ شام کے بعد صبح بھی کر سکیں گے اور صبح کے بعد آپ پر شام بھی آئے گی اور آپ کو جنت کی بشارت مل جائے گی یا جہنم کی، میرے بھائی! میں آپ کو اس عظیم خطرہ کی یاد دہانی کرا رہا ہوں، آپ تو اس کے سزاوار ہیں کہ مال و اولاد اور احباب میں مست نہ ہوں، حیرت ہے کہ آپ پر غفلت و سرمستی کی دیز چادر پڑی ہوئی ہے، آپ لہو و لعب میں مست ہیں اور اس عظیم خطرہ سے غافل ہیں اور ہر رات دن ہر گھنٹہ، ہر لمحہ آپ زبردستی ہانکے جا رہے ہیں، میرے بھائی! اپنی معینہ مدت کا انتظار کرتے رہئے اور اس خطرہ سے غافل نہ ہو جائیے جس سے آپ کو سابقہ درپیش ہے، اس لیے کہ آپ کو موت کا مزہ چکھنا ہے، ہو سکتا ہے کہ صبح یا شام آپ پر آدھکے اور آپ اپنی تمام ملکیت سے بے دخل کر دیے جائیں اور جنت یا جہنم میں ڈال دیے جائیں، ان دونوں کی صفات پر بڑی طویل گفتگوئیں ہو چکی ہیں۔

اور حکایات کا دامن بھر چکا ہے، کیا آپ نے عبد صالح کا یہ قول نہیں سنا، ”مجھے حیرت ہے کہ جہنم سے بھاگنے والا سور ہا ہے اور جنت کا طالب خواب خرگوش کے مزے لے رہا ہے، اللہ کی قسم! اگر تو فرار اور طلب سے باہر ہو گیا تو ہلاک ہو گیا اور تجھ سے بد بخت اور کوئی نہیں اور کل عذاب یافتہ بد بختوں کے ساتھ تو روئے گا اور پریشان ہوگا اور اگر تو کہتا ہے کہ میں جہنم سے فراری اور جنت کا طالب ہوں تو جس قدر عظیم خطرہ سے دوچار ہے، اس کے حساب سے تو اس کا احساس کر اور خبردار جھوٹی آرزوئیں تجھے بتلائے فریب نہ کریں۔“^①

نماز اور صبر و ثبات:

مومن اور مسلمان کی زندگی میں صبر اور نماز کی بڑی اہمیت ہے۔ اللہ کی راہ میں مصائب و شدائد کو جھیل جانے کا اہم ترین نسخہ صبر اور نماز ہے۔ یاد رہے کہ صبر کے بغیر تو کوئی

① نماز، تالیف امام احمد حنبل رحمہ اللہ، تحقیق و تقدیم شیخ محمد حامد اللقی، مقدمہ ص: ۱۱۰ تا ۱۱۰۸۔

کارِ خیر وجود میں آنے میں سکتا، اور نماز کالت لباب اللہ کے حضور دلی جھکاؤ کا نام ہے، جو ایمان و عمل کے میدان میں ثابت قدمی کے لیے سب سے بڑی مددگار ہے۔

جن کے دلوں میں اللہ کے لیے عاجزی اور جھکاؤ نہیں ہوتا، اُن پر نماز بہت بھاری ہوتی ہے۔ اور جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں، نماز میں انہیں سکون اور قرار ملتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۖ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ عَلَى الْخَاشِعِينَ ۝﴾

(البقرة: ۴۵)

”اور مددِ دل و صبر اور نماز کے ذریعہ، اور یہ (نماز) بہت بھاری ہوتی ہے، سوائے ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔“

اور دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۖ إِنَّ اللَّهَ

مَعَ الصَّابِرِينَ ۝﴾ (البقرة: ۱۵۳)

”اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اس آیت میں صبر اور نماز کی اہمیت بیان کی ہے، اور بتایا ہے کہ مومن کی زندگی میں ان دونوں چیزوں کی بڑی اہمیت ہے، اور اللہ کی راہ میں مصائب کو جھیل جانے کا اہم ترین نسخہ صبر اور نماز ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ صبر کی تین قسمیں ہیں:

۱: محرمات اور معاصی سے اجتناب پر صبر کرنا۔

۲: اعمالِ صالحہ اور اللہ کی اطاعت پر صبر کرنا۔

۳: مصائب و حادثاتِ زمانہ پر صبر کرنا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”السیاسة الشرعية“ میں لکھتے ہیں: ”حاکم کے لیے بالخصوص اور رعایا کے لیے بالعموم تین چیزیں عظیم مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

۱: اللہ کے لیے اخلاص اور دعا اور غیر دعا کے ذریعہ اس پر توکل، اور دل و جان سے نماز کی حفاظت و پابندی، جو اللہ کے لیے اخلاص کی اصل ہے۔

۲: مخلوق کے ساتھ بھلائی کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔

۳: تکلیف، مصیبت اور حادثاتِ زمانہ کے وقت صبر کرنا۔“ انتہی

(مزید برآں) اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور یہاں (معیت) سے مراد ”معیت خاصہ“ ہے، جو اللہ کی محبت اور اس کی نصرت و قربت پر دلالت کرتی ہے۔ یعنی اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، ان سے محبت کرتا ہے اور ان کی مدد کرتا ہے، اور صبر کرنے والوں کے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے کہ اللہ ان کے ساتھ ہے۔ اور (معیت) کی ایک دوسری قسم ”معیت عامہ“ ہے یعنی اللہ اپنے علم و قدرت کے ذریعہ اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ﴾ ”اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں تم ہو۔“ اور یہ ”معیت“ تمام مخلوق کے لیے ہے۔“

(تیسیر الرحمن، ص: ۸۵-۸۶)

نماز اور نصرتِ الہی:

نمازی جب نماز میں کھڑا اور اللہ کی رحمت کی طرف متوجہ ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی خاص نصرت اور مدد فرماتا ہے، اور اس کی پریشانیوں کو دور فرماتا ہے، اس کا خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ﴾ (البقرة: ۴۵)

”اور مدد لو صبر اور نماز کے ذریعہ۔“

اور سورۃ طہ میں فرمایا:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طہ: ۱۳۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے، اور خود بھی اس کی پابندی کیجیے۔“
 ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں: ”ابن المندر، طبرانی اور بیہقی وغیرہم نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے، جس کی سند کو حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ”صحیح“ کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے گھرانے کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی، تو آپ انہیں نماز پڑھنے کا حکم دیتے اور ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ﴾ پوری آیت پڑھتے۔“ (تیسیر الرحمن، ص: ۹۱۵)
 اور سورۃ الحج میں فرمایا:

﴿فَاقِمُْوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۚ
 فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ﴾ (الحج : ۷۸)

”پس مسلمانو! تم لوگ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اور اللہ سے اپنا رشتہ مضبوط رکھو، وہی تمہارا آقا ہے، پس وہ بہت ہی اچھا آقا اور بہت ہی بہترین مددگار ہے۔“
 جب نمازی نے یہ اعلان سن لیا کہ نماز نصرت الہی کے حصول کا سبب ہے، تو وہ اپنی ہر نماز کی ہر رکعت میں اللہ سے بایں الفاظ مدد طلب کرتا ہے:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝﴾ (الفاتحہ : ۵)

”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔“

کہتے ہیں نماز میں إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

پھرتے ہیں پھر بھی در بدر مشکل کشائی کو

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”بندہ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر نماز میں ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ کہے۔ اس لیے کہ شیطان اُسے شرک کرنے کا حکم دیتا ہے اور نفس انسانی اس کی بات مان کر ہمیشہ غیر اللہ کی طرف ملتفت ہو جاتا ہے، اس لیے بندہ ہر دم محتاج ہے کہ وہ اپنے عقیدہ توحید کو شرک کی آلائشوں سے پاک کرتا رہے۔“

(تیسیر الرحمن، ص: ۱۱)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ: ”ہم تیری توحید بیان کرتے

ہیں، اے ہمارے رب! اور تجھ ہی سے ڈرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، تیری بندگی کرنے کے لیے اور اپنے تمام اُمور میں۔“ (تفسیر ابن عباس، ص: ۳)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق آتا ہے کہ انہیں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی کے انتقال کی خبر ملی، تو فوراً سجدے میں گر گئے، پس ان سے کسی نے دریافت کیا، کہ آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہی فرمان ہے:

((إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا))

”کہ جب تم کوئی (حادثہ، ڈرانے یا خوف دلانے والی) نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔ (یعنی نماز میں مشغول ہو جاؤ۔)“

اور (مجھے بتاؤ؟ کہ) نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ (اُم المؤمنین) کی وفات سے بڑھ کر اور نشانی (حادثہ) کیا ہوگی؟“ ❶

مجاہد پر نمازی کی فضیلت:

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قضاہ کے بلی قبیلے کے دو آدمی تھے ان میں ایک شہید ہو گیا اور دوسرا اس سے ایک سال بعد فوت ہوا۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خواب آیا کہ جنت کا دروازہ کھولا گیا اور بعد میں فوت ہونے والا شہید ہونے والے سے پہلے جنت میں داخل ہوا، مجھے بڑا تعجب ہوا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے اس خواب کا تذکرہ کیا اور بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچا دی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا اس نے (ایک سال پہلے شہید ہونے والے کے بعد) رمضان کے روزے نہیں رکھے اس کے بعد سال کی چھ ہزار اور اس سے زائد اتنی رکعتیں نہیں پڑھیں؟“ ❷

نماز رحمت الہی کے نزول کا سبب ہے:

اللہ اور اس کے رسول احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لانے کا تقاضا ہے، کہ لوگ

❶ سنن أبو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب السجود عند الآیات، رقم: ۱۱۹۷۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے

”حسن“ کہا ہے۔ ❷ سلسلہ احادیث صحیحہ، رقم: ۲۵۹۱۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۹۲۵۔

بھلائی کے کام کریں، جن میں سرفہرست توحید باری تعالیٰ ہے۔ اور صرف اسی کی عبادت کریں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیں اور ذکر الہی میں مشغول رہنے کے لیے نماز پنجگانہ کی حفاظت کریں کیونکہ ان کی ان خوبیوں کے سبب دنیا میں ان پر رحمت الہی کا نزول ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۖ﴾

(التوبة: ۷۱)

”اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے مددگار (دوست) ہوتے ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں اللہ انہی لوگوں پر رحم کرے گا۔“

اللہ تعالیٰ نے اصحاب الرسول ﷺ کو بالخصوص اور دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو بالعموم مخاطب کر کے فرمایا کہ تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور تمام معاملات زندگی میں رسول اللہ ﷺ کی فرمانبرداری کرو۔ ایسا ہی کرنے سے رحمت باری تعالیٰ تم پر سایہ فگن رہے گی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝﴾ (النور: ۵۶)

”اور مومنو! تم لوگ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

اگر کوئی شخص فرض نمازوں کے علاوہ نفل کا بھی اہتمام کرتا ہے تو وہ بھی رحمت الہی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا:

((رَحِمَ اللَّهُ إِمْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا)) ❶

”جو شخص نماز عصر سے قبل چار رکعتیں (نفل) کا اہتمام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔“

نماز یادِ الہی کا بہترین طریقہ ہے:

دن وہی دن ہے شب وہی شب ہے

جو تیری یاد میں گزر جائے

یادِ الہی کا بہترین طریقہ نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نزول وحی کے ابتدا میں ہی فرمایا:

﴿إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ ❷

(طہ: ۱۴)

”بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس لیے آپ

میری عبادت کیجیے اور مجھے یاد کرنے کے لیے نماز قائم کیجیے۔“

”سیدنا موسیٰ علیہ السلام“ ”مدین“ میں دس سال گزار کر اپنی بیوی کے ساتھ مصر کی طرف

روانہ ہوئے، تو مصلحتِ الہی کے مطابق کوہ طور کے قریب راستہ کھو بیٹھے، موسم سرما کی سرد

اندھیری رات تھی، انہیں روشنی اور آگ دونوں کی ضرورت تھی۔ کوہ طور کی طرف سے انہیں

آگ کی روشنی نظر آئی تو اپنی بیوی سے بطور خوشخبری کہا کہ تم یہیں رُکی رہو میں تمہارے لیے

آگ لے کر آتا ہوں، یا شاید وہاں کوئی آدمی مل جائے جو ہماری رہنمائی کرے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام جب آگ کے قریب پہنچے تو وہاں معاملہ ہی دوسرا تھا۔ وہاں وادی کے داہنے

جانب ایک درخت تھا جو بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ وہاں سے آواز آئی، اے موسیٰ! میں آپ کا رب

❶ سنن أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب الصلاة قبل العصر، رقم: ۱۲۷۱۔ سنن ترمذی، ابواب الصلاة،

باب ماجاء في الأربع قبل العصر، رقم: ۴۳۰۔ مسند أبو داؤد طیالسی، رقم: ۱۹۳۶۔ مسند أحمد: ۲/

۱۱۷۔ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ۴۷۳۔ شرح السنة، رقم: ۸۹۳۔ صحيح ابن خزيمة، رقم: ۱۱۹۳۔

صحيح ابن حبان، رقم: ۲۴۵۳۔ ابن خزيمة، ابن حبان اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہوں اور آپ سے مخاطب ہوں، اور آپ اس وقت مقدس وادی طویٰ میں کھڑے ہیں، اپنے رب کے لیے تعظیم و تواضع اور ادب کا اظہار کرتے ہوئے جوتے اتار دیجیے۔ یا مفہوم یہ ہے کہ اپنے جوتے اتار دیجیے تاکہ وادی مقدس کی برکات قدموں کے راستے آپ کے جسم میں سرایت کر جائیں۔ اور میں نے آپ کو اس زمانے کے تمام لوگوں کے درمیان چن لیا ہے اور اپنی پیغامبری کے لیے اختیار کر لیا ہے، اس لیے اب آپ پر جو وحی نازل ہونے جارہی ہے اسے غور سے سنئے اور اس کی ذمہ داری قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائیے۔ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اس لیے صرف میری عبادت کیجیے اور مجھے یاد کرنے کے لیے نماز قائم کیجیے۔ مفسرین لکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ اللہ کو یاد کرنے والا نہیں کہلاتا، بلکہ اس کا منکر ہے۔“ (تیسیر الرحمن، ص: ۸۹۰-۸۹۱)

اور سورۃ الاعلیٰ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اسی بندے کو کامیابی کی خبر سنائی ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ کر لیتا ہے یعنی اپنے آپ کو شرک و معاصی سے پاک کر لیتا ہے اور ہر لمحہ اور ہر گھڑی اپنے حقیقی خالق و مالک کی یاد میں رہتا ہے اور نیک اعمال کرتا ہے۔ اور خصوصاً نماز کی پابندی کرتا ہے جو کہ ایمان کی کسوٹی ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝﴾ (الأعلى: ۱۴، ۱۵)

”یقیناً وہ شخص کامیاب ہوگا جو (کفر و شرک سے) پاک ہو گیا۔ اور اپنے رب کا

نام لیتا رہا، پھر اس نے نماز پڑھی۔“

مزید برآں فرمایا کہ نماز قائم کرو، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، اور اللہ کو یاد کرو کہ اللہ کی یاد اور ذکر ہر چیز سے بڑا ہے، کیونکہ دراصل یادِ الہی ہی انسانوں کو بخش اور برے کاموں سے منع کرتی (روکتی) ہے:

﴿أَتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ

تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ﴾

(العنکبوت: ۴۵)

”آپ پر جو کتاب بذریعہ وحی نازل کی گئی ہے، اس کی تلاوت کیجیے، اور نماز قائم کیجیے، بے شک نماز بخشش اور برے کاموں سے روکتی ہے، اور یقیناً اللہ کی یاد تمام نیکیوں سے بڑی ہے۔“

اور نماز اسی لیے برائیوں سے روکتی ہے کہ اس کے ذریعہ اللہ کو یاد کیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نماز کو سورۃ الجمعہ میں ”ذکر“ سے تعبیر کیا گیا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ٩﴾ (الجمعة: ٩)

”اے ایمان والو! جمعہ کے دن جب نماز کے لیے اذان دی جائے، تو تم اللہ کو یاد کرنے کے لیے تیزی کے ساتھ لپکو، اور خرید و فروخت چھوڑ دو، اگر تم سمجھتے ہو تو ایسا کرنا تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔“

اسی طرح سورۃ النور میں بھی نماز کو ذکر سے تعبیر کیا گیا ہے:

﴿رَجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۚ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ٣٧﴾ (النور: ٣٧)

”ان رجال (لوگوں) کو کوئی تجارت اور کوئی خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی ہے، وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جب (مارے دہشت کے) لوگوں کے دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔“

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں یہ بیان ہے کہ اچھی جماعت وہی ہے جنہیں تجارت اور خرید و فروخت یاد اللہ یعنی اقامت نماز اور ادائیگی زکوٰۃ سے غافل نہیں کرتی۔ آیت میں ”ذکر اللہ“ اور ”اقام الصلوٰۃ“ کو ”واو“ عاطفہ کے ساتھ ذکر کیا ہے، جس کا معنی تفسیر کا ہے، یعنی معطوف ”اقام الصلوٰۃ“ اپنے معطوف علیہ ”ذکر اللہ“ کی تفسیر کر رہا ہے، معنی یوں ہوگا؛

”یادِ اللہ یعنی نماز قائم کرنا۔“

نماز اصلاحِ انسانیت کا باعث ہے:

نماز انسانیت کی اصلاح کا باعث بھی بنتی ہے، ذیل کی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کا کام کرنے والے لوگوں کو مصلحین (اصلاح یافتہ) قرار دیا ہے۔

(۱) کتاب اللہ پر سختی سے کاربند رہنے والے۔

(۲) اور نماز قائم کرنے والے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نَضِيعُ

أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ۝﴾ (الأعراف: ۱۷۰)

”اور جو لوگ اللہ کی کتاب پر سختی سے کاربند رہتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، تو ہم یقیناً ایسے نیک لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ہیں۔“

نماز باعثِ نور و ہدایت ہے:

ذیل کی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نمازیوں کو ہدایت یافتہ قرار دیا ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا يَعْزُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ

الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَحْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ

يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝﴾ (التوبة: ۱۸)

”اللہ کی مسجدوں کو صرف وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے ہیں، پس یہ لوگ اُمید ہے کہ ہدایت پانے والے ہیں۔“

اور سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سید ولد آدم، محمد رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا:

((وَالصَّلَاةُ نُورٌ)) ❶

”اور نماز نور (ہدایت) ہے۔“

نماز اخوت دینی کو قائم کرتی ہے:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي

الدِّينِ ۖ﴾ (التوبة: ۱۱)

”پھر اگر توبہ کر لیں، اور نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔“

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اخوت دینی کو قیام نماز سے معلق کر دیا ہے، لہذا اگر کوئی شخص نماز چھوڑ دے تو وہ اس اخوت سے خارج ہو گیا۔

نماز کی اہمیت کا انوکھا طریقہ:

شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، وہ اسے اس کے معبودِ برحق سے دُور ہٹانا چاہتا ہے، اس لیے وہ ناحق کو بھی حق بنا کر پیش کرتا ہے۔ طرح طرح کے وسوسے انسانوں کے دلوں میں ڈالتا ہے، اور انہیں اللہ سے دُور کرنے کے لیے اللہ کی یاد یعنی نماز سے بھی روکنا چاہتا ہے، ابلیس مردود کا مقصد اولادِ آدم علیہ السلام کی کثیر ترین تعداد کو گمراہ کرنا تھا تا کہ آدم علیہ السلام سے انتقام لے سکے جن کی وجہ سے وہ اللہ کی رحمت سے دُور کر دیا گیا، اور جب اللہ نے اسکی طلب ﴿أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ﴾ ”مجھے تو اس دن تک مہلت دے جب سب اٹھائے جائیں گے“ مان لی، ﴿قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ﴾ ”اللہ نے کہا، بے شک تجھے مہلت دے دی گئی“ تو عناد و تمرد میں اور آگے بڑھ کر کہا کہ جب تو نے مجھے گمراہ کر ہی دیا ہے تو

﴿لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۖ ۱۶﴾ ثُمَّ لَا تِيَهُهُمْ مِّنْ بَيْنِ

أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ

أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ۝ ۱۷﴾ (الأعراف: ۱۶، ۱۷)

”میں تیری سیدھی راہ پر ان کی گھات میں بیٹھا رہوں گا، پھر میں ان پر حملہ کروں گا، ان کے آگے سے، اور ان کے پیچھے سے، اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے، اور تو ان میں سے اکثر لوگوں کو شکر گزار نہ پائے گا۔“

حکمت الہی دیکھیے کہ ابلیس کا یہ ظن اور وہم واقعہ کے مطابق ہو گیا کہ اکثر و بیشتر مخلوق اس کے پیچھے لگ گئی۔ معبود حقیقی کی صفات غیر اللہ میں منوادیں اور قبر پرستی، ارواح پرستی، رسوم تعزیه داری، علم، خواجہ خضر کی ناؤ، قبروں پر عرضیاں، قبروں پر عرس، ناچ گانے، غیر اللہ کی نذر و نیاز، بزرگوں کے نام کے ورد و وظائف، فال گنڈے، بدشگونی اور عقیدہ نحوست، توہم پرستی، اصلی و نقلی قبروں کے سجدے اور طواف، ان پر پھولوں کی چادروں اور غلافوں کے علاوہ دیگر چڑھاوے..... نبی، ولی، پیر، شہید کو غیب دان جاننا، ان کی ارواح کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا وغیرہ ایسی سینکڑوں بدعات اور بد عقیدگیاں داخل اسلام کر دیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ سبا میں ارشاد فرمایا:

﴿وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ

الْمُؤْمِنِينَ ۝۲۰﴾ (السبا: ۲۰)

”اور ابلیس نے بنی آدم کے بارے میں اپنا گمان سچ کر دکھایا، پس مومنوں کی ایک جماعت کے علاوہ سب نے اس کی پیروی کی۔“

اسی لیے نبی برحق ﷺ نے شیطان سے تمام جہات سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے، سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سید المرسلین ﷺ درج ذیل دعا صبح و شام کبھی بھی نہیں چھوڑتے تھے:

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي .

اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَامْنِ رَّوْعَاتِي . اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِّنْ بَيْنِ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ
بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي)) ❶

”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل و عیال اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے، اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔ اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔“

اس دعا میں مظہر خلق عظیم ﷺ نے اللہ کے ذریعہ مردود شیطانوں کے شر سے پناہ مانگی ہے۔ لیکن انسانوں کو چاہیے کہ وہ ذکر الہی اور نماز سے نہ رکیں تاکہ اللہ رب العزت سے ان کا تعلق برقرار رہے، یہی درس اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں دیا ہے جو کہ نماز کی اہمیت کو بیان کرتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْبَيْسِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ❶﴾ (المائدة: ۹۱)

”بے شک شیطان شراب اور جوا کی راہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کرنا چاہتا ہے، اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دینا چاہتا ہے، تو کیا تم

❶ صحیح ابو داؤد، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح، رقم: ۵۰۷۴۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۸۷۱۔ مصنف ابن أبی شیبہ: ۱۰/۲۴۰۔ الأدب المفرد، للبخاری، رقم: ۱۲۰۰۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۹۶۱۔ مستدرک حاکم: ۱/۵۱۷۔ ابن حبان، حاکم اور علامہ البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے، اور ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔

لوگ (اب) باز آ جاؤ گے۔“

اور انسانیت کے محسن اعظم ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى؟ فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) ❶

”تم میں سے کوئی جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان پہنچ جاتا ہے، اس کو مغالطے میں مبتلا کر دیتا ہے، یہاں تک کہ اسے خبر ہی نہیں رہتی کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ چنانچہ جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت درپیش ہو تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔“

مزید رحمت عالم ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ: أَذْكَرَ كَذَا، أَذْكَرَ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى؟)) ❷

”شیطان تمہارے پاس نماز میں آ کر کہتا ہے فلاں فلاں کام یاد کرو، جن کا اسے (نمازی کو) پہلے وہم و گمان تک نہ تھا، حتیٰ کہ انسان کو وہ یہ بھی بھلا دیتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔“

اور حضور انور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ:

((إِذَا أَدْنَى بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ، فَإِذَا قُضِيَ التَّأْذِينَ أَقْبَلَ، فَإِذَا ثَوَّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ، فَإِذَا قُضِيَ

❶ صحیح البخاری، کتاب السہو، باب السہو فی الفرض والتطوع ۱۲۳۲۔ صحیح مسلم، کتاب

المساجد و مواضع الصلاة، باب السہو فی الصلاة والسجود له، رقم: ۳۸۹۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب فضل التاذین۔

التَّوْبَةُ أَقْبَلُ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ ، يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ ، حَتَّى يَظَلَّ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى؟ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)) ❶

”جب مؤذن نماز کی اذان دیتا ہے تو شیطان دُور بھاگتا ہے اور اس کی ہوائ نکلتی جاتی ہے، تاکہ وہ اذان کے الفاظ نہ سن لے۔ جب اذان ختم ہوتی ہے تو وہ واپس لوٹ آتا ہے، پھر جب اقامت ہوتی ہے تو بھاگ جاتا ہے، جب اقامت ختم ہوتی ہے تو واپس پلٹ آتا ہے، حتیٰ کہ انسان کے خیالات میں گھس جاتا ہے، اور اسے ایسی ایسی چیزیں یاد دلاتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں نہیں ہوتیں، حتیٰ کہ اسے یہ بھی خبر نہیں رہتی کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ جب تم میں سے کسی کے ساتھ یہ معاملہ ہو تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔“

نماز باعث سکون و اطمینان ہے:

جو شخص آخرت پر یقین رکھتا ہے، نماز میں اسے سکون ملتا ہے، اور جس کے دل کا میلان اللہ کی طرف نہ ہو، اس پر نماز بہت بھاری ہوتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ۝۴۵﴾ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلْقُوا رَبَّهُمْ وَآمَنُوا بِهِمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝۴۶﴾ (البقرة: ۴۵، ۴۶)

”اور مددלו صبر اور نماز کے ذریعے، اور یہ (نماز) بہت بھاری ہوتی ہے، سوائے ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں، جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں، اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔“

❶ صحیح البخاری، کتاب السہو، باب اذا لم يدر كم صلى الخ، رقم: ۱۱۷۴۔ صحیح مسلم،

کتاب الصلاة، باب فضل الاذان، رقم: ۳۸۹۔

اور امام الانبیاء، خاتم النبیین، محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:
 ((حُبِّ اِلٰی مِنْ دُنْيَاكُمْ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ
 فِی الصَّلَاةِ)) ❶

”دنیاوی چیزوں سے مجھے اپنی بیویاں اور خوشبو زیادہ پسندیدہ ہیں، اور نماز تو
 میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔“

آپ ﷺ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو فرماتے:

((یَا بَلَالُ! اَقِمِ الصَّلَاةَ ، اَرِحْنَا بِهَا)) ❷

”اے بلال! ہمیں نماز سے راحت پہنچاؤ۔“

نماز فجر اور مالِ غنیمت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا (جہادی) لشکر
 روانہ کیا جس نے بکثرت غنیمت حاصل کی اور بہت جلدی واپس لوٹا، ایک آدمی نے کہا:
 اے اللہ کے رسول! ہم نے کوئی ایسا لشکر نہیں دیکھا جو اس سے جلدی لوٹنے والا اور زیادہ
 غنیمت حاصل کرنے والا ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہارے لیے (ایسے
 لشکر کی) نشاندہی نہ کروں جو اس سے بھی جلدی لوٹنے والا اور زیادہ غنیمت حاصل کرنے
 والا ہے؟ ایک آدمی جو گھر میں اچھے انداز میں وضو کرتا ہے۔ پھر مسجد کی طرف جاتا ہے، نماز
 فجر ادا کرتا ہے پھر نماز چاشت کے لیے وہیں بیٹھا رہتا ہے (یہاں تک کہ وہ نماز صبحی پڑھ لیتا
 ہے) ایسا آدمی جلدی لوٹنے والا اور زیادہ غنیمت حاصل کرنے والا ہے۔ ❸

❶ مسند أحمد: ۱۲۸/۳، ۱۹۹۔ سنن نسائی، کتاب عشرة النساء، باب حب النساء، رقم:

۳۹۴۹۔ مستدرک حاکم: ۱۶۰/۲۔ صحیح الجامع الصغیر، رقم: ۳۱۲۴۔

❷ سنن أبو داؤد، کتاب الأدب، باب فی الصلاة العتمة، رقم: ۴۹۸۵۔ المشکاة، رقم: ۱۲۵۳۔ علامہ
 البانی رحمہ اللہ نے اس کو ”صحیح“ کہا ہے۔

❸ سلسلہ احادیث صحیحہ، رقم: ۲۵۳۱۔

نماز اور فکرِ آخرت:

مجھے بھی کچھ فکرِ آخرت ہو بہت ہی غفلت شعار ہوں میں
 رہا میں بیکار زندگی بھر بس اب تو مشغول کار ہوں میں
 ”آخرت“ سے مراد ہر وہ بات ہے جو موت کے بعد وقوع پذیر ہوگی۔ آخرت کی فکر،
 اور ایمان بالآخرۃ، ایمان کا ایک رکن ہے، آخرت پر یقین و ایمان آدمی کو نماز اور اس جیسے
 اعمال صالحہ پر ابھارتا اور عذابِ الہی سے ڈراتا ہے:

﴿الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ﴾ ۲ ﴿الَّذِينَ
 يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾ ۳
 وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۖ وَ
 بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ﴿۴﴾ (البقرة: ۱ تا ۴)

”آلہم، اس کتاب میں کوئی شک و شبہ نہیں، اللہ سے ڈرنے والوں کی راہنمائی
 کرتی ہے، جو غیبی امور پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور ہم
 نے ان کو جو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، اور جو ایمان لاتے
 ہیں اس کتاب پر جو آپ پر اتاری گئی، اور ان کتابوں پر جو آپ سے پہلے
 اتاری گئیں، اور جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ
 خَيْرٍ مَجْدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ ۱۱۰ (البقرة: ۱۱۰)
 ”اور نماز قائم کرو، اور زکاۃ دو، اور جو بھلائی بھی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے،
 اسے اللہ کے پاس پاؤ گے، اللہ تمہارے کاموں کو خوب دیکھ رہا ہے۔“

اور سورۃ النساء میں مومنین جو نماز قائم کرتے ہیں اور آخرت پر ان کا ایمان ہوتا ہے،

کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں بیان فرمایا:

﴿لَكِنَّ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا
أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ
الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ
أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ۱۶۲)

”لیکن ان میں سے علم راسخ رکھنے والے، اور ایمان دار لوگ اس کتاب پر
ایمان لاتے ہیں جو آپ پر اتاری گئی، اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری
گئی، اور جو نماز قائم کرنے والے ہیں، اور زکاۃ دینے والے ہیں اور اللہ
اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں، انہیں ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔“
آخرت میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا:

روز قیامت ہر کسی سے (حقوق اللہ میں سے) سب سے پہلا سوال نماز کے متعلق ہو
گا، یہ چیز بھی نماز کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ چنانچہ کائنات کے ہادی اعظم محمد رسول
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ.)) ❶

” (روز قیامت) بندے سے (حقوق اللہ سے) سب سے پہلے جس (عمل)
کا حساب لیا جائے گا، وہ نماز ہے۔“

کسی فارسی شاعر نے کیا خوب تصویر کشی کی ہے:

روزِ محشر کہ جاں گداز بود

اولیں پرش نماز بود

نماز تمام مشکلات کا حل ہے:

مرض بڑھتا نہیں مٹ جاتا ہے عشرت ان کا

جس نے دربار الہی سے شفا مانگی ہے

❶ مسند احمد: ۶۵/۴، رقم: ۱۶۶۱۴۔ مستدرک حاکم: ۲۶۳/۱۔ شیخ شعب الارناؤوط نے اس
کو ”صحیح“ کہا ہے۔

مشکل حالات میں نماز کا سہارا لینا چاہیے، جب اللہ تعالیٰ مددگار بن جائے تو پھر کیا مجال ہے کہ کوئی مشکل باقی رہ جائے، امام اعظم، محبوب سبحانی، ابوالقاسم محمد رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ:

((إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى)) ❶

”آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو نماز پڑھتے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلًا صَدْرَكَ غِنًى ، وَأَسَدَّ فَقْرَكَ ، وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا ، وَلَمْ أَسَدَّ فَقْرَكَ .)) ❷

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے ابن آدم! میری عبادت کے لیے خود کو فارغ کرو، یعنی توجہ اور دلجمعی سے میری عبادت کرو، میں تیرے سینے کو تو نگری سے بھر دوں گا، اور تیری محتاجی کو ختم کر دوں گا۔ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے ہاتھ کاموں میں الجھا دوں گا اور تیری مفلسی ختم نہ کروں گا۔“

نو مسلم کو سکھائی جانے والی پہلی چیز نماز ہے:

ہادیٰ کائنات، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو مسلم شخص کو سب سے پہلے نماز کی تعلیم دیا کرتے، چنانچہ ابوماک اُشجعی اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں کہ:

((وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ كَانَ أَوَّلَ مَا يُعَلِّمُنَا الصَّلَاةَ أَوْ قَالَ: عَلَّمَهُ الصَّلَاةَ .)) ❸

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نئے نئے مسلمان ہونے والے شخص کو سب سے پہلے نماز کی تعلیم دیتے تھے۔“

❶ سنن أبو داؤد، کتاب الصلاة، رقم: ۱۳۱۹۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

❷ سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله، رقم: ۲۴۶۶، صحيح الترمذی، رقم: ۲۰۰۶۔

❸ مسند البزار، رقم: ۳۳۸۴۔ مجمع الزوائد: ۲۹۳/۱۔ علامہ بیہقی فرماتے ہیں: اس کے راوی ”صحیح“ کے راوی ہیں۔

گھر والوں کو نماز کا حکم دینا:

نماز کی اہمیت کا اندازہ یہاں سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طہ: ۱۳۲)

”اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے اور خود بھی اس کی پابندی کیجیے۔“

اس لیے کہ مرد اپنے اہل خانہ کے بارے میں مسئول ہے:

((الرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.)) ❶

”مرد اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے، لہذا اپنی اس رعایا کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا۔“

جو شخص رات کو بیدار ہو اور نماز پڑھے، اور پھر اپنی بیوی کو بھی نماز کے لیے جگائے تو وہ رحمت الہی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَآيَقَطَ امْرَأَتَهُ، فَإِنْ أَبَتْ، نَضَجَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءُ، رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَآيَقَطَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبَى، نَضَجَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءُ)) ❷

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے، اور اپنی اہلیہ کو بھی جگائے، اور اگر وہ نہ اٹھے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے (تاکہ وہ بیدار ہو جائے) اللہ تعالیٰ اس عورت پر بھی رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے، اور اپنے خاوند کو بھی جگائے۔ پس اگر وہ انکار کرے تو وہ (اس کو بیدار کرنے کے لیے) اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔“

❶ صحیح بخاری، کتاب الجمعة في القرى والمدن، رقم: ۸۹۳۔

❷ سنن أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب قيام الليل، رقم: ۱۳۰۸۔ صحیح أبو داؤد، للألبانی: ۳۵۸/۱۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلِّيًا أَوْ صَلَّي رَكَعَتَيْنِ جَمِيعًا كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ .))^①

”جب کوئی آدمی رات کو اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے پھر وہ دونوں نماز پڑھتے ہیں یا دونوں اکٹھے دو رکعت نماز پڑھتے ہیں تو وہ ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیے جاتے ہیں۔“

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جب کوئی آدمی مسجد میں اپنی نماز مکمل کر لے تو اُسے چاہیے کہ وہ کچھ نماز گھر میں بھی پڑھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر و برکت نازل فرمائے گا۔“^②

اولاد کو نماز کی تعلیم دو:

دس برس کی عمر تک اگر بچہ نماز کا عادی نہ بنے تو اسے مار کر نماز پڑھوانی چاہیے۔ سیدنا لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو بوقت وفات وصیتیں کرتے ہیں، تو نماز کی بھی تاکید کرتے ہیں:

﴿يُبْنِيَّ أَقِمَّ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزَمِ الْأُمُورِ﴾ (لقمان: ۱۷)

”اے میرے بیٹے! نماز قائم کر، بھلائی کا حکم دے، اور برائی سے روک، اور تجھے جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کر، بے شک یہ سارے کام بڑی ہمت کے اور ضروری ہیں۔“

① صحیح سنن ابوداؤد، رقم: ۱۱۴۱۔ سنن نسائی: ۱/۴۱۳۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۳۳۵۔

② سلسلہ احادیث صحیحہ، رقم: ۱۲۹۲۔ صحیح مسلم، رقم: ۷۷۸۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۳۷۶۔

مسند احمد: ۳/۳۱۶، ۵۹/۳۔

سیدنا لقمان علیہ السلام کا اپنے بیٹے کے لیے ﴿يُنْسِي﴾ صیغہ تصغیر لانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اولاد کو بچپن ہی سے نماز کا عادی بنانا چاہیے اور ابتدائی طور پر تعلیم پیار سے ہو۔ مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

”آیت میں مذکورہ اعمال ”اقامة الصلوة، أمر بالمعروف و نہی عن المنکر اور صبر علی المصیبة“ کو بطور خاص اس لیے بیان کیا گیا ہے کہ یہ تمام عبادات اور امور خیر کی اساس ہیں۔“ (فتح القدیر: ۴/۲۳۹)

ابن جریج رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

”﴿إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾ کا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مذکورہ بالا امور اعلیٰ ترین اخلاق اور حصول نجات کے لیے اہم ترین اعمال ہیں۔“

(تفسیر قرطبی: ۱۴/۴۷)

دس برس کی عمر تک اگر بچہ نماز کا عادی نہ بنے تو اسے مار کر نماز پڑھوانی چاہیے، رہبر کامل، ہادی کائنات ﷺ نے فرمایا:

((مُرُّوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ)) ❶

”تم اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم کرو، جب دس برس کے ہوں جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو، اور ان کے بستر بھی الگ کر دو۔“

نماز کے فوائد:

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے ”زاد المعاد“ میں نماز کے کچھ فوائد بیان کیے ہیں، وہ اور کچھ مزید حسب ذیل ہیں۔ چنانچہ یاد رہے کہ نماز:

۱۔ حصول رزق کا باعث ہے۔ ۲۔ پریشانی سے نجات دیتی ہے۔

❶ سنن أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة، رقم: ۴۹۵۔ صحیح أبو داؤد، للآلبانی: ۱/۱۴۴-۱۴۵۔

- ۴۔ جان کے لیے فرحت بخش ہے۔
۵۔ جسم میں نشاط پیدا کرتی ہے۔
۶۔ شرح صدر کا ذریعہ ہے۔
۷۔ دل کو منور کرتی ہے۔
۸۔ عذابِ الہی سے حفاظت کا سبب ہے۔
۹۔ شیطان سے دُور رکھتی ہے۔
۱۰۔ محافظ صحت ہے۔
۱۱۔ بیماریوں کو رفع کرنے والی ہے۔
۱۲۔ چہرے کو منور کرتی ہے۔
۱۳۔ سستی و کاہلی کو دُور بھگاتی ہے۔
۱۴۔ قوائے جسم کو دوبالا کرتی ہے۔
۱۵۔ روح کی غذا ہے۔
۱۶۔ نعمتِ الہی کی محافظ ہے۔
۱۷۔ باعثِ خیر و برکت ہے۔
۱۸۔ اور رحمن کے قریب کرتی ہے۔
۱۹۔ خوفِ الہی کا درس دیتی ہے۔
۲۰۔ ذکرِ الہی کا ذریعہ ہے۔
۲۱۔ نمازِ جنت کی کنجی ہے۔
۲۲۔ رحمتِ الہی کے نزول کا ذریعہ ہے۔
۲۳۔ نمازِ نیکی ہے۔
۲۴۔ نمازِ برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔
۲۵۔ اللہ سے محبت کی علامت ہے۔
۲۶۔ نمازِ نعمتوں کی شکر گزاری ہے۔
۲۷۔ نماز بھلائی کا دروازہ ہے۔
۲۸۔ اللہ اور بندے کے درمیان رابطہ ہے۔
۲۹۔ نماز بندگی کا اظہار ہے۔
۳۰۔ نماز اللہ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔
۳۱۔ نماز باعثِ ہدایت ہے۔
۳۲۔ نماز سنتِ نبوی سے محبت کا اظہار ہے۔
۳۳۔ نماز فکرِ آخرت پیدا کرتی ہے۔
۳۴۔ نماز استغفار کا درس دیتی ہے۔
۳۵۔ نماز صبر و ثبات کا ذریعہ ہے۔
۳۶۔ نماز سے نصرتِ الہی حاصل ہوتی ہے۔
۳۷۔ نماز اصلاحِ انسانیت کا باعث ہے۔
۳۸۔ نماز رجوعِ الی اللہ کی طرف قدم ہے۔
۳۹۔ نماز اخوتِ دینی کو قائم کرتی ہے۔
۴۰۔ نماز گناہوں سے پاک ہونے کا ذریعہ ہے۔
۴۱۔ نماز شیطان سے دشمنی کا اظہار ہے۔
۴۲۔ نماز عذابِ قبر کے سامنے ڈھال ہے۔
۴۳۔ دنیا سے بے رغبتی اور تعلق باللہ کا ذریعہ ہے۔

باب نمبر 2

تارکِ نماز کا حکم

بے نماز اور شرک:

تارکِ نماز مشرک ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَ اتَّقُوهُ وَ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ لَا تَكُونُوا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ﴾ (۳۱) (روم: ۳۱)

”اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے (دین اسلام پر قائم رہو) اور اسی سے
ڈرو، اور نماز کو قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔“

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ کی حدیث
بالکل درست ہے کہ:

((تَرَكَ الصَّلَاةَ شِرْكٌ)) ❶

”نماز ترک کرنا شرک ہے۔“

اس معنی کی ایک اور حدیث سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے سنا
نبی مکرم ﷺ فرما رہے تھے کہ:

((إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ، وَبَيْنَ الشِّرْكِ، وَ الْكُفْرِ تَرَكَ الصَّلَاةَ)) ❷

❶ مصنف عبدالرزاق، رقم: ۵۰۰۹۔ کتاب الصلوة لمحمد بن نصر المروزی، رقم: ۸۸۹۔
اصول السنہ، للطبری، رقم: ۱۵۱۳۔ مسند أحمد: ۳۸۹/۳، رقم: ۱۵۱۸۳۔ شیخ شعبان نے اس کو
”صحیح“ کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۲۴۷۔ سنن ترمذی، کتاب الإیمان، رقم: ۲۶۱۹۔

”بے شک بندے اور شرک و کفر کے درمیان (فرق قائم کرنے والی چیز) نماز ہے۔“

اور سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو بیان فرماتے ہوئے سنا:

((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ الصَّلَاةُ، فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ.)) ❶

”بندے، کفر اور ایمان میں (فرق کرنے والی چیز صرف) نماز ہے، اسے ترک کرنے پر (بندہ) مشرک قرار پاتا ہے۔“

سیدنا یزید الرقاشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ، فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ.)) ❷

” (مومن) بندے اور مشرک کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے، پس جو شخص اسے چھوڑ دیتا ہے، وہ شرک کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔“

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ أَوْ الشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.)) ❸

”بندے اور کفر یا شرک کے درمیان (فرق قائم رکھنے والی چیز) ترک نماز ہے۔“

بے نماز اور نفاق:

نماز میں کسی طرح کی بھی سستی اور لا پرواہی منافقوں کے اوصاف میں شمار ہوتی ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

❶ شرح اصول اعتقاد اہل السنہ، رقم: ۱۵۲۱۔ صحیح الترغیب والترہیب، للألبانی: ۱/۳۶۷، رقم: ۵۶۶۔

❷ صحیح الترغیب والترہیب: ۱/۳۶۸، رقم: ۸۶۸۔

❸ کتاب الصلوٰۃ از محمد بن نصر المروزی، رقم: ۸۹۹۔ یہ روایت ”صحیح“ کہا ہے۔

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى يُزَآءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (النساء: ۱۴۲)

”بے شک منافقین اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، اور وہ انہیں دھوکہ میں ڈالنے والا ہے، اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو کابل بن کر کھڑے ہوتے ہیں، اور اللہ کو برائے نام یاد کرتے ہیں۔“

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

”ان (منافقین) کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ جب نماز کے لیے آتے ہیں تو بوجھل جسم کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ جیسے کسی نے انہیں اس کام پر مجبور کیا ہو، اس لیے کہ ان کی نیت نماز کی نہیں ہوتی، اور نہ اس پر ان کا ایمان ہوتا ہے، اور نہ ہی نماز کے ارکان و اعمال پر وہ غور و خوض کرتے ہیں۔ ان کا مقصد تو لوگوں کو دکھلانا ہوتا ہے تاکہ انہیں مسلمان سمجھا جائے، وہ اپنی نمازوں میں بہت کم اللہ کو یاد کرتے ہیں، نہ وہ خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں، اور نہ ان کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ زبان سے کیا پڑھ رہے ہیں۔“

حافظ ابن مردویہ رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ یہ بُری بات ہے کہ آدمی نماز میں سست کھڑا ہو، بلکہ اسے خوش و خرم اور شاداب چہرے کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے، اس لیے کہ بندہ نماز میں اپنے رب کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے، اور جب اسے پکارتا ہے تو اس کی پکار سنتا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ آیت دلیل ہے کہ نماز میں سستی کرنا منافق کی نشانی ہے۔“ (تیسیر الرحمن، ص: ۳۰۷)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی

ہے کہ یہ منافق کی نماز ہے، وہ بیٹھا رہتا ہے سورج (کے غروب ہونے) کا انتظار کرتا ہے جب سورج زرد ہو جاتا ہے، اور شیطان کے (سر کے) دونوں کناروں کے درمیان ہوتا ہے تو منافق (نماز کے لیے) کھڑا ہوتا ہے اور جلدی جلدی چار رکعت ادا کرتا ہے ان میں بہت ہی کم اللہ کا ذکر کرتا ہے۔^①

صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے۔“^②

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں بتلاؤں؟ وہ عصر کی نماز لیٹ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج غروب ہونے کے انتہائی قریب ہو جاتا ہے تو اس وقت پڑھتا ہے۔“^③

بے نماز اور کفر:

قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ ترک نماز کفر ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ))^④
 ”ایمان اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔“

ارشادات صحابہ رضی اللہ عنہم:

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک بھی ترک نماز کفر ہے، چنانچہ جامع ترمذی میں ہے:

① صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۴۱۲۔

② صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة العشاء فی الجماعة، رقم: ۶۵۷۔ صحیح مسلم،

کتاب المساجد، حدیث رقم: ۱۴۸۲۔

③ سلسلہ احادیث صحیحہ، رقم: ۱۷۴۵۔ سنن دارقطنی: ۱/۲۵۲، ۲۵۳۔ مستدرک حاکم: ۱/۱۹۵۔

④ سنن ترمذی، باب ما جاء فی ترك الصلاة، رقم: ۲۶۱۸۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۰۷۸۔ البانی رحمہ اللہ

نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

((كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرُونَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرَكُهُ كُفْرًا غَيْرَ الصَّلَاةِ)) ❶

”اصحاب محمد ﷺ ترک نماز کے علاوہ کسی دوسرے عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں گردانتے تھے۔“

امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں:

((مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ)) ❷

”جو کوئی نماز ادا نہ کرے وہ کافر ہے۔“

اور فقیہ الامۃ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ كَفَرَ)) ❸

”جس کسی نے نماز ترک کی، اس نے کفر کیا۔“

مفسر قرآن، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ)) ❹

”جس نے نماز ترک کر دی، تحقیق اس نے کفر کیا۔“

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ:

((مَنْ لَمْ يُصَلِّ فَهُوَ كَافِرٌ)) ❺

”نماز ادا نہ کرنے والا کافر ہے۔“

اقوال سلف صالحین:

ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

❶ سنن ترمذی، باب ما جاء فی ترك الصلاة، رقم: ۲۶۲۲۔ صحیح الترغیب والترہیب: ۲۲۷/۱،

❷ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم: ۷۷۲۲، ۳۱۰۷۵۔ رقم: ۵۶۴۔

❸ معجم کبیر، للطبرانی، رقم: ۸۹۳۹۔ الشریعہ، للآجری، رقم: ۱۳۳۔

❹ تمہید، لابن عبدالبر: ۲۲۵/۴۔ کتاب الصلاة از محمد نصر، رقم: ۹۳۹۔

❺ تمہید لابن عبدالبر: ۲۲۵/۴۔

((تَرَكَ الصَّلَاةَ كُفْرًا، لَا يُخْتَلَفُ فِيهِ.)) ❶

”نماز ترک کرنا کفر ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔“

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَنْ آخَرَ صَلَاةً حَتَّى يَفُوتَ وَقْتُهَا مُتَعَمِّدًا مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ فَقَدْ

كَفَرَ.)) ❷

”جو شخص بغیر عذر جان بوجھ کر نماز کو لیٹ کرتا ہے حتیٰ کہ اس کا وقت گزر جائے،

تو یقینی طور پر وہ کافر ہے۔“

صدقہ بن فضل رحمہ اللہ سے تارک نماز کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا، وہ کافر ہے۔ ❸

شیخ صالح عیثمین رحمہ اللہ کا فتویٰ:

شیخ ابن عیثمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جو لوگ اسلام کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن نماز اور روزہ کی پابندی کم ہی کرتے

ہیں، تو ان کے بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ اگر یہ لوگ رمضان کے

روزے اس لیے نہیں رکھتے کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ روزہ واجب نہیں ہے

بلکہ یہ تو ایک بدنی ریاضت ہے، اور انسان کو اختیار ہے کہ چاہے روزے رکھے

یا نہ رکھے، تو یہ لوگ کافر ہیں کیونکہ انہوں نے فرائض اسلام میں سے ایک فرض

کا انکار کیا ہے، اور جہالت کی وجہ سے انہیں معذور بھی قرار نہیں دیا جاسکتا

کیونکہ اسلامی معاشرہ میں رہ رہے ہیں۔

اگرچہ یہ روزہ کی فرضیت اور وجوب کا عقیدہ تو رکھتے ہیں، لیکن عملاً روزہ نہیں

رکھتے تو یہ نافرمان ہیں، اور اہل علم کے رائج قول کے مطابق انہیں کافر قرار

نہیں دیا جائے گا۔

❶ الصلاة، لابن القيم، ص: ۵۳.

❷ السنة، للمروزی، رقم: ۹۷۸.

❸ الصلاة، لابن القيم، ص: ۵۳.

اگرچہ یہ نماز بالکل نہیں پڑھتے تو یہ کافر ہیں خواہ نماز کے وجوب کا اقرار کریں یا انکار، کیونکہ اس صورت میں ان کا کفر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی سورہ توبہ میں ارشاد ہے:

﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ﴾ (التوبة: ۱۱)

”پھر اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز پڑھیں، اور زکوٰۃ دینے لگیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔“

سورہ مریم میں ارشاد ہے:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ۝﴾

(مریم: ۵۹-۶۰)

”پھر ان کے بعد چند ناخلف ان کے جانشین ہوئے، جنہوں نے نماز کو (چھوڑ دیا گویا کہ اسے) کھو دیا، اور خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے، سو عنقریب ان کو گمراہی (کی سزا) ملے گی۔ ہاں! جس نے توبہ کی، اور ایمان لایا، اور عمل نیک کیے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا۔“

یہاں استدلال سورہ مریم کی اس دوسری آیت کریمہ سے ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے نماز ضائع کرنے والوں اور خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے والوں میں سے ان لوگوں کو مستثنیٰ قرار دیا، جو توبہ کریں اور ایمان لے آئیں۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ نماز ضائع اور خواہشات نفس کی پیروی کرتے وقت وہ مسلمان نہیں ہیں، اور یہ استدلال پہلی آیت سے ہے جو سورہ توبہ کی آیت ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور مشرکین کے درمیان ثبوتِ اخوت کے لیے تین شرطیں قرار دی ہیں، اور وہ یہ ہیں:

۱: وہ شرک سے توبہ کر لیں۔

۲: نماز قائم کریں۔

۳: زکوٰۃ ادا کریں۔

اگر وہ شرک سے توبہ کر لیں، لیکن نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کریں تو وہ ہمارے بھائی نہیں ہیں۔ اور یاد رہے! دینی اخوت کی نفی صرف اس وقت ہوتی ہے جب کوئی مومن مکمل طور پر دائرہ دین سے خارج ہو جائے۔ فسق کے ساتھ اس اخوت کی نفی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ آیت قصاص میں ہے:

﴿فَمَنْ عَفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبَاعُ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ﴾ (البقرہ: ۱۷۸)

”اور قاتل کو اس کے (مقتول) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کر دیا جائے، تو (وارث مقتول کو) پسندیدہ طریق سے (قرار داد کی) پیروی (یعنی مطالبہ خون بہا) کرنا اور (قاتل کو) خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔“

اس آیت میں عداً قتل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے مقتول کا بھائی قرار دیا ہے، حالانکہ قتل عداً بھی اکبر الکبائر میں سے ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ سے ثابت ہے:

﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَبِدًا فُجِّرَ آوُهُ جَهَنَّمَ خُلِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعْنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾ (النساء: ۹۳)

”اور جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے، جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا۔ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا، اور ایسے شخص کے لیے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

یہ آیت کریمہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ایمانی اخوت کی نفی کفر سے کم تر درجہ کے کسی جرم کی وجہ سے نہیں ہوتی۔

ترک نماز سے جب دینی اخوت کی نفی ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ سورہ توبہ کی آیت سے واضح ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ ترک نماز ”کُفْرٌ دُونَ كُفْرٍ“ یا یہ ”فسق“ نہیں ہے۔ ورنہ اس

سے دینی اخوت کی نفی نہ ہوتی، جس طرح قتلِ مومن سے نفی نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا تم تارکِ زکوٰۃ کو بھی کافر قرار دو گے۔ جیسا کہ سورۃ توبہ کی اس آیت کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے، تو ہم کہیں گے کہ ہاں! بعض اہل علم نے تارکِ زکوٰۃ کو بھی کافر قرار دیا ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت یہی ہے، لیکن ہمارے نزدیک رائج بات یہ ہے کہ تارکِ زکوٰۃ کافر نہیں ہے۔ ہاں، البتہ اس کے لیے سزا بہت سخت ہوگی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور نبی کریم ﷺ نے اپنی سنت میں بیان فرمایا ہے، مثلاً حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے، جس میں نبی مکرم ﷺ نے مانعین زکوٰۃ کی سزایان کرتے ہوئے آخر میں فرمایا:

((ثُمَّ يَرَىٰ سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ .)) ❶

”پھر وہ اپنے راستہ کو جنت کی طرف دیکھے گا یا جہنم کی طرف۔“

تو یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ مانع زکوٰۃ کافر نہیں ہے، کیونکہ اگر وہ کافر ہوتا تو پھر اس کا راستہ جنت کی طرف نہ ہوتا، تو اس حدیث کا منطوق آیت توبہ کے مفہوم سے مقدم ہے کیونکہ منطوق مفہوم سے مقدم ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ اُصول فقہ میں معروف ہے۔

سنت سے تارک نماز کے کفر کی دلیل نبی ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

((إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرَكَ الصَّلَاةَ .)) ❷

”یقیناً بندے اور شرک و کفر کے درمیان فرق ترک نماز سے ہے۔“

اور سیدنا بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ

ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

((الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)) ❸

❶ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب اثم مانع الزکاة، ح: ۹۸۷.

❷ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ، رقم: ۸۲.

❸ سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی ترک الصلاۃ، ح: ۲۶۲۱۔ سنن نسائی، کتاب

الصلاۃ، باب الحکم فی تارک الصلاۃ، رقم: ۴۶۴۔ مسند احمد: ۳/۵، ۳۵۵۔ علامہ البانی رحمہ اللہ

نے اس کو ”صحیح“ کہا ہے

”ہمارے اور ان (ذمیوں) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، پس جس نے نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہو گیا۔“

یہاں کفر سے مراد وہ کفر ہے، جو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے نماز کو مومنوں اور کافروں کے درمیان حد فاصل قرار دیا ہے، اور ظاہر ہے ملت کفر اور ملت اسلام دو الگ الگ ملتیں ہیں، تو جو شخص عہد نماز کی پابندی نہ کرے وہ کافروں میں سے ہے۔“ ❶

تارک نماز بے دین ہے:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا دِينَ لَهُ.)) ❷

”جس نے نماز چھوڑ دی، اس کا کوئی دین، مذہب نہیں۔“

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ لَا دِينَ لَهُ.)) ❸

”تارک نماز کا کوئی دین نہیں۔“

اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا دِينَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ.)) ❹

”بے نماز کا کوئی دین، مذہب نہیں ہے۔“

تارک نماز کا اہل و مال ہلاک ہو گیا:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کا

❶ فتاویٰ اسلامیہ، کتاب الصلاة: ۴۷۶/۱-۴۷۹۔ طبع دار السلام، لاہور۔

❷ المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۸۹۴۲، صحیح الترغیب والترہیب للألبانی۔

❸ التاریخ الکبیر، للبخاری: ۹۵/۷۔

❹ المعجم الصغیر، للطبرانی، رقم: ۶۰۔ ”اسنادہ صحیح“

مال اور اس کا اہل ہلاک ہو گیا۔^①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کافروں کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے جس طرح انہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ سے روکے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔“^②

تارک نماز بے ایمان ہوتا ہے:

مجاہد بن جبیر نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں آپ لوگوں کے نزدیک اعمال میں سے کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی کیا چیز تھی؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا: ((الصَّلَاةُ)) ”نماز۔“^③

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ.))^④

”بے نماز کا کوئی ایمان نہیں ہے۔“

تارک نماز کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں:

ابو یوسف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے برسرِ ممبر ارشاد فرمایا:

((لَا إِسْلَامَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ.))^⑤

”جو شخص نماز نہیں ادا کرتا، اس کا کوئی اسلام نہیں۔“

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ:

① سنن دارمی، رقم: ۱۲۶۶.

② سنن دارمی، رقم: ۲۶۸۔ صحیح بخاری، رقم: ۵۵۲۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۴۱۶.

③ صحیح الترغیب والترہیب، للألبانی.

④ اصول السنة، للطبری، رقم: ۱۵۳۶۔ التمهید، لابن عبد البر: ۲۲۵/۴۔ کتاب الصلاة، محمد

بن نصر، رقم: ۹۵۴۔ صحیح الترغیب والترہیب، رقم: ۵۷۴.

⑤ کتاب الصلاة، محمد بن نصر، رقم: ۹۳۰.

((لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ لَا صَلَاةَ لَهُ .))^❶
 ”جس شخص کی نماز نہیں، اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔“

تارک نماز کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں:

((وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ .))^❷

”سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے عصر کی نماز کو ترک کیا، اس کے اعمال ضائع ہو گئے۔“

تارک نماز سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اٹھ جاتی ہے:

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے انتہائی مخلص دوست (امام الناصحین) رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی:

((لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِعَتْ وَحُرِّقَتْ ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا ، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ ، وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ .))^❸

”تم اللہ کے ساتھ کسی غیر کو شریک نہ ٹھہرانا، چاہے تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا تجھے (آگ میں) جلا دیا جائے، اور فرض نماز کو بھی قصد نہ چھوڑنا، کیونکہ جس نے فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑا، اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ (حفاظت) اٹھ گئی، اور شراب مت پینا کیونکہ یہ ہر برائی کا دروازہ کھولنے والی چیز ہے۔“

❶ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب المغازی، رقم: ۳۸۲۲۹۔ سنن دارقطنی، رقم: ۱۷۲۶۔

❷ صحیح بخاری، کتاب مواقیات الصلاة، رقم: ۵۵۳۔

❸ سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، رقم: ۴۰۳۴۔ ارواء الغلیل، رقم: ۲۰۸۶، التعلیق

الرغیب: ۱/۹۵۱۔ مشکوٰۃ المصابیح، رقم: ۵۸۰۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

بے نماز متکبر ہے:

کل جس سر کو غرور تھا تاجوری کا
آج اُس سر پہ عالم ہے نوحہ گری کا
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول عظیم ﷺ کی زبانی یہ تعلیم دی کہ میرے بندو! تم سب مجھے
پکارو! میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا، اس لیے کہ تم سب میرے بندے ہو، اور میں تمہارا
رب ہوں، پروردگارِ عالم کا ارشاد ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ
عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ ذُخْرَيْنَ ۖ﴾ (المؤمن: ۶۰)

”اور تمہارے رب نے کہہ دیا ہے، تم سب مجھے پکارو، میں تمہاری دعائیں
قبول کروں گا، بے شک جو لوگ کبر کی وجہ سے میری عبادت نہیں کرتے، وہ
عنقریب ذلت و رسوائی کے ساتھ جہنم میں داخل ہوں گے۔“

مذکورہ بالا آیت کریمہ کے آخر میں فرمایا کہ جو لوگ بوجہ کبر میری عبادت (نماز
وغیرہ) سے انکار کرتے ہیں، اور مجھے پکارتے نہیں، وہ نہایت ہی ذلیل و رسوا کر کے جہنم
میں پھینک دیے جائیں گے یعنی ایسا صرف متکبر اور کافر ہی کر سکتا ہے۔

جو شخص بے حسی کے عالم میں مر گیا اور استکبار کے ساتھ اکڑا، اور نماز نہیں پڑھی، ایسے
لوگوں کا ٹھکانہ جہنم بتلانے کے بعد اللہ رب العزت نے فرمایا:

﴿فَلَا صَدَقَ وَلَا صَلَّى ۚ وَلَكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۖ﴾ (القیامۃ: ۳۱، ۳۲)

”پس اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی، بلکہ جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔“

ایک دوسرے مقام پر مشرکین مکہ کو خطاب کیا کہ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ اللہ، اس کے
رسول اور قرآن پاک پر ایمان نہیں لاتے، اور اپنے گناہوں سے تائب ہو کر دائرہ اسلام
میں داخل نہیں ہو جاتے۔ اور انہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب ان کے سامنے قرآن مجید کی
تلاوت کی جاتی ہے تو وہ تکبر کرتے ہیں، اور رب العالمین کے لیے عجز و انکساری کا اظہار

کرتے ہوئے سجدہ ریز نہیں ہوتے:

﴿مِمَّا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ﴾ (الانشقاق: ۲۰-۲۱)

”انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے ہیں، اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ (تکبر سے) سجدہ نہیں کرتے ہیں۔“

اللہ قادر اور قدیر نے قارون، فرعون اور ہامان کو بھی ان کے کفر و استکبار کے سبب ہلاک و تباہ کر دیا، ان کے پاس سیدنا موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی واضح اور کھلی نشانیاں لے کر آتے تھے، توحید کی دعوت پیش کی، اللہ کے عذاب سے ڈرایا اور اس کی عبادت کی طرف بلایا، لیکن انہوں نے استکبار کی راہ اختیار کی اور ایک معبودِ برحق اللہ تعالیٰ کی عبادت و پرستش کا انکار کر دیا، تو وہ اللہ تعالیٰ سے بچ کر کہاں جاسکتے تھے؟

﴿وَقَارُونُ وَفِرْعَوْنُ وَهَامْنُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ۝﴾ (العنکبوت: ۳۹)

”اور ہم نے قارون، فرعون اور ہامان کو بھی ہلاک کر دیا تھا، اور موسیٰ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے، لیکن انہوں نے زمین پر تکبر کی راہ اختیار کی، اور وہ ہم سے بچ کر نہیں نکل سکتے تھے۔“

اس کے برعکس مومنین کی علامت یہ بیان فرمائی کہ وہ اپنے رب کے لیے نماز پڑھتے ہیں، عبادت کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝﴾ (السجدة: ۱۵)

”بے شک ہماری آیتوں پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں، جنہیں جب ان آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر جاتے ہیں، اور وہ اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں، اور تکبر نہیں کرتے۔“

ڈاکٹر لقمان سلفی حفظہ اللہ اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے مومنین و مخلصین کا ذکر کیا ہے کہ ہماری آیتوں پر حقیقی معنوں میں وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں قرآن کریم کی تلاوت کر کے جب نصیحت کی جاتی ہے تو اپنے دل کی طہارت اور فطرت کی پاکیزگی کی وجہ سے ان نصیحتوں کو فوراً قبول کر لیتے ہیں، اور قرآن کریم کا ان پر ایسا اثر پڑتا ہے کہ نعمت اسلام پر شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر جاتے ہیں، اپنے رب کی پاکی اور اس کی حمد و ثناء بیان کرتے ہیں، اور اہل مکہ کی طرح اس کی عبادت سے قطعاً منہ نہیں موڑتے ہیں، بلکہ زندگی بھر اطاعت و بندگی کے جذبے اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ اس کی عبادت کرتے رہتے ہیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ یہ آیت نماز پنجگانہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی، اور ((سَبِّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ)) سے مراد یہ ہے کہ وہ حالت سجدہ میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ وَبِحَمْدِهِ)) کہتے ہیں۔ اور ((وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ)) سے مراد یہ ہے کہ وہ مومنین دیگر مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے سے کبر و نخوت کی وجہ سے گریز نہیں کرتے۔“ (تیسیر الرحمن، ص: ۱۱۶۸)

سورة الاعراف میں فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ﴾ (الأعراف: ۲۰۶)

”بے شک (جو فرشتے) آپ کے رب کے پاس ہیں، وہ اس کی عبادت سے تکبر کی وجہ سے انکار نہیں کرتے ہیں، اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور اس کے لیے سجدہ کرتے رہتے ہیں۔“

”فرشتے رات دن خشوع و خضوع کے ساتھ (ذکر الہی میں) مشغول رہتے ہیں، اور کبھی بھی نہیں تھکتے، اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، اور اس کے حضور سجدہ کرتے رہتے

ہیں، اور اس سے مقصود مومنوں کو ترغیب دلانا ہے کہ وہ بھی فرشتوں کی طرح کثرت سے اللہ کو یاد کرتے رہیں، تسبیح و تہلیل میں مشغول رہیں، نماز پڑھیں اور رکوع و سجود کرتے رہیں۔

اس آیت کی تلاوت کے بعد قاری اور غور سے سننے والے، دونوں کے لیے قبلہ رُخ ہو کر سجدہ کرنا مشروع ہے، اور افضل یہ ہے کہ سجدہ کرنے والا با وضو ہو۔ قرآن کریم میں یہ پہلا سجدہ ہے۔“ (تیسیر الرحمن، ص: ۵۱۷)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ ، فَزَدَحِمُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدًا لِحَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ .)) ❶

”نبی کریم ﷺ (غیر حالت نماز میں) کوئی سجدہ والی سورت پڑھتے تو سجدہ کرتے اور ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے، اور بوجہ ازدھام لوگ اپنی پیشانی کے لیے جگہ نہیں پاتے تھے کہ جہاں وہ سجدہ کریں۔“

”تمام فرشتے بھی اس کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں، اس کی عبادت و نماز سے تکبر کرتے ہیں، اور نہ ہی اس سے تھکتے ہیں، شب و روز اس کی تسبیح پڑھتے رہتے ہیں، جیسا کہ کوئی شخص ہر حال میں سانس لیتا رہتا ہے، اور ہر گھڑی اس کی پلک جھپکتی رہتی ہے، اور جب تک زندہ رہتا ہے کبھی بھی ان دونوں کاموں میں تھکن محسوس نہیں کرتا، بالکل اسی طرح فرشتے ہر حال میں تسبیح پڑھتے رہتے ہیں، ایک لمحہ کے لیے بھی انقطاع نہیں ہوتا، اور یہ بات ان کے لیے ایسا امر طبعی ہے کہ کبھی بھی اس سے تھکن محسوس کرتے۔“

(تیسیر الرحمن، ص: ۹۲۱-۹۲۲)

❶ صحیح بخاری، ابواب سجود القرآن و سننہا، رقم: ۱۰۷۶، صحیح مسلم، کتاب المساجد،

﴿وَلَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝ يُسَبِّحُوْنَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝﴾

(الأنبياء: ۱۹-۲۰)

”اور آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے سب اسی کی ملکیت میں ہے، اور جو فرشتے اس کے پاس ہیں، اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں، وہ شب و روز تسبیح پڑھتے ہیں، سستی نہیں کرتے ہیں۔“

ترک نماز جہنم میں لے جاتا ہے:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بیان فرمایا ہے کہ گنہگاروں کو جہنم میں لے جانے والا پہلا سبب نماز کا چھوڑنا ہے۔ ”اصحاب الیمین“ اس دن جنت کی ان نعمتوں، راحتوں اور آسائشوں۔ جن کا ادراک کوئی شخص اس دنیا میں نہیں کر سکتا۔ میں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے آپس میں باتیں کریں گے، یہاں تک کہ بات اُن مجرموں تک پہنچ جائے گی جو دنیا میں اللہ اور اس کے آخر الزماں پیغمبر ﷺ کے باغی تھے، اور جن کی موت کفر و شرک پر ہوئی تھی، تو اہل جنت ایک دوسرے سے کہیں گے کیوں نہ جہنم میں جھانک کر اُن کا حال معلوم کیا جائے، چنانچہ انہیں درمیانِ جہنم میں عذاب شدید میں مبتلا پائیں گے، اور اُن سے دریافت کریں گے کہ تمہارے کون سے کرتوتوں نے تمہیں جہنم میں پہنچا دیا ہے؟ تو وہ جہنمی کہیں گے:

﴿قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمَصْلِيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نَطْعِمُ الْمُسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَكْذِبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ حَتَّىٰ اَتَانَا الْيَقِيْنُ ۝﴾ (المدرثر: ۴۳-۴۷)

”ہم (دنیا میں اللہ کے لیے) نماز نہیں پڑھتے تھے، اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، اور (دین اسلام، قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف) بات بنانے والوں کے ساتھ ہم بھی بات بنایا کرتے تھے، اور ہم قیامت کے دن کی تکذیب

محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرتے تھے۔ (ہمارا یہی حال رہا) یہاں تک کہ موت نے ہمیں آدبوچا۔“
 ان مجرموں سے جب کہا جاتا تھا کہ تم لوگ دین حق کو قبول کرلو، اللہ کے لیے نماز پڑھو
 اور اس کے لیے خشوع و خضوع اختیار کرو، تو ان کی گردنیں اکڑ جاتی تھیں، اس لیے اللہ
 تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ اس دن ان جیسوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہوگی۔
 ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۝ وَيَلَّيْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝﴾

(المرسلات: ۴۸-۴۹)

”اور ان سے جب کہا جاتا تھا کہ تم لوگ (نماز کے لیے) رکوع کرو تو وہ رکوع
 نہیں کرتے تھے، اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ”ویل“ ہوگی۔“
فائدہ: یاد رہے کہ ”ویل“ جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔ ①

اور سیدنا سمیرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (حدیث روایا میں) رسالت مآب ﷺ سے روایت
 کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
 ((أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ
 عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ)) ②
 ”جس شخص کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ حافظ قرآن تھا، مگر قرآن سے غافل
 ہو گیا تھا، اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جایا کرتا تھا۔“

یعنی نہ تو وہ نماز عشاء پڑھتا تھا اور نہ فجر کے لیے بیدار ہوتا، حالانکہ اس نے قرآن
 مجید پڑھا اور حفظ کیا تھا، مگر اس کے مطابق عمل نہیں کیا، بلکہ اُسے بھلا دیا، آج جہنم میں اس
 کو یہ سزا مل رہی ہے کہ اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا۔

تارک نماز آخرت میں شفاعت سے محروم رہے گا:

نماز کے تارکین، مجرمین آخرت میں شفاعت کاروں کی شفاعت سے محروم رہیں

① سنن ترمذی، ابواب التفسیر، رقم: ۳۳۷۷-۳۵۴۶۔ مستدرک حاکم، رقم: ۳۹۲۷۔

② صحیح بخاری، کتاب التہجد، رقم: ۱۱۴۳۔

گے۔ دوسرے لفظوں میں اس طرح کہہ لیں کہ وہ سفارش کے حقدار نہیں ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ رب کائنات کسی نبی یا فرشتے کو ان کے لیے شفاعت کرنے کی اجازت ہی نہیں دے گا،

لہذا کوئی ایسی سفارش نہیں پائی جائے گی جو ان کے کام آئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فِي جَنَّةٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فِيهَا ثَمَرٌ كَثِيرٌ ۚ وَلَا يَصْلَوْْنَهَا إِلَّا الَّذِينَ كَانُوا يَتَّقُونَ ۚ وَالَّذِينَ كَانُوا يَقُولُونَ ۚ مَا سَلَكُوكُمْ فِي سَقَرٍ ۚ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْبَاصِلِينَ ۚ وَلَمْ نَكُ نَطْعُمُ الْمُسْكِينِ ۚ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَاطِئِينَ ۚ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بَيَّوْمِ الدِّينِ ۚ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ۚ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۚ﴾ (المدرثر: ۴۰-۴۸)

”یہ لوگ جنتوں میں ہوں گے، پوچھیں گے مجرمین سے، تمہیں کس چیز نے جہنم میں پہنچا دیا۔ وہ کہیں گے، ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔ اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اور (اسلام کے خلاف) بات بنانے والوں کے ساتھ ہم بھی بات بنایا کرتے تھے۔ اور ہم قیامت کے دن کی تکذیب کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہماری موت آگئی۔ پس (اُس وقت) شفاعت کرنے والوں کی شفاعت ان کے کام نہیں آئے گی۔“

تارک نماز روز قیامت قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا:

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک روز) نماز کے متعلق گفتگو کی اور فرمایا:

((مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا ، لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأَبِي بَنْ خَلْفٍ)) ❶

❶ مسند أحمد، رقم: ۶۵۷۶ - سنن دارمی، رقم: ۳۰۱ - صحیح ابن حبان، رقم: ۱۴۶۷ - ابن حبان نے اسے ”صحیح“ اور شیخ شعیب نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

”جس نے (پانچ) وقت نماز کی حفاظت کی، نماز روزِ قیامت اس کے لیے نور، برہان اور (ذریعہ) نجات ہوگی، اور جس کسی نے (پانچ وقت) نماز کی حفاظت نہ کی تو روزِ قیامت (نماز) اس کے لیے نہ دلیل، نہ نور اور نہ ہی (وسیلہ) نجات ہوگی۔ اور وہ (بے نماز شخص) قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ (جہنم میں) ہوگا۔“

امام ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے ”الصلاة وحکم تارکھا، ص: ۳۶، ۳۷“ میں یہ حدیث نقل کرنے کے بعد یوں رقم کیا ہے: ”تارکِ نماز کا خاص طور پر ان چار آدمیوں کے ساتھ جہنم میں جانے کا سبب یہ ہے کہ یہ چاروں کفر کے سردار ہیں۔ یہاں پر ایک عظیم نقطہ ہے کہ تارکِ نماز مال، ملک، ریاست یا تجارت کی وجہ سے نماز ترک کرتا ہے، جو کوئی مال کے سبب نماز ترک کرے گا وہ قارون کے ساتھ ہوگا، اور جو کوئی ملک اور بادشاہت کی خاطر نماز چھوڑے گا وہ فرعون کے ساتھ ہوگا، اور جو شخص حکومتی ذمہ داریوں کے سبب نماز ترک کرے گا وہ ہامان کے ساتھ ہوگا۔ اور تجارتی عذر بہانے کر کے نماز ترک کرنے والا (مشہور کافر) ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“

اسلامی حکومت کی خصوصیت:

صاحب اقتدار لوگوں کا یہ فریضہ منبھی ہے کہ وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیں۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝﴾

(الحج: ۴۱)

”جنہیں ہم جب سرزمین کا حاکم بناتے ہیں تو وہ نماز قائم کرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں، اور برائی سے روکتے ہیں اور تمام امور کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔“

لیکن اگر وہ فریضہ نماز کو ترک کر دیں تو ان سے لڑائی کو شریعت جائز قرار دیتی ہے۔ چنانچہ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”صحیح مسلم میں (سیدہ) اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَتَكُونُ أَمْرَاءَ فَتَعْرِفُونَهُ وَتُنَكِّرُونَهُ ، فَمَنْ عَرَفَ بَرِيءٌ ،
وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِيمٌ ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟
قَالَ: لَا مَا صَلُّوْا.)) ❶

”عنقریب کچھ ایسے امراء ہوں گے کہ جن کو تم پہچانو گے بھی اور انکار بھی کرو گے، جس نے پہچان لیا وہ بری ہو گیا، اور جس نے انکار کر دیا وہ سلامت رہا، لیکن جو شخص ان سے راضی ہو گیا اور جس نے ان کی پیروی کی (وہ ہلاک ہو گیا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”کیا ہم ان سے لڑائی نہ کریں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (تم ان سے لڑائی نہ کرو۔)“

اور حدیث سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ میں ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

((خِيَارُ أَيْمَتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيَحِبُّونَكُمْ ، وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ ، وَشِرَارُ أَيْمَتِكُمُ الَّذِينَ تَبْغِضُونَهُمْ وَيَبْغِضُونَكُمْ ، وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نُنَابِذُهُم بِالسَّيْفِ؟ قَالَ: لَا ، مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ .)) ❷

”تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرو، وہ تم سے محبت کریں، وہ تمہارے لیے دعا کریں اور تم ان کے لیے دعا کرو۔ اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں کہ تم ان سے بغض رکھو، وہ تم سے بغض رکھیں، تم ان پر لعنت بھیجو اور وہ تم

❶ صحيح مسلم، كتاب الأمانة، باب وجوب الإنكار على الأمراء فيما يخالف اشرع ، حديث

رقم: ۱۸۵۴.

② صحيح مسلم، كتاب الأمانة، باب خيار الأئمة وشرارهم، رقم: ١٨٥٥.

پر لعنت بھیجیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”کیا ہم تلوار کے ساتھ انہیں ختم نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں جب تک وہ نماز قائم رکھیں۔ (ان کے خلاف تلوار نہ اٹھاؤ۔)“

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ کی بیعت کی۔ ہم نے یہ بیعت کی کہ ہم پسندیدگی اور ناپسندیدگی میں، مشکل اور آسانی میں اور اپنے اوپر ترجیح دیئے جانے کی صورت میں بھی سماع و طاعت کا مظاہرہ کریں گے، اور اہل لوگوں سے حکومت نہیں چھینیں گے۔ اسی سلسلہ میں فرمایا:

((إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ.)) ❶

”ہاں! الا یہ کہ تم حکمرانوں کی طرف سے صریح کفر کا ارتکاب دیکھو، اور تمہارے پاس اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برہان ہو۔“

کتاب و سنت میں کوئی ایسی دلیل موجود نہیں ہے، جس سے یہ معلوم ہو کہ تارک نماز کافر نہیں ہے، یا یہ معلوم ہو کہ وہ مومن ہے، یا یہ معلوم ہو کہ وہ جنت میں داخل ہوگا، یا یہ معلوم ہو کہ وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ اس سلسلہ میں جو وارد ہے، وہ ایسی نصوص ہیں جو توحید اور ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کی شہادت کی فضیلت پر دلالت کرتی اور اس کا ثواب بیان کرتی ہیں، اور یہ نصوص یا تو کسی ایسے وصف کے ساتھ مقید ہیں، جس کے ساتھ ترک نماز ممکن نہیں یا یہ معین حالات کے بارے میں وارد ہیں، جن میں انسان ترک نماز کے لیے معذور ہوتا ہے یا یہ عام ہیں اور انہیں تارک نماز کے کفر کے دلائل پر محمول کیا جائے گا، کیونکہ تارک نماز کے کفر کے دلائل خاص ہیں، اور خاص عام سے مقدم ہوتا ہے، جیسا کہ اصول حدیث اور اصول فقہ میں ایک معروف اصول ہے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے، کیا یہ جائز نہیں کہ تارک نماز کے کفر پر دلالت کرنے والی نصوص کو اس بات پر محمول کیا جائے کہ ان سے مراد وہ شخص ہے جو نماز کے وجوب کا انکار کرتے

ہوئے اس کو ترک کرے؟ ہم عرض کریں گے کہ نہیں یہ تاویل جائز نہیں، کیونکہ اس میں دو رکاوٹیں ہیں، اس وصف کا ابطال لازم آتا ہے، جسے شریعت نے معتبر قرار دیا اور جس کے مطابق حکم عائد کیا ہے۔ یعنی شریعت نے ترک نماز پر کفر کا حکم لگایا ہے اور یہاں یہ نہیں کہا کہ جو کوئی نماز کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے ترک کرے وہ کافر ہے، اور پھر اقامت نماز کی بنیاد پر دینی اخوت کو قائم کیا ہے، اور یہ نہیں کہا کہ دینی بھائی وہ ہیں جو نماز کے وجوب کا اقرار کریں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی نہیں فرمایا کہ اگر وہ توبہ کر لیں اور وجوب نماز کا اقرار کر لیں تو..... اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ آدمی اور شرک و کفر کے درمیان فرق وجوب نماز کے اقرار کی وجہ سے ہے کہ جو اس کے وجوب کا انکار کرے، وہ کافر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ﷺ کی یہ مراد ہوتی تو اس سے روگردانی اس بیان کے خلاف ہوتی، جسے قرآن نے پیش کیا ہے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ (النحل: ۸۹)

”اور ہم نے آپ پر (ایسی) کتاب نازل کی ہے کہ (اس میں) ہر چیز کا (مفصل) بیان ہے۔“

اور جس کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ ط﴾ (النحل: ۴۴)

”اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں پر نازل ہوئے ہیں، وہ ان پر ظاہر کر دو۔“

اس میں دوسری رکاوٹ یہ ہے کہ اس سے ایک ایسے وصف کا اعتبار لازم آتا ہے، جسے شریعت نے منافی حکم قرار نہیں دیا۔ نماز پنجگانہ کے وجوب کا انکار موجب کفر ہے، اس شخص کے لیے جو جہالت کی وجہ سے معذور ہو خواہ نماز پڑھے یا نہ پڑھے، مثلاً ایک شخص اگر پانچوں نمازوں کو تمام شروط، ارکان، واجبات اور مستحبات سمیت ادا کرے لیکن وہ کسی عذر

کے بغیر ان نمازوں کے وجوب کا منکر ہوگا تو وہ کافر ہوگا، حالانکہ اس نے نماز کو ترک نہیں کیا، تو اس سے معلوم ہوا کہ نصوص کو اس بات پر محمول کرنا کہ ان سے مراد وہ شخص ہے جو وجوب نماز کا انکار کرتے ہوئے ترک کرے، صحیح نہیں ہے، جب کہ صحیح اور حق بات یہ ہے کہ تارک نماز کافر ہے اور وہ اپنے اس کفر کے باعث ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ابن اُبی حاتم کی اس روایت میں اس کی صراحت ہے، جو (سیدنا) عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((أَوْصَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَتْرَكُوا الصَّلَاةَ عَمَدًا، فَمَنْ تَرَكَهَا عَمَدًا مُتَعَمِّدًا، فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِمْلَةِ.)) ❶

”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، قصد و ارادہ سے نماز ترک نہ کرو، کیونکہ جو شخص قصد و ارادہ سے جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے، تو وہ ملت سے خارج ہو جاتا ہے۔“

نیز اگر ہم اسے ترکِ انکار پر محمول کریں تو پھر نصوص میں نماز کو بطورِ خاص ذکر کا کوئی فائدہ نہ ہوگا، کیونکہ یہ حکم تو نماز، زکوٰۃ، حج اور ان تمام امور کے لیے عام ہے جو دین کے واجبات و فرائض میں شمار ہوتے ہیں، کیونکہ ان میں سے کسی ایک کا اس کے وجوب کے انکار کی وجہ سے ترک موجب کفر ہے، بشرطیکہ انکار کرنے والا جہالت کی وجہ سے معذور نہ ہو۔

جس طرح سمعی اثری دلیل کا تقاضا ہے کہ تارک نماز کو کافر قرار دیا جائے، اسی طرح عقلی نظری دلیل کا بھی تقاضا ہے، اور وہ اس طرح کہ جو شخص دین کے ستون نماز ہی کو ترک کر دے تو اس کے پاس پھر ایمان کیسے باقی رہا؟ نماز کے بارے میں اس قدر ترغیب آئی ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر عاقل مومن اس کے ادا کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے، اور اس کے ترک کے بارے میں اس قدر وعید آئی ہے، جس کا ہر عاقل مومن سے تقاضا یہ ہے کہ وہ اس کے ترک سے اور اسے ضائع کرنے سے مکمل احتیاط برتے، کیونکہ اگر اسے ترک اور

ضائع کر دیا گیا تو اس کا تقاضا یہ ہوگا کہ پھر ایمان باقی نہ رہے!

جہاں تک اس مسئلہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول کا تعلق ہے تو جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے یہ ہے، بلکہ کئی ایک علماء نے کہا ہے کہ اس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے کہ تارک نماز کافر ہے۔ عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ:

((كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرَكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ)) ①

”حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اعمال میں سے ترک نماز کے سوا اور کسی عمل کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔“

مشہور امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ تارک نماز کافر ہے، اور نبی کریم ﷺ کے دور سے لے کر آج تک اہل علم کی یہی رائے ہے کہ جو شخص قصد و ارادہ سے بغیر کسی عذر کے نماز چھوڑ دے، حتیٰ کہ اس کا وقت ختم ہو جائے تو وہ کافر ہے۔

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ (سیدنا) عمر، عبد الرحمن بن عوف، معاذ بن جبل، ابو ہریرہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی ثابت ہے کہ تارک نماز کافر ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کسی نے اس مسئلہ میں ان کی مخالفت بھی نہیں کی۔

علامہ منذری نے ”الترغیب والترہیب“ میں امام ابن حزم کا یہ قول نقل کیا ہے، اور انہوں نے اس سلسلہ میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ مزید نام بھی شمار کروائے ہیں۔ مثلاً (سیدنا) عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس، جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم اور غیر صحابہ کرام میں سے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، عبد اللہ بن مبارک، نخعی، حکم بن عتیہ، ایوب سختیانی، ابو داؤد طیالسی، ابوبکر بن ابی شیبہ، زہیر بن حرب رحمۃ اللہ علیہم اور بہت سے دیگر

① سنن ترمذی، کتاب الإیمان، باب ماجاء فی ترک الصلاۃ، رقم: ۲۶۲۲۔ حاکم نے اس کو ”شیخین کی شرط پر صحیح“ قرار دیا ہے۔

علماء کا بھی یہی مذہب ہے۔

میں کہتا ہوں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مذہب بھی یہی ہے، اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول بھی یہی ہے جیسا کہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کریمہ ﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ﴾ کی تفسیر میں ذکر فرمایا ہے۔ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ”کتاب الصلوٰۃ“ میں لکھا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں ایک قول یہی ہے، اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

اگر کہا جائے کہ اس کا کیا جواب ہے، جس سے تارک نماز کو کافر نہ سمجھنے والوں نے استدلال کیا ہے؟ اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ جن دلائل سے انہوں نے استدلال کیا ہے، ان کی اس موضوع پر اصلاً دلالت ہی نہیں ہے، کیونکہ یا تو یہ ایسے وصف سے مقید ہیں کہ اس کے ساتھ ترک نماز کی تکفیر کے دلائل کے ساتھ ان کی تخصیص کر دی جائے گی۔ تارک نماز کو کافر قرار نہ دینے والوں نے جن دلائل سے استدلال کیا ہے، وہ ان مذکورہ بالا چار حالتوں سے خالی نہیں ہیں۔

یہ مسئلہ بہت اہم اور عظیم مسئلہ ہے۔ انسان پر واجب ہے کہ وہ اپنی ذات کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور نماز کی حفاظت کرے، تاکہ اس کا شمار بھی ان لوگوں میں سے ہو، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝
وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ
وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝﴾ (المؤمنون: ۱-۶)

”بلاشبہ امان والے رستگار (کامیاب) ہو گئے، جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں، اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑتے رہتے ہیں، اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں سے (یا کنیزوں سے) جو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں۔“ ❶

نماز نہ پڑھنے کے نقصانات:

مذکورہ دلائل و براہین کی روشنی میں ظاہر ہوتا ہے کہ:

- ❶ نماز سے لاپرواہی و بربادی کا سبب ہے۔
- ❷ نماز چھوڑنا کفر ہے۔
- ❸ نماز چھوڑنا شرک ہے۔
- ❹ ترک نماز نفاق بھی ہے۔
- ❺ ترک نماز دراصل تکذیب دین ہے۔
- ❻ بے نماز کا فرعون، ہامان اور قارون کے ساتھ حشر ہوگا۔
- ❼ تارک نماز کا کوئی دین، ایمان نہیں۔
- ❽ بے نماز فاسق و فاجر ہے۔
- ❾ بے نماز کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔
- ❿ بے نماز شیطان کا بندہ ہے۔
- ⓫ ترک نماز جہنم میں لے جاتا ہے۔
- ⓬ نماز سے دوری، رحمت الہی سے دُوری ہے۔
- ⓭ ترک نماز بے سکونی کا باعث ہے۔
- ⓮ تارک نماز سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اُٹھ جاتی ہے۔
- ⓯ ترک نماز تکبر کی علامت ہے۔
- ⓰ تارک نماز کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔
- ⓱ تارک نماز کا اہل و مال برباد ہو جاتا ہے۔



باب نمبر: 3

نماز سے قبل

ذیل کی سطور میں ہم اُن اہم اُمور کا تذکرہ کرنے لگے ہیں جن کا نماز کی ادائیگی سے قبل نماز کے لیے اہتمام کرنا ضروری ہے، ان میں سے بعض تو شروطِ نماز کی حیثیت رکھتے ہیں کہ ان کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔ اور بعض اُمور کی حیثیت شروط کی سی تو نہیں، البتہ ان کی عدم موجودگی میں نماز میں روحانیت نہیں رہتی۔ پس وہ نماز ایسی ہی ہوتی ہے، جیسے بے روح جسم ہوتا ہے، لہذا نماز نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع، حالت طہارت اور ایمان و توحید کی حالت میں سنت نبوی ﷺ کے مطابق ادا کرنی چاہیے۔

فصل نمبر 1

نماز سنت نبوی ﷺ کے مطابق پڑھنا

نماز سنت کے مطابق پڑھنا فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)) ①

”تم نماز اس طرح پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔“

اس حدیث کی تفسیر میں امام ابن حزم رحمہ اللہ کا قول انتہائی مناسب رہے گا، فرماتے ہیں:

”سنت نبوی ﷺ کے مطابق نماز پڑھنا فرض ہے۔“ ②

یہی وجہ ہے کہ مظہرِ خلقِ عظیم، محمد رسول اللہ ﷺ نے ہر ممکنہ کوشش کی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کو نماز پڑھتا دیکھیں، اور نماز کا طریقہ یاد کر لیں۔ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ کے منبر پاک کے تین درجے تھے۔ سید المرسلین ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے، اور آپ نے تکبیر تحریمہ کہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ ﷺ کی

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۶۳۱۔

② محلیٰ ابن حزم۔

اقتداء میں تکبیر تحریمہ کہی، رکوع بھی محسن اعظم ﷺ نے منبر پر کیا۔ اس کے بعد نبی برحق ﷺ نے سر اٹھایا اور البتہ سجدہ کرنے کے لیے پچھلے پاؤں اترے اور منبر کے اصل میں سجدہ فرمایا، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو کر سرور کائنات ﷺ لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”میں نے منبر پر قیام، رکوع وغیرہ اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری اقتداء کرو اور میرے نماز ادا کرنے کی کیفیت کا تمہیں پتہ چل جائے۔“^①

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اپنی مجالس میں ایک دوسرے کو نماز سنت نبوی ﷺ کے عین مطابق پڑھنے کی اہمیت سے آگاہ کرتے رہتے۔ محدثین نے اپنی کتب میں اسی چیز پر زور دیا ہے کہ نماز آپ ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقہ کے مطابق پڑھی جائے، امام بخاری رحمہ اللہ اپنی ”صحیح، کتاب الاذان“ میں باب باندھتے ہیں:

((بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يَرِيدُ إِلَّا أَنْ يَعْلَمَهُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ))

”باب کوئی شخص صرف یہ بتلانے کے لیے کہ آنحضرت ﷺ نماز کیونکر

پڑھتے تھے اور آپ کا طریقہ کیا تھا، نماز پڑھائے تو کیسا ہے؟“

اور اس کے تحت سیدنا ابو قلابہ رحمہ اللہ کی سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کردہ حدیث لائے ہیں، فرماتے ہیں کہ، ”سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ایک دفعہ ہماری مسجد میں تشریف لائے، اور فرمایا کہ میں تم لوگوں کو نماز پڑھاؤں گا۔ اور میری نیت نماز پڑھنے کی نہیں ہے، میرا مقصود صرف اور صرف یہ ہے کہ تمہیں نماز کا وہ طریقہ سکھا دوں جس طریقہ سے نبی کریم ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے۔“^②

اور جہاں تک خلاف سنت نماز پڑھنے کا تعلق ہے، تو دیکھئے! سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن ایمن کو خلاف سنت نماز پڑھتا دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں: ((اَعِدْ صَلَاتَكَ))..... ”تم نماز دوبارہ پڑھو۔“

① صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ۸۱۸، ۸۲۴۔ طبقات ابن سعد: ۱/ ۲۵۳۔

② صحیح بخاری، رقم: ۶۱۷۔

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے جب ایک ایسے آدمی کو دیکھا جو رکوع و سجود میں صرف اعتدال کا خیال نہیں رکھتا، اور خلاف سنت کر رہا ہے، تو فرمایا کہ اگر تمہاری موت اسی حال میں ہوگئی تو تمہاری موت ملت محمدیہ پر نہیں ہوئی۔^①

لہذا نماز میں سنت نبوی ﷺ کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

سنت رسول ﷺ کی اہمیت

دنیا کی عمر میری اسلام میں ہو پوری
سنت پہ جان دے دوں بدعت نہیں گوارا

قرآن کی روشنی میں:

۱۔ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (٦٥)

(النساء: ٦٥)

”تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تنازعات میں آپ کو حاکم تسلیم نہ کریں، پھر آپ جو فیصلہ کریں اس کے متعلق اپنے دلوں میں گھٹن بھی محسوس نہ کریں، اور اس فیصلہ پر پوری طرح سر تسلیم خم نہ کر دیں۔“

۲۔ ﴿مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَ الرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ وَ حَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾ (النساء: ٦٩)

”اور جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرتا ہے، تو ایسے لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء کرام، صدیقین، شہیدوں اور

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۹۱۔

صالحین کے ساتھ، اور رفیق ہونے کے لحاظ سے یہ لوگ کتنے اچھے ہیں۔“

۳۔ ﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ﴾ (النساء: ۸۰)

”جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور اگر کوئی منہ موڑتا ہے تو ہم نے آپ کو ان پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا۔“

۴۔ ﴿وَمَا أَتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ۖ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۖ﴾ (الحشر: ۷)

”اور جو کچھ تمہیں رسول دے، وہ لے لو، اور جس سے روکے، اس سے رک جاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ یقیناً سخت سزا دینے والا ہے۔“

۵۔ ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۚ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ ۚ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ إِيْمَانَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرءُوفٌ رَحِيمٌ ۖ﴾ (البقرہ: ۱۴۳)

”اور اسی طرح (مسلمانو!) ہم نے تمہیں متوسط امت بنایا تاکہ تم دنیا کے لوگوں پر گواہ ہو، اور رسول تم پر گواہ ہو، اور ہم نے آپ کے لیے پہلا قبلہ (بیت المقدس) اس لیے بنایا تھا کہ ہمیں معلوم ہو کہ کون رسول کی اتباع کرتا ہے، اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے، قبلہ کی تبدیلی ایک بڑی بات تھی مگر ان لوگوں کے لیے (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی، اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہ کرے گا، وہ تو لوگوں کے حق میں بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔“

۶۔ ﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ

لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣١﴾ (آل عمران: ۳۱)

”کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا رحیم ہے۔“

۷۔ ﴿رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾ (آل عمران: ۵۳)

”اے ہمارے رب! ہم نے مان لیا جو تو نے نازل کیا ہے، اور ہم نے رسول کی پیروی کی ہے، لہذا ہمارے نام گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔“

پس معلوم ہوا کہ اختلافی امور میں جب تک رسول کریم ﷺ کے فیصلہ کو دل و جان سے تسلیم نہ کیا جائے، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ آپ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری سے بندہ روز قیامت انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی رفاقت حاصل کر لے گا۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت درحقیقت اطاعت الہی ہے۔ اتباع رسول ﷺ سے بندہ اللہ کا محبوب بندہ بن جاتا ہے اور یہ اہل ایمان کی بڑی صفات میں سے ہے۔

جب کہ رسول کریم ﷺ کی نافرمانی، اور آپ کی سنت سے دُوری کی وجہ سے انسان جہنم میں چلا جائے گا۔ آپ کی مخالفت نفاق کی دلیل ہے۔ جہالت کی علامت ہے اور باعث ذلت و رسوائی ہے، جیسا کہ ذیل کی آیات کریمہ سے واضح ہو رہا ہے۔

۸۔ ﴿وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا ۖ وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾ (النساء: ۱۴)

”اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے، اور اللہ کی حدود سے آگے نکل جائے، اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اسے رسوا کرنے والا عذاب ہوگا۔“

۹۔ ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَىٰ الرَّسُولِ رَأَيْتِ الْهَافِظِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا﴾ (النساء: ۶۱)

محکمہ دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کی ہے، اور رسول کی طرف آؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ کے پاس آنے سے گریز کرتے ہیں۔“

۱۰۔ ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَىٰ الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۖ وَ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝﴾ (المائدہ: ۱۰۴)

”اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور آؤ رسول کی طرف، تو کہتے ہیں ہمیں تو وہی کچھ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے، خواہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ جانتے ہوں، اور نہ ہی ہدایت پر ہوں۔“

۱۱۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ۝﴾

(المجادلہ: ۲۰)

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یقیناً یہی لوگ ذلیل تر ہیں۔“

۱۲۔ ﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَ نُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَ سَاءَ ثَمَّ مَصِيرًا ۝﴾ (النساء: ۱۱۵)

”جو شخص ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ اختیار کرے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیتے ہیں جدھر کا اس نے رخ کیا ہے، پھر ہم اسے جہنم میں جھونکیں گے جو بدترین ٹھکانہ ہے۔“

سنت رسول ﷺ احادیث کی روشنی میں:

۱۔ ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطًّا ثُمَّ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قَالَ: هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هَذِهِ سَبِيلٌ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ. وَقَرَأَ ﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ﴾ (الآية .) ❶

”سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ایک خط کھینچا اور فرمایا: ”یہ اللہ کا راستہ ہے“ پھر اس کے دائیں اور بائیں خطوط کھینچے اور فرمایا: ”یہ رستے شیطان کے ہیں، اور ان میں سے ہر رستے پر شیطان ہے جو ان رستوں کی طرف بلاتا ہے، اور یہ آیت پڑھی (بے شک یہ سیدھا راستہ میرا ہے، پس اس کی پیروی کرو۔)“

۲۔ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.)) ❷

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میں تمہیں حکم دوں اس کو لے لو، اور جس چیز سے منع کروں اس سے باز آ جاؤ۔“

۳۔ ((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ. وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَالَّةٌ)) ❸

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمد و ثناء کے بعد، سب سے بہترین بات ”کتاب اللہ“ ہے، اور بہترین سیرت محمد ﷺ کی سیرت ہے، اور سب سے بدترین کام وہ ہیں جو اپنی طرف سے وضع کیے جائیں،

❶ مسند أحمد: ۴۳۵/۱۔ سنن دارمی: ۶۷/۱۔ صحيح ابن حبان، رقم: ۷، ۶۔ مستدرک حاکم: ۳۱۸/۲۔ ابن حبان، حاکم اور شیخ شعیب نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ سنن ابن ماجہ، بَابُ اتِّبَاعِ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رقم: ۱۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۸۵۰۔

❸ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، بابُ تَحْفِيفِ الصَّلَاةِ وَالْخُطْبَةِ، رقم: ۸۶۷۔

اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

فائدہ: معلوم ہوا جو کام سنت کے خلاف ہو وہ بدعت ہے، جو کہ سراسر گمراہی ہے۔ پس سنت ہدایت ہے، لہذا عمل صالح، نماز اور روزہ سنت کے عین مطابق ہو اور صرف اسی میں ہی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

۴۔ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كُلُّ أُمَّتٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبِي. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! وَمَنْ يَا أَبَى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبِي.)) ❶

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری تمام امت جنت میں جائے گی، مگر جس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یا رسول اللہ! کون ہے جو جنت میں جانے سے انکار کرے؟ نبی رحمت نے فرمایا: ”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا، اور جس نے میری نافرمانی کی، پس تحقیق اس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔“

۵۔ ((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٌ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَهُمْ تَقَالُوهَا فَقَالُوا: وَآيَنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَا أَنَا فَإِنِّي أَصَلَّى اللَّيْلِ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أَفْطِرُ، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا، أَمَا وَاللَّهِ! إِنِّي لَا أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَاتَّقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأَفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَاتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.)) ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ، رقم: ۷۷۰.

❷ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النکاح، رقم: ۵۰۶۳.

”سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات سے ملے، اور نبی رحمت ﷺ کی عبادت کے متعلق سوال کیا، اور جب انہیں نبی مکرم ﷺ کی عبادت کے متعلق خبر دی گئی تو انہوں نے اس عبادت کو معمولی سمجھا، اور انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا نسبت ہے، آپ کے تو اللہ نے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں، ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ رات بھر نفل ادا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ دن بھر کا روزہ رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ پس نبی اکرم ﷺ ان کے پاس گئے اور آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ خبردار اللہ کی قسم! میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا، اور پرہیزگار ہوں، اس کے باوجود روزہ رکھتا ہوں اور کبھی نہیں بھی رکھتا، میں رات کو نوافل ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، پس جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔“

۶۔ ((عَنِ الْعَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، وَإِيَّاكُمْ مُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بُسْتِي وَسُنَّةُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ)) ①

”سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو (میرے بعد) زندہ رہے گا وہ بہت سارے اختلاف دیکھے گا۔ تم دین میں نئے کاموں سے بچو، کیوں کہ یہ گمراہی ہے تم میں سے جو اس کو

① سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الاخذ بالسنة واجتناب البدعة: ۷۶۷۶۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

پائے اس پر لازم ہے میری سنت کو لازم جانے، اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑے، اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑے۔“

ائمہ اربعہ اور اتباع سنت:

نہ لو قول ائمہ گر حدیثوں سے ہو متصادم
امامان شریعت کی یہی ہم کو وصیت ہے!

(۱) امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ المتوفی ۱۵۰ھ ارشاد فرماتے ہیں:

((إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي)) ❶

”جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔“

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ایک قول اس طرح ہے کہ:

((إِذَا قُلْتُ قَوْلًا يَخَالِفُ كِتَابَ اللَّهِ وَخَبَرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتْرَكُوا قَوْلِي)) ❷

”جب میں کوئی ایسی بات کہوں جو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ

کی احادیث کے خلاف ہو تو میری بات کو چھوڑ دو۔“

ان اقوال سے ثابت ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ قرآن و حدیث کو اپنی بات پر مقدم کرتے تھے، اور جو بات خلاف قرآن و سنت ہوتی، اس سے رجوع کر لیتے تھے۔ اس لیے

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے یہ اعلان فرمایا:

((لَا يَحِلُّ لْأَحَدٍ أَنْ يَأْخُذَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ آيِنَ أَخَذْنَاهُ)) ❸

”کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ ہماری بات کو لے۔ جب تک کہ اسے یہ

معلوم نہ ہو جائے کہ یہ بات ہم نے کہاں سے لی ہے؟“

❶ رد المحتار علی الدر المختار، لابن عابدین: ۱/ ۶۸۔ ❷ ایقاظ ہم اولی الابصار، ص: ۵۰۔

❸ الانتقاء فی فضائل الثلاثة الائمة الفقهاء، ص: ۱۴۵۔ البحر الرائق: ۶/ ۲۹۳۔ تاریخ یحییٰ بن

معین بحوالہ صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص: ۴۶۔

(۲) امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ:

امام مالک رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أٌخْطِئُ وَأُصِيبُ، فَانْظُرُوا فِي رَأْيِي، فَكُلُّ مَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوهُ، وَكُلُّ مَا يَخَالِفُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَاتْرُكُوهُ.)) ❶

”یقیناً میں ایک انسان ہوں، میری بات غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی، لہذا میری رائے میں نظر دوڑاؤ، اور جو بات تمہیں کتاب و سنت کے موافق لگے، اسے لے لو، اور جو کتاب و سنت کے مخالف ہو اسے ترک کرو۔“

امام مالک رحمۃ اللہ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

((لَيْسَ أَحَدٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَيُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ وَيُتْرَكُ، إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.)) ❷

”نبی ﷺ کے بعد (علاوہ) ہر شخص کی بات قبول بھی کی جاسکتی ہے اور رد بھی کی جاسکتی ہے، (مگر امام الانبیاء ﷺ کی بات کو قبول ہی کیا جائے گا۔ رد نہیں کیا جاسکتا)“

امام مالک رحمۃ اللہ کے شاگرد عبداللہ بن وہب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مجلس میں سنا کہ امام مالک رحمۃ اللہ سے دوران وضوء پاؤں کی انگلیوں کے خلال سے متعلق سوال کیا گیا، تو انہوں نے جواب دیا کہ (اہل مدینہ) لوگوں کا اس پر عمل نہیں ہے۔ عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں: میں نے امام مالک سے اس وقت بات نہ کی۔ جب لوگ چلے گئے تو میں نے آپ سے کہا: ہمارے پاس اس مسئلہ میں ایک سنت ہے۔ تو یہ سن کر انہوں نے کہا، وہ کیا ہے؟ تو میں نے لیث

❶ الجامع لابن عبدالبر ۳۲/۲ - أصول الاحکام لابن حزم ۱۴۹/۶ - الايقاظ، ص: ۷۲ - صفة صلاة النبي، للألبانی، ص: ۴۸.

❷ ارشاد السالك، لابن عبدالحادی: ۲۲۷/۱ - صفة صلاة النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ص: ۴۹.

بن سعد اور عبداللہ بن لہیعہ اور عمرو بن حارث اور یزید بن عمر و المعافری از ابو عبد الرحمن کے طریق سے سند بیان کی کہ صحابی رسول ﷺ مستور بن شداد القرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذُلُّكَ خِنْصَرَهُ مَا بَيْنَ رَجُلَيْهِ . فَقَالَ : ”إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ حَسَنٌ ، وَمَا سَمِعْتُ بِهِ قَطُّ إِلَّا السَّاعَةَ . ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يُسَالُّ ، فَيَأْمُرُ بِتَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ . “)) ❶

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے تھے۔ تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: ”بے شک یہ حدیث حسن ہے، اور میں نے آج سے پہلے یہ حدیث نہیں سنی۔“ جناب عبداللہ بن وہب فرماتے ہیں: ”پھر اس کے بعد جب بھی آپ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا، تو میں نے انہیں انگلیوں کے خلال کرنے کا فتویٰ دیتے سنا۔“

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ امام مالک رحمہ اللہ حدیث رسول اللہ ﷺ سن کر اپنی بات پر ڈلے نہیں رہتے تھے، بلکہ حدیث کے سامنے سر تسلیم خم کر کے اسے اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیتے تھے۔

مصور کھینچ وہ نقشہ جس میں یہ صفائی ہو

ادھر فرمان محمدؐ ہو ادھر گردن جھکائی ہو

(۳) امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ:

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى مَنْ اسْتَبَانَ لَهُ سُنَّةٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَدْعَهَا لِقَوْلِ أَحَدٍ .)) ❷

”مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس کسی کے لیے رسول مقبول ﷺ کی سنت واضح ہو جائے تو اس کے لیے حلال نہیں کہ اسے کسی کے قول کی وجہ سے چھوڑ دے۔“

مزید فرماتے ہیں:

((إِذَا وَجَدْتُمْ فِي كِتَابِي خِلَافَ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُولُوا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَعُوا مَا قُلْتُ.))^①
 ”جب تم میری کتاب میں کوئی خلاف سنت بات دیکھو تو تم رسول کریم ﷺ کی سنت کو اختیار کرنا، اور میری بات کو چھوڑ دینا۔“

ایک اور روایت میں ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا وَجَدْتُمْ سُنَّةً فَاتَّبِعُوهَا وَلَا تَلْتَفِتُوا إِلَى قَوْلِ أَحَدٍ.))^②
 ”جب تم کوئی سنت پاؤ تو اس کی پیروی کرو اور کسی کے بھی قول کی طرف نہ دیکھو۔“
 ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

((إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي.))^③

”جب حدیث صحیح ثابت ہو جائے، پس وہی میرا مذہب ہے۔“

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک دن مجھے کہا:

”تمہارے پاس حدیث اور اسماء الرجال کا علم مجھ سے زیادہ ہے۔ پس جب بھی کوئی صحیح حدیث ملے تو مجھے بتاؤ، خواہ وہ حدیث کوئی، بصری یا شامی ہو، تاکہ میں اسے اپنا مذہب قرار دوں۔“^④

اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک اور عظیم الشان فرمان ہے کہ:

”جب میں کوئی صحیح حدیث بیان کروں اس پر عمل نہ کروں تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ اس وقت میری عقل زائل ہو چکی ہوگی۔“^⑤

امام شافعی رحمہ اللہ اتباع سنت کا بہت زیادہ اہتمام کرتے، اور اپنی تقلید سے منع کرتے

① تاریخ مدینہ دمشق: ۳۸۶/۵۱۔ ② تاریخ مدینہ دمشق: ۳۸۶/۵۱۔ حلیۃ اولیاء: ۱۱۴/۹۔

③ المجموع شرح المذہب: ۱۰۴/۱۔ ④ تاریخ مدینہ دمشق: ۳۸۶/۵۱۔

⑤ تاریخ مدینہ دمشق: ۳۸۶/۵۱۔

تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے:

”میری کوئی بھی بات رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث کے خلاف ہو تو حدیث النبی ﷺ زیادہ لائق اتباع ہے۔“ ((فَلَا تُقَلِّدُونِي)) ”پس میری تقلید نہ کرنا۔“ ①

امام شافعی رحمہ اللہ کی حدیث سے بہت زیادہ محبت تھی۔ امام اہل السنۃ احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے:

((مَا رَأَيْتُ أَحَدًا اتَّبَعَ لِلْحَدِيثِ مِنَ الشَّافِعِيِّ)) ②
 ”میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ متبع حدیث کسی کو بھی نہیں پایا۔“
 اسی طرح حرمہ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سنا:
 ”مجھے بغداد میں ناصر الحدیث کا لقب دیا گیا ہے۔“ یعنی حدیث کی مدد کرنے والا۔ ③
 (۴) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
 ((مَنْ رَدَّ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ عَلَى شَفَا هَلَكَةٍ)) ④
 ”جس نے بھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک کو رد کیا تو وہ شخص ہلاکت کے دھانے پر ہے۔“

اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی تقلید سے منع کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
 ((لَا تُقَلِّدْنِي، وَلَا تُقَلِّدْ مَا لِكَا وَلَا الشَّافِعِيَّ وَلَا الْأَوْزَاعِيَّ وَلَا الثَّوْرِيَّ، وَخُذْ مِنْ حَيْثُ أَخَذُوا)) ⑤
 ”تم میری تقلید نہ کرنا، اسی طرح مالک، شافعی، اوزاعی اور سفیان ثوری رحمہم

① تاریخ مدینہ دمشق: ۵۱ / ۳۸۶۔ حلیۃ الاولیاء: ۱۱۳ / ۹۔

② حلیۃ اولیاء: ۱۱۴ / ۹۔ ③ حلیۃ اولیاء: ۱۱۴ / ۹۔

④ صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص: ۵۳۔ ⑤ الايقاظ، ص: ۱۱۳۔

اللہ کی تقلید نہ کرنا۔ بلکہ (مسائل) وہاں سے حاصل کرنا، جہاں سے ان ائمہ نے دلیل پکڑی ہے۔ (یعنی کتاب وسنت کو دلیل بنانا)“

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

((لَا تَقْلِدْ دِينَكَ أَحَدًا مِنْ هَؤُلَاءِ ، مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ ، فَخُذْ بِهِ ، ثُمَّ التَّابِعِينَ مُخِيرًا .)) ❶

”تم اپنے دین میں ان میں سے کسی کی تقلید نہ کرنا، جو نبی اکرم ﷺ اور

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہوا ہے اسے قبول کرو، رہے تابعین عظام رحمہم اللہ تو

تمہیں ان کے اقوال کو قبول و رد کرنے کا اختیار ہے۔“

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

((رَأَى الْأَوْزَاعِي ، وَرَأَى مَالِكٍ ، وَرَأَى أَبِي حَنِيفَةَ كُلَّهُ رَأَى ،

وَهُوَ عِنْدِي سَوَاءٌ وَإِنَّمَا الْحُجَّةُ فِي الْأَثَارِ .)) ❷

”امام اوزاعی، امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ کی رائے تو رائے ہی ہے۔

میرے نزدیک ان کا درجہ حجت نہ ہونے میں برابر ہے۔ دلیل وجہت تو صرف

احادیث و آثار ہیں۔“

سبحان اللہ! آج لوگ ان کی تقلید کو اتباع رسول مقبول ﷺ پر ترجیح دے رہے ہیں۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک



❶ مسائل الامام احمد، لابی داؤد، ص: ۲۷۶، ۲۷۷ بحوالہ صفة صلاة النبي، ص: ۵۳.

❷ جامع بيان العلم، لابن عبد البر: ۱۴۹ / ۲.

فصل نمبر 2

عقیدہ توحید

نمازی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے عقیدہ توحید کو مضبوط کر لے، جو کہ اصل الاسلام، بلکہ عین الاسلام ہے۔ نماز اور توحید کا آپس میں بڑا مضبوط تعلق ہے، نماز توحیدِ الہ العالمین کا درس دیتی ہے، پوری کی پوری نماز مضمونِ توحید پر مشتمل، توحید کی متقاضی ہے۔ اسی لیے فرمایا:

﴿أَقِمْو الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (الروم: ۳۱)

”نماز کو قائم کرو، اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔“

معلوم ہوا کہ حفاظت نماز کا عمل انسان کو شرک کی غلاظتوں سے محفوظ کر لیتا ہے، شرک نمازی کے لیے تکلیف دہ چیز ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ کو شرک اور اس قسم کی دوسری آلائشوں اور گندگیوں سے پاک رکھیں، تاکہ طواف کرنے والوں، نماز پڑھنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کو ایذا و تکلیف نہ پہنچے:

﴿وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَ

ظَهَرَ بَيِّنَاتٍ لِّلطَّائِفِينَ ۚ وَأَلْقَيْنَا فِي زَكَّيْنِ السُّجُودِ﴾ (الحج: ۲۶)

”اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کر دی، اور ان سے کہا کہ آپ کسی چیز کو بھی میرا شریک نہ ٹھہرائیے، اور میرے گھر کو، طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے (شرک و بت پرستی سے) پاک رکھیے۔“

لیل و نہار کی گردش، شمس و قمر کا نور، اور ان کا ایک نظامِ محکم کے مطابق اپنے مدار میں چلتے رہنا، اور اس میں ذرہ برابر فرق کا نہ آنا، اللہ تعالیٰ کی ایسی عظیم نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ

کے کمالِ قدرت اور اس کے علم و حکمت پر دلالت کرتی ہیں، اور انسان کو دعوت دیتی ہیں کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝﴾ (حَم السجده: ۳۷)

”اور اس کی نشانیوں میں رات اور دن، اور آفتاب و ماہتاب ہیں، لوگو! تم آفتاب کو سجدہ نہ کرو، اور نہ ماہتاب کو، اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے، اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔“

سورة النساء میں فرمایا:

﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾ (النساء: ۳۶)

”اور ہر قسم کی عبادت اللہ کے لیے انجام دو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔“

اور سورة الکہف میں ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝﴾ (الکہف: ۱۱۰)

”اور (کوئی) اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔“

اس لیے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کا حق ہے، والی بطن، شاہِ مدینہ، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا)) ❶

”اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔“

مذکورہ بالا حدیث پاک میں سید ولد آدم، محبوب سبحانی، ہادی عالم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق بیان کیا ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک

نہ ٹھہرائیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ توحید کی تکمیل صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت سے نہیں ہوتی، بلکہ عبادت کے ساتھ ہر قسم کے شریک کی نفی اور انکار بھی ضروری ہے، ورنہ توحید ناقص ہی رہے گی، بلکہ ناقابل قبول ہوگی۔

اسی مذکورہ بالا حدیث سے امام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ نے کتاب التوحید میں استدلال کیا ہے:

(۱): ((إِنَّ الْعِبَادَةَ هِيَ التَّوْحِيدُ))

(۲): ((إِنَّ عِبَادَةَ اللَّهِ لَا تُحْصَلُ إِلَّا بِالْكَفْرِ بِالطَّاغُوتِ))

اور سورۃ ﴿قُلْ يَٰأَيُّهَا الْكٰفِرُونَ﴾ کا بھی یہی مضمون ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾ (البقرة: ۲۵۶)

”پس جو کوئی طاغوت کا انکار کر دے گا، اور اللہ پر ایمان لے آئے گا، اُس نے درحقیقت ایک مضبوط کڑے کو پوری قوت کے ساتھ تھام لیا۔“

کا بھی یہی معنی ہے، فاتح بدر و حنین، رسول اللہ ﷺ کو بھی یہی دعوت پیش کرنے پر مامور کیا گیا:

﴿قُلْ اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا اُشْرِكُ بِهِ ط اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَآبٍ ۝﴾ (الرعد: ۳۶)

”آپ بیان فرمادیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں، اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤں، میں لوگوں کو اسی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

اس آیت کریمہ میں سیرت و صورت میں بے مثال، محمد رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ کافروں کو بتادیں کہ آپ ﷺ صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتے۔ اور یہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر تمام ادیان سماویہ کا اتفاق ہے۔“

(تیسیر الرحمن، ص: ۷۱۹)

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝﴾

(الانعام: ۱۶۲-۱۶۳)

”آپ کہیے کہ میری نماز اور میری قربانی، اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں اللہ کا پہلا فرمانبردار ہوں۔“

سیدنا لقمان علیہ السلام بھی اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں، وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائے، کیونکہ شرک ظلم عظیم ہے، وہ جب تک زندہ رہے صرف اکیلے معبود اللہ عزوجل کی عبادت کرے، لہذا اس سے بڑھ کر ظلم کیا ہو سکتا ہے کہ بندہ اپنے خالق کی مرضی کی مخالفت کرتے ہوئے غیروں کے سامنے سجدہ کرے، مرادیں مانگے اور اپنی جھولی پھیلانے:

﴿وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِبْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَبْنَىٰ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝﴾ (لقمان: ۱۳)

”اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا، اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ بنا، بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔“



فصل نمبر 3

خشوع و خضوع

”خشوع و خضوع“ کے لغوی معنی ہیں، بدن کا جھکا ہونا، آواز کا پست ہونا، آنکھیں نیچی ہونا، یعنی ہر ادا سے، تواضع، عاجزی اور مسکنت کا اظہار۔^①

گویا نماز اللہ عز و جل کے سامنے اپنی مسکینی، عاجزی اور بے چارگی کا اظہار ہے، پس اگر کوئی شخص نماز میں ”خشوع و خضوع“ کی کیفیت پیدا نہیں کرتا، تو نماز ایسی ہی ہوگی، جیسے بے روح جسم، یعنی نماز میں سے روحانیت ختم ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ① الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خُشْعُونَ ②﴾

(المؤمنون: ۱-۲)

”یقیناً ان مومنوں نے فلاح پالی، جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں۔“ جب نماز میں خشوع و خضوع اختیار نہیں کیا جاتا تو یہی نماز انسان پر بڑی بھاری گزرتی ہے، نماز میں سکون نہیں ملتا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۖ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ③﴾ (البقرة: ۴۵)

”اور مدد و صبر اور نماز کے ذریعہ، اور یہ (نماز) بہت بھاری ہوتی ہے، سوائے ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں۔“

جب خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو دل پر رقت طاری ہوتی ہے، اور بسا اوقات اللہ کے خوف سے آدمی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایسے خاشعین کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

① لسان العرب، ”مادة“ خ، ش، ع، و، خ، ض، ع.

﴿إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۖ ﴿١٠٧﴾ وَيَقُولُونَ سُبْحَنَ رَبِّنَا إِن كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ۖ ﴿١٠٨﴾ وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَسْكُونُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ۖ﴾ (بنی اسرائیل: ۱۰۷-۱۰۹)

”جب ان کے سامنے اس (قرآن) کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں، اور کہتے ہیں، ہمارا رب ہر عیب سے پاک ہے، بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ اور وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر کر روتے ہیں، اور قرآن ان کے خشوع کو اور بڑھا دیتا ہے۔“

مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے سید البشر، نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ خشوع و خضوع اختیار کرنے والے اللہ کے مخلص بندوں کو اپنے رب کی طرف سے اچھے انجام کی خوشخبری دے دیجیے، جن کی خوبیاں یہ ہیں:

﴿الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝﴾ (الحج: ۳۵)

(الحج: ۳۵)

”جن کے سامنے جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل مارے خوف کے کانپنے لگتے ہیں، اور جو مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور ہم نے انہیں جو روزی دی ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔“

اس خوشخبری کے متعلق بھی سن لیجیے گا کہ وہ خوشخبری کیا ہے؟ چنانچہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہ ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَمْسٌ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى، مَنْ أَحْسَنَ وَضُوءَهُنَّ، وَصَلَّاهُنَّ لَوْفَتِهِنَّ، وَاتَّمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ.)) ❶

”اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پس جس نے اچھا وضو کیا، ان کو خشوع کے ساتھ پڑھا، ان کا رکوع پورا کیا تو اس نمازی کے لیے اللہ کا عہد ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا۔“

خشوع ایسا ہو کہ انسان حالت نماز میں ادھر ادھر نہ جھانکے، اور نہ ہی کپڑوں کو سیدھا کرتا رہے:

((اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ)) ❶

”آپ اللہ کی عبادت اس طرح کریں گویا آپ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں، پس اگر یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی تو کم سے کم یہ خیال ضرور رہے کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔“

افسوس! صد افسوس ہے ان لوگوں پر جو نماز میں خشوع کی حقیقت کو نہیں جانتے، بلکہ صرف اٹھنے بیٹھنے کو نماز سمجھتے ہیں، اور حالت نماز میں وہ دنیا اور مظاہر دنیا میں کھوئے رہتے ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ان فرامین کو یاد رکھیں۔ چنانچہ جناب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جو بغیر اعتدال اور خشوع کے نماز پڑھ رہا تھا، تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ مَاتَ هَذَا عَلَىٰ حَالِهِ هَذِهِ مَاتَ عَلَىٰ غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ)) ❷

”یہ آدمی اگر اپنی اسی حالت میں مرا تو اس کی موت محمد ﷺ کی ملت پر نہ ہوگی۔“

پھر سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

((مَثَلُ الَّذِي لَا يَتَمُّ رُكُوعَهُ وَيَنْقُرُ فِي سُجُودِهِ مَثَلُ الْجَائِعِ

❶ صحیح بخاری، کتاب الإیمان، باب سؤال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: ۵۰۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان الإیمان والإسلام والإحسان، رقم: ۹، ۱۰۔

❷ طبرانی کبیر: ۱۱۵/۴۔ صحیح ابن خزیمہ: ۳۵۵/۱۔ الترغیب والترہیب، رقم: ۷۳۷۔ ابن خزیمہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

يَا كُلُّ التَّمْرَةِ وَالتَّمْرَتَانِ لَا يَغْنِيَانِ عَنْهُ شَيْئًا. ❶

”جو آدمی صحیح طریقے سے رکوع نہ کرے، اور سجدے میں بھی ٹھونگیں ہی مارے، اس کی مثال اس بھوکے شخص کی سی ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھاتا ہے، اور یہ دو کھجوریں اسے (بھوک میں) کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔“

اور آج کے نمازیوں کو دیکھ کر یہی کہنا پڑے گا ۔

تیرا امام بے حضور ، تیری نماز بے سرور
ایسے امام سے گزر ، ایسی نماز سے گزر
جو میں سر بسجود ہوا کبھی تو زمین سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں

سچ فرمایا رسالت مآب ﷺ نے کہ:

”اس امت میں سے سب سے پہلے خشوع ختم ہوگا، وہ زمانہ بھی آئے گا کہ

تمہیں ایک بھی خشوع والا آدمی نظر نہ آئے گا۔“ ❷

لہذا معلم کائنات ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ)) ❸

”اے اللہ! ایسے دل سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں جو خشوع سے خالی ہو۔“

اللہ اکبر! نماز کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کا کیا مقام ہے، اور اس کی کتنی

اہمیت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❶ معجم کبیر طبرانی: ۱۱۵/۴، ۱۱۶، رقم: ۳۸۴۰۔ مسند ابو یعلیٰ: ۱۳/۱۴۰۔ صحیح ابن خزیمہ: ۳۳۲/۱، رقم: ۹۶۵۔ ابن خزیمہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔ قال الہیثمی: وإسناده حسن۔ مجمع الزوائد: ۱۲/۲۱۱۔

❷ مسند أحمد: ۲۷/۶۔ شیخ شعیب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔ مجمع الزوائد، رقم: ۲۸۱۳، ۲۸۱۴۔ خلق افعال العباد، للبخاری، رقم: ۳۳۹۔

❸ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی الاستعاذۃ، رقم: ۱۵۴۸۔ سنن نسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من نفس لا تشیع، رقم: ۵۴۸۲۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝۱ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝۲﴾

(المؤمنون: ۱-۲)

”یقیناً ان مومنوں نے فلاح پائی، جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں۔“

لہذا نماز کے اندر خشوع پیدا کرنے والے اسباب و ذرائع اختیار کرو۔

خشوع پیدا کرنے والے اسباب

قارئین کرام! خشوع پیدا کرنے والے اسباب میں سے چند یہ ہیں:

(۱) اخلاص:

کرو پرچار تم دنیا میں اخلاص و محبت کا

یہی رازِ ترقی ہے یہی گر ہے شریعت کا

اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ نماز سے مقصود اکیلے اللہ کے علاوہ کوئی اور چیز نہ ہو، وگرنہ وہ نماز نہیں ہے، بلکہ محض نمود و نمائش اور ریاء ہوگی جو کہ شرک ہے۔ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ صَلَّى يَرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ)) ①

”جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی، اس نے شرک کیا۔“

اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں تمہیں دجال کے فتنے سے بھی زیادہ خطرناک بات سے آگاہ نہ کروں؟ ہم نے عرض کیا، ضرور یا رسول اللہ! محسن انسانیت ﷺ نے فرمایا:

① مسند أحمد: ۱۲۶/۴۔ طبرانی کبیر، رقم: ۷۱۳۹۔ مستدرک حاکم: ۳۲۹/۴، رقم:

۸۰۰۸۔ مجمع الزوائد: ۲۲۱/۱۰۔ اسنادہ حسن.

((أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّيَ فَيَزِيَنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ))^①

”شُرک خفی (دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے، اور وہ) یہ ہے کہ ایک آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوا، اور نماز کو اس لیے لمبا کرے کہ کوئی دوسرا آدمی اسے دیکھ رہا ہے۔“

لہذا نماز میں اخلاص پیدا کرنا، اس کی تکمیل کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ .))^②

”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔“

لہذا آدمی جب بھی اور جہاں بھی نماز پڑھے، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھے، اور یہی رب تعالیٰ کا حکم ہے:

﴿وَأَقِمْ وَجْهَكَ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ﴾

(الأعراف: ۲۹)

”تم لوگ ہر نماز کے وقت اپنے چہرے قبلہ کی طرف کرلو، اور عبادت کو اللہ کے لیے خالص کرتے رہو اسی کو پکارو.....“

اور سورۃ البینہ میں فرمایا:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ حُنَفَاءَ

وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝﴾ (البینہ: ۵)

”اور انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لیے عبادت کو خالص کر کے، یکسو ہو کر، اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اور یہی نہایت درست دین ہے۔“

① سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الریاء والسمعة، رقم: ۴۲۰۴۔ علامہ بوصیری نے اس کی سند کو ”حسن“ قرار دیا ہے۔

② صحیح بخاری، کتاب بدء الوحی، رقم: ۱۔

نبی رحمت ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو باواز بلند مندرجہ ذیل ورد پڑھا کرتے، نبی ماحی محمد ﷺ کا یہ امتثال لوگوں کے لیے باعث ترغیب ہوتا کہ وہ بھی اپنے اندر اخلاص پیدا کر لیں۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول حاشر ﷺ جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو بلند آواز کے ساتھ یہ کلمات ادا فرماتے:

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ.)) ❶

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ وحدہ لا شریک ہے، بادشاہی اسی کی ہے، حمد اسی کو سزاوار ہے، وہ ہر چیز پر بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔ اللہ کی توفیق کے بغیر نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کی قوت۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے سوا ہم کسی کی بندگی نہیں کرتے، سب نعمتیں اس کی طرف سے ہیں، بزرگی اس کے لیے ہے، بہترین تعریف کا مالک وہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ہم اپنی عبادت اسی کے لیے خالص کرتے ہیں۔ کافروں کو خواہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے۔“

(۲) تضرع (انکساری):

پڑی اپنی برائیوں پہ جو نظر

تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

”تضرع“ کے معنی عاجزی اور انکساری کے ساتھ درخواست کرنے کے ہیں۔ ❷

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، رقم: ۱۳۴۳.

نماز میں عاجزی، انکساری اور تضرع کا اظہار لازمی ہے، اور اسی سے خشوع و خضوع بھی پیدا ہوتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً﴾ (الأعراف: ۵۵)

”تم لوگ اپنے رب کو نہایت عجز و انکساری اور خاموشی کے ساتھ پکارو۔“

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر کہتے: ”میں نے اپنے چہرے کو یک سو اس کے لیے مطیع کیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز میری قربانی میری زندگی اور موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو میرا مالک ہے اور میں تیرا غلام ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے سب گناہوں کو بخش دے تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔ اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر تیرے علاوہ کوئی اچھے اخلاق کی رہنمائی کرنے والا نہیں اور برائی کو مجھ سے دور کر دے تیرے علاوہ اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ اے اللہ میں حاضر ہوں تمام بھلائیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں ہے۔ تیری طرف رجوع کرتا ہوں، تو بابرکت ہے، تو ہی بلند ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔“^①

(۳) تبتّل (یکسوئی):

”تبتّل“ کے لغوی معنی ”کٹ جانے“ کے ہیں۔ اور اصطلاحی معنی ہیں ”اپنے نفس کو آلائشوں سے پاک کر کے، یکسو ہو کر پورے اخلاق کے ساتھ اپنے رب کی یاد میں لگے رہنا“ یعنی حالت نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے وقت اس کی عظمت و کبریائی اور اپنی

① سنن دارمی، رقم: ۱۲۷۴۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۸۰۹۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۷۴۴۔

عاجزی و انکساری کے ساتھ ذہن تمام خیالات سے خالی ہو:

﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا﴾ (المزمل: ۸)

”اور آپ اپنے رب کا نام لیتے رہیے، اور اس کی طرف ہمہ تن اور یکسو ہو کر متوجہ ہو جائیے۔“

(۴) ذکر:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ (طہ: ۱۴)

”اور مجھے یاد کرنے کے لیے نماز قائم کیجیے۔“

اس لیے اگر کوئی شخص نماز میں الفاظ ادا کرتا ہے، اور اس کے ساتھ حضور قلب نہیں، بلکہ اس کا دل غافل ہے تو اس نے نماز کی غرض و غایت پوری نہیں کی۔

(۵) فہم و تدبر:

غافل تجھے گھڑیاں یہ دیتا ہے منادی

گردوں نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹا دی

نماز رب تعالیٰ سے مناجات ہے، لہذا نماز میں جو کچھ پڑھا جا رہا ہے، اس کا پورا فہم ہونا چاہیے، اگر ترجمہ نماز کے نہ آنے کی وجہ سے معنوں کی طرف دل متوجہ نہ ہو، تو اس سے دل پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ بایں وجہ حالت نشہ میں نماز پڑھنا ممنوع قرار دیا گیا، کہ اس حالت میں سمجھنے والا دل، شرابی کے پہلو میں نہیں ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ﴾

(النساء: ۴۳)

”جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔“

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ نماز میں جو کچھ پڑھا جائے، اس کا فہم بھی ضروری ہے، وگرنہ خشوع و خضوع پیدا نہ ہوگا، اور نماز کا مطلب سمجھ کر پڑھیں گے، تو ان شاء اللہ خشوع و خضوع کے ساتھ ساتھ نماز سے محبت ہو جائے گی، اور جب محبت ہوگی تو باقاعدگی آجائے گی۔ نتیجتاً رب خوش ہو جائے گا۔

(۶) استطاعت:

اللہ تعالیٰ بندے کو اتنا ہی مکلف ٹھہراتا ہے، جتنی وہ طاقت رکھتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (البقرة: ۲۸۶)

”اللہ کسی آدمی کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا۔“

اور نبی رحمت، سیدنا محمد ﷺ کا فرمان ہے:

((يَسِّرُوا وَلَا تَعْسِرُوا)) ①

”لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرو، انہیں تنگی میں نہ ڈالو۔“

لہذا آقائے نامدار ﷺ نے ائمہ کو حکم صادر فرمادیا کہ وہ قیام کو لمبا نہ کریں تاکہ مقتدیوں کے خشوع و خضوع میں خلل پیدا نہ ہو۔ سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں صبح کی نماز میں فلاں کی وجہ سے تاخیر کرتا ہوں، کیونکہ وہ نماز کو بہت لمبا کر دیتا ہے، (سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کے وقت اس دن سے زیادہ (کبھی بھی) غضبناک نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”تم میں سے کچھ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ (عوام کو عبادت یا دین سے) متنفر کر دیں۔ خبردار! تم میں سے لوگوں کو جو شخص نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے۔ کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بوڑھے اور حاجت مند سب ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔“ ②

اور مزید برآں نبی التوبہ، حبیب رب العالمین، محمد ﷺ نے اکیلے نماز پڑھنے والے

① صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: ۶۹.

② صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۲۰۷.

سے متعلق فرمایا کہ وہ حسب استطاعت جس قدر چاہے طول دے سکتا ہے:

((وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ.)) ❶

”اور جب کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر جی چاہے طول دے سکتا ہے۔“

اور بیمار آدمی کے لیے رحمت عالم ﷺ نے اس حد تک آسانی پیدا فرمادی کہ وہ جس حالت میں نماز پڑھ سکے پڑھ لے۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں بواسیر کا مریض تھا، میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا، تو حبیب کبریا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ)) ❷

”کھڑے ہو کر پڑھ سکو تو کھڑے ہو کر پڑھو، بیٹھ کر پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھو، لیٹ کر پڑھ سکو تو لیٹ کر پڑھو۔“

(۷) اعتدال:

اعتدال کا مطلب ہے کہ نمازی، رکوع، سجدہ، قیام، جلسہ وغیرہ ارکان کو اطمینان کے ساتھ ٹھیک طور پر ادا کرے، وگرنہ اس کی نماز نہ ہوگی، حدیث پاک میں آتا ہے:

”ایک صحابی مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لیے آیا۔ الصادق المصدوق پیغمبر، احمد مصطفیٰ ﷺ مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرماتھے۔ پس وہ صحابی آیا اور سلام کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جا پھر نماز پڑھ، اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔“ وہ واپس گیا اور پھر نماز پڑھ کر آیا اور سلام کیا۔ نبی رحمت ﷺ نے اس مرتبہ بھی اس سے یہی فرمایا: ”واپس جا اور نماز پڑھ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔“ آخر تیسری مرتبہ وہ صحابی بولے: پھر مجھے نماز کا طریقہ سیکھا دیجیے۔

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب إذا صلى لنفسه فليطول ماشاء، رقم: ۷۰۳.

❷ صحیح بخاری، کتاب التقصير، رقم: ۱۱۱۷.

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو اور تو پہلے پورا وضو کر لیا کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر (یعنی ”اللہ اکبر“) کہو، اور جو کچھ قرآن مجید سے تمہیں یاد ہے اور تم آسانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہو اسے پڑھا کرو، پھر رکوع کرو اور سکون کے ساتھ رکوع کر چکو تو اپنا سر اٹھاؤ، اور جب سیدھے کھڑے ہو جاؤ تو سجدہ کرو، جب سجدے کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدہ سے سر اٹھاؤ، یہاں تک کہ سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو، اور جب اطمینان سے سجدہ کر لو تو سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، یہ عمل تم اپنی پوری نماز میں کرو۔“^①

جو نمازی محض مرغ کی طرح ٹھونگ لگاتے ہیں، نماز میں اعتدال کا خیال نہیں رکھتے، انہیں نماز کا چور کہا گیا ہے۔ سید البشر، خیر الانام، محبوب رب العالمین ﷺ نے فرمایا:

((اَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ .))

”سب سے برا چور نماز کا چور ہے۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا، یا رسول اللہ! وہ کس طرح نماز کی چوری کرتا ہے؟ تو امام الانبیاء ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَتِمُّ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا .))

”جو نماز کے رکوع و سجود پورے اطمینان سے نہیں کرتا۔“^②

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا وہ نہ رکوع پوری طرح اعتدال کے ساتھ کرتا ہے اور نہ سجود، اس لیے آپ نے اس سے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی، اور اگر تم مر گئے تو تمہاری موت اس سنت پر نہ ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو پیدا فرمایا تھا۔^③

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۵۷ و کتاب الأیمان والنذور، رقم: ۶۶۶۷.

② مسند أحمد: ۳۱۰/۵، رقم: ۲۲۶۴۲۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۱۸۸۸۔ مستدرک حاکم: ۱/۲۹۲۔ ابن حبان اور شیخ شعبی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

③ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب إذا لم يتم الركوع، رقم: ۷۹۱.

فصل نمبر 4

اَکَلِ حَلَال

عبادت کی قبولیت کے لیے یہ شرط ہے کہ کھانا، پینا، پہننا حلال کمائی کا ہو، اگر حرام کی آمیزش ہوگی تو کوئی بھی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یقیناً اللہ تعالیٰ پاک ہے، اور صرف پاک چیز کو قبول فرماتا ہے، اور اس نے اپنے رسولوں کو یہ حکم فرمایا تھا:

﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝﴾ (المؤمنون: ۵۱)

”اے رسولو! تم پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ، اور نیک عمل کرو۔ یقیناً میں اس کو جو تم عمل کرتے ہو خوب جاننے والا ہوں۔“

اور یقیناً یہی حکم اس نے اہل ایمان کو بھی دیا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ (البقرہ: ۱۷۲)

”اے ایمان والو! تم پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو دی ہیں۔“

پھر آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا:

((يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ، فَيَقُولُ يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ ، وَغَدَى بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ .))

”جو لمبا سفر کر کے غبار آلود، اور پراگندہ بال آتا ہے، اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتا ہے یا رب! یا رب! کہتا ہے، مگر حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کے کپڑے حرام، اور اس کا جسم حرام کی غذا سے پلا ہوا ہے، پس کس طرح اس آدمی کی دعا قبول ہو سکتی ہے۔“^①

① صحیح مسلم. کتاب الزکاة، رقم: ۲۳۴۶.

فصل نمبر 5

وضو کا بیان

نماز کے لیے طہارت یعنی وضو کرنا ضروری ہے۔ طہارت اس لیے ہے کہ بندہ اس بہیمیت کے تمام نقائص اور خرابیوں سے پاک ہو جائے جو اسے اس خدائے پاکیزہ سے مناجات و کلام کرنے کی راہ سے روکتی ہے، جو اپنے پاکیزہ بندوں اور پاکیزہ اعمال ہی کو محبوب رکھتا ہے اور چونکہ بہیمیت کے پہلو کا غلبہ ہی وہ رکاوٹ ہے جو بندے کو اس کے رب سے قریب نہیں ہونے دیتی کیوں کہ یہی وہ دروازہ ہے جس سے یہ کھلا ہوا گمراہ کن دشمن داخل ہوتا ہے پھر وہ اس دروازے کو اس طرح مزید وسیع کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اسے اللہ کی کائناتی و علمی نشانیوں اور انسان پر اس کے احسانات جس کے اندر اس نے اپنی روح ڈالی اسے غفلت اور بے نیازی کی دنیا میں لادھکیلتا ہے اور پیہم غفلت کے نتیجے میں پھر وہ دشمن اسے جھوٹی خواہشات اور گمراہی شہوات کے لیے سواری بنالیتا ہے، اس لیے طہارت کا راز یہ ہے کہ وہ اس غفلت سے بیداری کا عمل ہے اور اس باشعور اور معزز انسانیت کی طرف رجوع کا عمل ہے جسے اللہ نے انسان کے اندر اپنی روح میں سے پھونک ماری ہے تاکہ وہ اس لائق ہو سکے کہ اپنے رب کی عبادت کر کے خوش بخت ہو جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا کر اس کی نعمتوں سے سرفراز ہو اور اس کی اس طرح عبادت کرے جس طرح اس نے پسند کیا ہے اور جائز ٹھہرایا ہے، چنانچہ وہ ہدایت کی روشنی میں پاکیزہ زندگی گزارے، نہ وہ گمراہ ہونے بد بختی کا شکار ہو۔^①

مسواک کا اہتمام:

مؤکدہ سنن مبارکہ میں منہ کی بدبو کو دور کرنا، اور مسواک سے دانتوں کو صاف رکھنا

① نماز، تالیف امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، تحقیق و تقدیم شیخ محمد حاد افقی، مقدمہ صفحہ نمبر ۱۷۱، ۱۸۰۔

بھی شامل ہے، اور یہ بات رسول مکرم ﷺ سے ثابت ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ہاشمی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشکل نہ جانتا تو اپنی اُمت کو عشاء کی نماز میں تاخیر کرنے اور ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“ ❶

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول مکرم ﷺ جب رات کو تہجد کے لیے اُٹھتے تو مسواک کرتے۔“ ❷

مسواک کی فضیلت:

اور اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”مسواک منہ کے لیے طہارت کا سبب، اور اللہ کی رضا مندی کا ذریعہ ہے۔“ ❸

وضوء کا طریقہ:

☆ وضوء کے ابتداء میں پڑھیں۔

((بِسْمِ اللّٰهِ)) ❹

☆ سیدنا حمران (سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) بیان کرتے ہیں کہ: ”انہوں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا..... آپ نے اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا پھر انہیں دھویا۔ اس کے بعد اپنا داہنا ہاتھ برتن میں ڈالا۔ اور (پانی لے کر) کلی کی اور ناک صاف کیا، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک تین بار دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر (پانی لے کر) ٹخنوں تک تین مرتبہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول الثقلین ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ

❶ صحیح بخاری، کتاب الجمعة، رقم: ۸۸۷۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، رقم: ۲۵۲۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الوضوء، رقم: ۲۴۵۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، رقم: ۲۵۵۔

❸ سنن نسائی، کتاب الطہارۃ، رقم: ۵۔ ارواء الغلیل، رقم: ۶۵۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❹ صحیح سنن النسائی: ۱/ ۱۸، رقم: ۷۶۔ مسند أحمد: ۳/ ۱۶۵، رقم: ۱۲۶۹۴۔

کرے۔ تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“^①

وضو سے فراغت کی دعائیں:

وضوء سے فراغت کے موقع پر آپ مسنون دعائیں پڑھنا مت بھولیے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص پورا وضو کرے، اور پھر یہ دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور جس دروازے سے بھی چاہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ (دعا یہ ہے:)

((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ .))^②

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

وضو کے بعد یہ دعا بھی پڑھیں:

((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ .))^③

”اے اللہ! تو اپنی تمام تر تعریفات کے ساتھ (ہر عیب سے) پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں، اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

① صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً، رقم: ۱۵۹.

② صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، رقم: ۲۳۴.

③ عمل الیوم واللیلۃ، للنسائی، رقم: ۴۲۶۔ فتح الباری: ۵۴۵/۱۲۔ صحیح الجامع الصغیر، رقم: ۶۰۴۶۔ حافظ ابن حجر اور علامہ البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

وضو کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”وضو آدھا ایمان ہے۔“^①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، یقیناً رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں کہ جس کے سبب اللہ تعالیٰ گناہوں کو دُور اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ارشاد فرمائیں)۔ آپ نے فرمایا: ”مشقت (بیماری یا سردی) کے وقت کامل اور سنوار کر وضو کرنا، کثرت سے مسجدوں کی طرف جانا، اور نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو دُور کرتا اور درجات کو بلند کرتا ہے۔“^②

سیدنا عبداللہ الصناحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی مسلم یا مومن بندہ وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں، جو اس نے آنکھوں سے دیکھ کر کیے ہوتے ہیں، اور جب وہ اپنے ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ گر جاتے ہیں، جو اس نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ کیے ہوتے ہیں، حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔“^③

تحیۃ الوضوء سے جنت لازم:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے نماز فجر کے وقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اے بلال! میرے سامنے اپنا وہ عمل بیان کرو جو تم نے اسلام میں کیا۔ اور جس سے تجھے ثواب کی بہت زیادہ اُمید ہے کیونکہ میں نے جنت میں تمہارے

① صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، رقم: ۲۲۳۔

② صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، رقم: ۲۵۱۔

③ سنن ترمذی، ابواب الطہارۃ، رقم: ۲۔ مسند احمد: ۳۰۳/۲۔ سنن دارمی: ۳۰۳/۲۔ مؤطا مالک، رقم: ۷۵۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

جو توں کی آواز سنی ہے۔“

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے نزدیک جس عمل پر مجھے (ثواب کی) بہت زیادہ اُمید ہے، وہ یہ ہے کہ میں نے رات یا دن میں جب بھی وضو کیا تو اس وضو کے ساتھ جس قدر نفل نماز میرے مقدر میں تھی ضرور پڑھی۔ (یعنی ہر وضو کے بعد نوافل پڑھے) ❶



❶ صحیح بخاری، کتاب التہجد، رقم: ۱۱۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ

عنہم، رقم: ۲۴۵۸۔

فصل نمبر 6

اذان کا بیان

اذان کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (خم السجده: ۳۳)

”اور اس آدمی سے زیادہ اچھی بات والا کون ہو سکتا ہے جس نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا۔“

”مفسرین کہتے ہیں کہ اس آیت کے مصداق سب سے پہلے انبیائے کرام ہیں، پھر علماء، پھر مجاہدین، پھر اذان دینے والے اور پھر توحید خالص اور قرآن و سنت کی دعوت دینے والے۔“ (تیسیر الرحمن: ۲/۱۳۴۳)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))^①

”قیامت کے روز اذان دینے والوں کی گردنیں لمبی ہوں گی (یعنی وہ اللہ کا نام بلند کرنے کی وجہ سے مرتبے میں سب سے اونچے ہوں گے)“

مزید رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مؤذن کو بلند آواز سے اذان دینے کی وجہ سے بخش دیا جاتا ہے، اور جو بھی تر یا خشک چیز اس کی آواز سنتی ہے وہ (قیامت کے دن) اس کے لیے گواہی دے گی اور اس کے لیے ان لوگوں (کے ثواب) کے برابر ثواب ہے جو اس کی

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۳۸۷.

اذان سن کر نماز کے لیے آتے ہیں۔“^①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”امام ضامن اور ذمہ دار ہے اور مؤذن امین اور قابل اعتماد ہے۔ اے اللہ!

اماموں کو (صحیح علم و عمل کی) ہدایت نصیب فرما اور مؤذنین کو بخش دے۔“^②

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

”آپ کا رب بکریوں کے اُس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر

اذان کہتا اور نماز پڑھتا ہے۔ پس اللہ عز و جل فرماتا ہے: ”میرے اس بندے

کو دیکھو، مجھ سے ڈر کر اذان کہہ رہا ہے اور نماز پڑھ رہا ہے۔ میں نے اسے

بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔“^③

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا (خیر و برکت) ہے تو پھر وہ اذان

اور پہلی صف کو قرعہ اندازی کے علاوہ حاصل نہ کر سکیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں گے۔ اور

اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے میں کیا خیر و برکت ہے تو

ان دونوں نمازوں میں حاضر ہوں اگرچہ انہیں گھسیٹ کر آنا پڑے۔“^④

اذان کے کلمات:

اذان کے کلمات درج ذیل ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

① سنن نسائی، کتاب الاذان، رقم: ۶۴۷۔ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ۶۰۹۔

② سنن ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، رقم: ۲۰۷۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

③ سنن ابوداؤد، تفریح صلاۃ السفر، رقم: ۱۲۰۳۔ سنن نسائی، کتاب الاذان، رقم: ۶۶۷۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

④ صحیح بخاری، کتاب الاذان، رقم: ۶۱۵۔ صحیح مسلم، رقم: ۴۳۷۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ ❶

”اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے سچے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف۔ آؤ کامیابی کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔“

فجر کی اذان میں:

فجر کی اذان میں ((حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ)) کے بعد دوبارہ یہ کلمات بھی کہیں:
 ((اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ، اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ .))
 ”نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے۔“ ❷

❶ سنن ابوداؤد، کتاب الصلاة، رقم: ۴۹۹۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الأذان، رقم: ۶۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن صحیح“ کہا ہے۔

❷ سنن ابوداؤد، کتاب الصلاة، رقم: ۵۰۰۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

اقامت کے طاق کلمات:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ
 اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ
 اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
 حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
 حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
 قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ
 اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ
 لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ ❶

نوٹ:..... سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اذان کے کلمات دو دو بار اور تکبیر کے کلمات ایک ایک بار تھے، سوائے اس کے کہ اقامت کہنے والا ((قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ)) دو بار کہتا تھا۔ ❷

دوہری اذان:

دوہری ”ترجیع والی“ اذان میں شہادتین والے کلمات پہلے دھیمی آواز میں کہے جائیں اور پھر دوبارہ بلند آواز سے کہے جائیں گے، یعنی مؤذن پہلی مرتبہ آہستہ آواز میں کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ (دو مرتبہ)
 اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (دو مرتبہ)

اور پھر دوسری دفعہ باواز بلند کہے:

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوة، رقم: ۴۹۹۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۷۰۶۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن صحیح“ کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوة، رقم: ۵۱۰۔ سنن دارمی: ۲۷۰/۱۔ مستدرک حاکم: ۱۹۷/۱۔ ذہبی اور علامہ البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (دومرتبہ)
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ (دومرتبہ)

باقی الفاظ عام اذان والے ہیں۔^①

دوہری اقامت:

دوہری اقامت میں مندرجہ ذیل کلمات ہیں:

اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ
اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

سیدنا ابو محمد زورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اذان کے انیس اور

اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔^②

اذان کا جواب دینا:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب مؤذن کہے: اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ
پس تم بھی کہو: اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ

① سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۵۰۲۔ سنن ترمذی، ابواب الصلوٰۃ، رقم: ۱۹۲۔ سنن نسائی، رقم: ۶۳۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۳۷۹۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن صحیح“ کہا ہے۔
② سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۵۰۲۔ سنن نسائی، رقم: ۶۳۲۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

پھر جب مؤذن کہے: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

تم بھی کہو: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

پھر جب مؤذن کہے: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

تم بھی کہو: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پھر جب مؤذن کہے: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ

تو تم کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

پھر جب مؤذن کہے: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

تو تم کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

پھر جب مؤذن کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

تو تم کہو: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر جب مؤذن کہے: لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

تو تم کہو: لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

جو شخص اپنے صدق دل سے مؤذن کے کلمات کا جواب دے گا تو (جواب کی برکت

سے) جنت میں داخل ہو جائے گا۔“

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص مؤذن کے شہادتین یک کلمات ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے، اس کے تمام گناہ

معاف ہو جائیں گے:

((وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَاَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا

وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا .)) ❶

❶ صحیح ابن خزیمہ: ۲۲۰/۱، رقم: ۴۲۲۔ سنن الکبریٰ، للبیہقی: ۱/۴۱۰۔ ابن خزیمہ نے اسے

”صحیح“ کہا ہے۔

”اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر، محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔“

اذان کے بعد کی دعائیں:

رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا:

”جب تم مؤذن کی اذان سنو، تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، جس نے مجھ پر درود پڑھا، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا، پھر میرے لیے اللہ سے مقام وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ جس نے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی۔“^①

سننون درود شریف کے کلمات:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَّ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَّ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .^②

”اے اللہ! رحمت بھیج محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم (ؑ) اور آل ابراہیم (ؑ) پر، بے شک تو تعریف کیا گیا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت بھیج محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر

① صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء، رقم: ۶۱۴۔ السنن الکبری، للبیہقی :

۴۱۰/۱، رقم: ۱۹۳۳۔

② صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: ۳۳۷۰۔

جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آلِ ابراہیم (علیہم السلام) پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا، بزرگی والا ہے۔“

پھر یہ دعائے وسیلہ پڑھیں:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اَتِ مُحَمَّدًا

الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاَبْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ.))

”اے اللہ! اس کامل دعوت اور (تاقیامت) قائم رہنے والی نماز کے رب!

محمد ﷺ کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما، جس

کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص مؤذن کی اذان سن کر یہ دُعا پڑھے:

((اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُوْلُهُ ، رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا.))

تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔“^①



① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۳۸۶۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم: ۴۲۱۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فصل نمبر 7

نماز باجماعت ادا کرنا

مسجدوں میں کیوں نہ مسلم کو ملے تسکین دل
کوچہ محبوب آخر کوچہ محبوب ہے

نماز باجماعت کی اہمیت:

﴿وَأَقِمْوُا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ٣٣﴾

(البقرة: ٤٣)

”نماز قائم کرو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔“

سلف صالحین اور مفسرین کا کہنا ہے کہ یہ آیت نماز باجماعت کے متعلق ہے۔

باجماعت نماز ادا کرنا ہر اس شخص پر واجب ہے، جو قادر ہو اور اذان کی آواز سنتا ہو۔

چنانچہ شافع محشر، سرکارِ مدینہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ، إِلَّا مِنْ عَذْرِ))

”جو شخص اذان سنے اور مسجد میں نہ آئے، تو اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی، إِلَّا یہ

کہ کوئی (شرعی) عذر ہو۔“

”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا کہ اس عذر سے مراد

خوف، یا بیماری ہے۔“^①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک نابینا آدمی

① سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعة، رقم: ۷۹۳۔

سنن دارقطنی: ۱/ ۴۲۰۔ طبرانی کبیر، رقم: ۱۲۲۶۵۔ سنن الکبریٰ، للبیہقی: ۳/ ۵۷۔ صحیح ابن

حبان، رقم: ۲۰۶۴۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۲۴۵، رقم: ۹۳۲۔ ابن حبان، حاکم اور علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے

”صحیح“ کہا ہے۔

حاضر ہوا، اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ایک نابینا آدمی ہوں، اور مجھے کوئی مسجد تک لے جانے والا شخص نہیں ہے، تو کیا آپ مجھے گھر میں نماز ادا کرنے کی رخصت دیتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! (اذان) ضرور سنتا ہوں، پس خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: تو پھر اللہ کے داعی (مؤذن) کی آواز پر لبیک کہو، (یعنی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے ضرور جاؤ۔) ❶

اور بعض روایات کے الفاظ ہیں:

((مَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً)) ❷

”میں تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا۔“

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی ”صحیح، کتاب الصلاة“ میں باب قائم کرتے ہیں: ((بَابُ وُجُوبِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ.....)) ”باب نماز باجماعت پڑھنا فرض ہے۔“ اور اس کے بعد بطور تمہید امام حسن بصری رحمہ اللہ کا قول ذکر فرماتے ہیں:

((إِنْ مَنَعَتْهُ أُمُّهُ عَنِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَمْ يُطْعَهَا))

”کہ اگر کسی شخص کی ماں اس کو محبت کی بناء پر عشاء کی نماز باجماعت کے لیے مسجد میں جانے سے روک دے تو اس شخص کے لیے ضروری ہے کہ ماں کی بات نہ مانے۔“

اور پھر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی آخر الزماں ﷺ سے نقل کردہ روایت ذکر کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب يجب ايتان المسجد علی من سمع النداء، رقم: ۶۵۳.

❷ سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، رقم: ۷۹۲۔ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب

التشديد في ترك الجماعة، رقم: ۵۵۲۔ مسند أحمد: ۳/ ۴۲۳۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم: ۱۴۸۰۔

مستدرک حاکم: ۱/ ۲۴۶، رقم: ۹۳۸۔ ابن خزیمہ اور علامہ البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”میں نے ارادہ کیا کہ میں یہ حکم دوں کہ نماز کی جماعت کھڑی کی جائے، پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے، پھر میں چند لوگوں کو لے کر، جن کے ساتھ لکڑیوں کا بندل ہو ایسے لوگوں کے پاس جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے، پھر میں انہیں ان کے گھروں سمیت آگ لگا کر خاکستر کر دوں۔“ ①

مولانا داؤد راز رحمہ اللہ رقم کرتے ہیں: اس حدیث سے نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا جس قدر ضروری معلوم ہوتا ہے وہ الفاظ سے ظاہر ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تارکین جماعت کے لیے ان کے گھروں کو آگ لگانے تک کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اسی لیے جن علماء نے نماز کو جماعت کے ساتھ فرض قرار دیا ہے، یہ حدیث ان کی اہم دلیل ہے۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَالْحَدِيثُ اسْتَدَلَّ بِهِ الْفَائِلُونَ بِوُجُوبِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ لِأَنَّهَا لَوْ كَانَتْ سُنَّةً لَمْ يَهْدَدُ تَارِكُهَا بِالتَّحْرِيقِ))

”اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل پکڑی ہے جو نماز باجماعت کو واجب قرار دیتے ہیں۔ اگر یہ محض سنت ہوتی تو اس کے چھوڑنے والے کو آگ میں جلانے کی دھمکی نہ دی جاتی۔“ ②

”یاد رکھیے! بندہ جب اپنے گھر سے مسجد کے ارادے سے نکلتا ہے تو وہ اس اللہ تعالیٰ کے دربار میں جاتا ہے، جو زبردست ہے، یکتا ہے، غالب ہے، طاقت ور ہے، بخشش کرنے والا ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے، چاہے کہیں بھی ہو، رائی کا ایک دانہ اس سے مخفی ہے نہ اسے چھوٹا نہ بڑا، ساتوں زمین میں نہ ساتوں آسمان میں، نہ ساتوں سمندروں میں نہ بلند و بالا پہاڑوں کی چوٹیوں

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب وجوب صلاة الجماعة، رقم: ۶۴۴.

② شرح صحیح بخاری، از داؤد راز دہلوی، ۱/ ۶۱۰.

پر، وہ اللہ کے گھر آتا ہے اور اللہ کا قصد کرتا ہے اور اللہ کی طرف رخ کرتا ہے اور اس کے ایسے گھر کی طرف جس کے بارے میں علم ہے:

﴿فِي بُيُوتٍ أُذِنَ لِلَّهِ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۖ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۚ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝﴾ (النور: ۳۶ تا ۳۷)

”جنہیں بلند کرنے کا اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ نے اذن دیا ہے ان میں ایسے لوگ صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں، جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد اور اقامت نماز اور ادائے زکوٰۃ سے غافل نہیں کر دیتی، وہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل الٹنے اور دیدے پتھرا جانے کی نوبت آجائے گی۔“

اس لیے جب آپ گھر سے نکلیں تو غیر معمولی سنجیدگی اور ادب کا مظاہرہ کریں اور دنیاوی حالات اور اس کی مشغولیتوں سے کٹ کر صرف اللہ کے لیے یکسو ہو کر نکلیں سکینیت اور وقار کے ساتھ نکلیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے رغبت و خوف مسرت و حسرت اور خشوع و خضوع اور پستی و اخبات کے جذبات ہمارے اوپر طاری ہوں، اس لیے کہ جتنی زیادہ پستی اور ذلت، خشوع و دناءت اور اخبات و انابت کا مظاہرہ ہوگا اتنی ہی ہماری نماز پاکیزہ ہوگی، اسی قدر اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنا اسے قبولیت حاصل ہوگی، بندے کا مقام اسی حیثیت سے بلند ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنا ہی قرب حاصل ہوگا اور اگر وہ تکبر کرے گا تو اللہ اسے توڑ دے گا اس کا عمل رد کر دے گا اور متکبر کا کوئی عمل اللہ قبول نہیں کرتا۔ ❶

❶ نماز، تالیف امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، تحقیق و تقدیم شیخ محمد حامد الفقی، مقدمہ صفحہ نمبر ۱۰۱، ۱۰۲۔

نماز باجماعت کی فضیلت:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَدِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً))^①

”کہ باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔“

حافظ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((فَإِنَّ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ أَكْبَرِ شَعَائِرِ الدِّينِ وَعَلَامَاتِهِ))^②

”مسجد میں نماز پڑھنا دین کے شعائر اور علامات میں سے سب سے بڑھ کر ہے۔“

نماز باجماعت کے شوقین سلف صالحین کے نمونے:

☆ سیدنا ابن مسیب فرماتے ہیں کہ (پچھلے) چالیس سالوں سے میری جماعت فوت نہیں ہوئی۔^③

☆ وکیع بن الجراح نے (سلیمان بن مہران) اعمش سے بیان کیا ہے، کہ وہ (اعمش) ستر (۷۰) سال کے تھے، (اور اس ستر سالہ زندگی میں) کبھی ان کی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی تھی۔^④

☆ اسود رحمہ اللہ سے جب جماعت فوت ہو جاتی تو آپ کسی دوسری مسجد میں تشریف لے جاتے (جہاں نماز باجماعت ملنے کا امکان ہوتا)۔^⑤

☆ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک ایسی مسجد میں حاضر ہوئے جہاں نماز ہو چکی تھی۔ آپ نے پھر اذان دی، اقامت کہی اور باجماعت نماز پڑھی۔^⑥

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، رقم: ۶۴۵.

② کتاب الصلوة، ص: ۱۰۵. ③ حلیۃ الأولیاء: ۱۶۲ / ۲ - سیر أعلام النبلاء: ۲۲۱ / ۴.

④ سیر أعلام النبلاء: ۲۲۸ / ۶. ⑤ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة.

⑥ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة.

☆ محمد بن المبارک الصوری فرماتے ہیں: جب سعید (بن عبدالعزیز) کی نماز باجماعت فوت ہو جاتی تھی، تو رونے لگتے تھے۔^①

☆ اور نافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب عشاء کی جماعت فوت ہو جاتی تھی، تو وہ اپنی باقی رات کو زندہ کرتے تھے (یعنی باقی رات اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت میں گزارتے تھے)۔^②

☆ بشر بن الحسن البصری کے متعلق آتا ہے کہ انہیں ”صفی“ کہا جاتا تھا، اور ان کا نام ”صفی“ صرف اس لیے رکھا گیا تھا کہ انہوں نے بصرہ کی ایک مسجد میں پچاس (۵۰) سال تک پہلی صف میں بالالتزام نماز ادا کی۔^③

ترک جماعت پر وعید:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں مؤذن کو اذان کا حکم دوں، پھر ایک آدمی کو جماعت کرانے کا کہوں، پھر آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز پڑھنے کے لیے نہ نکلے ہوں۔“^④

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کسی بستی یا جنگل میں صرف تین مسلمان ہوں اور نماز باجماعت کا اہتمام نہ کریں تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے، تم پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا لازم ہے، کیونکہ بھیڑ یا تنہا بکری کو کھا جاتا ہے (یعنی شیطان تنہا آدمی پر قابو پالیتا ہے)۔“^⑤

① سیر أعلام النبلاء: ۳۴ / ۸۔ ② سیر أعلام النبلاء: ۲۱۵ / ۳۔ حلیۃ الأولیاء: ۳۰۳ / ۱۔

③ تہذیب الکمال: ۱۱۳ / ۲۔ تہذیب التہذیب: ۲۸۲ / ۱۔

④ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۶۰۷۔ صحیح مسلم، رقم: ۶۵۱۔

⑤ سنن نسائی، کتاب الامامة، رقم: ۸۴۸۔ سنن ابوداؤد، رقم: ۵۴۷۔ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

نماز کے لیے جانے کے آداب:

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم اقامت کی آواز سنو، تو نماز کے لیے سکون اور وقار کے ساتھ چل کر آؤ، جلدی نہ کرو اور جتنی نماز جماعت سے پالو، وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے بعد میں پوری کرلو۔“^①

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کی طرف جائے تو وہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے، کیونکہ وہ نماز میں ہوتا ہے۔“^②

☆ اور رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے:

”کہ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ضرور پڑھ لے۔“^③

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جب تم میں سے کسی کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرے۔“^④

اور مزید فرمایا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مسجدوں سے منع نہ کرو جب کہ وہ مسجد میں جائیں تو خوشبو لگائے ہوئے نہ ہوں۔“^⑤

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۶۳۶۔ صحیح مسلم، رقم: ۳۰۳۔

② سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، رقم: ۵۶۲۔ سنن ترمذی، رقم: ۳۸۶۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

③ صحیح بخاری، کتاب الصلاة، رقم: ۴۴۴۔

④ سنن دارمی، رقم: ۱۳۴۔ صحیح بخاری، رقم: ۵۲۳۸۔ صحیح مسلم، رقم: ۹۸۷۔

⑤ سنن دارمی، رقم: ۱۳۱۵۔ ابو داؤد، رقم: ۵۶۵۔

فصل نمبر 8

نماز میں صف بندی کی فضیلت و اہمیت

ایک ہی صف میں ہوئے صف بستہ شاہ و گدا
کیا عجب یہ منظر الفت دکھاتی ہے نماز

صفیں درست کرنا فرض ہے:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَوُّوا صُفُوفَكُمْ ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ)) ❶

”تم اپنی صفوں کو برابر کرو۔ پس تحقیق صفوں کا برابر کرنا نماز کے پورا کرنے

میں سے ہے۔“

مذکورہ بالا حدیث میں ((إِقَامَةِ الصَّلَاةِ)) کے الفاظ صحیح بخاری کے ہیں، اور صحیح مسلم وغیرہ میں ((مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)) ”نماز کے مکمل ہونے میں سے“ کے الفاظ ہیں۔ ان ہر دو الفاظ سے معلوم ہوا کہ صفوں کا ٹیڑھا ہونا، ان کے درمیان خلل ہونا، نقصان کا موجب ہے۔

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا کراتے، گویا اس کے ساتھ تیر کو سیدھا کیا جائے گا، یہاں تک کہ آپ کو اطمینان ہو گیا کہ ہم نے اس مسئلہ کو آپ سے خوب سمجھ لیا ہے۔ ایک دن آپ مصلے پر تشریف لائے، اور ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کا سینہ باہر نکلا ہوا ہے۔ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو برابر کرلو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔“ ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب إقامة الصف من تمام الصلاة، رقم: ۷۲۳۔ صحیح مسلم،

کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف وإقامتها.....، رقم: ۹۷۵۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۹۷۹۔

مذکورہ بالا حدیث پاک کی رو سے صفوں کا سیدھا کرنا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔

صفیں درست نہ کرنے کی سزا:

خبردار! صفیں کج اور ٹیڑھی نہ ہوں کہ صفوں کا ٹیڑھا پن باہمی پھوٹ، اختلافِ قلوب اور باطنی کدورت کا موجب ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((رَضُوا صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَهَا، وَحَادُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ، كَأَنَّهُا الْحَذَفُ.)) ❶

”(سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح) اپنی صفیں ملی ہوئی رکھو، اور صفوں کو قریب قریب رکھو۔ اور گردنیں برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً میں شیطان کو صف کے شگافوں میں داخل ہوتا دیکھتا ہوں، گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔“

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صف کے اندر تشریف لاتے، ادھر ادھر چکر لگاتے اور ہمارے سینوں اور مونڈھوں کو برابر کرتے، اور ارشاد فرماتے تھے:

((لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ.)) ❷

”اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے۔“

اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”صفوں کو قائم کرو، اور کندھوں کو برابر کرو، اور خلل مت چھوڑو، اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ، اور صفوں کے درمیان شیطان کے لیے جگہ نہ چھوڑو، اور جو صف ملائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا، اور جو صف کو کاٹے گا

❶ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف: ۱/ ۱۹۸، رقم: ۶۶۷۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ صحیح سنن ابو داؤد، للألبانی، تفریع ابواب الصفوف، باب تسوية الصفوف: ۱/ ۱۹۷، رقم: ۶۶۴۔

اللہ تعالیٰ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹ دے گا۔“ ①

اس حدیث مبارکہ میں صفیں درست نہ کرنے پر سخت وعید ہے۔ اور صفیں اس صورت میں ہی مضبوط ہو سکتی ہیں۔

صفیں درست کرنے کا طریقہ:

جب نمازی اپنے ساتھ والے نمازی کے کندھے کے ساتھ کندھا اور قدم کے ساتھ قدم اور ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر کھڑا ہو۔ جیسا کہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((رَأَيْتُ الرَّجُلَ مَنَّا يُلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ .)) ②

”میں نے دیکھا کہ ہر آدمی اپنے ساتھ کے کندھے کے ساتھ کندھا ملاتا کرتا تھا۔“

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَكَانَ أَحَدُنَا

يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ .)) ③

”صفیں برابر کرلو۔ میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں، اور (نبی ﷺ

کا یہ فرمان سن کر) ہم میں سے ہر شخص یہ کرتا کہ (صف میں) اپنا کندھا اپنے

ساتھی کے کندھے سے، اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملا دیتا تھا۔“

فائدہ: ان احادیث سے کئی مسائل ثابت ہوتے ہیں۔ (۱) یہ کہ نبی کریم ﷺ

صفوں کو سیدھا رکھنے کی بڑی تاکید فرماتے، (۲) دوسرا یہ کہ صفوں کے درست نہ رکھنے سے آپس

میں باہمی محبت کا خاتمہ ہوتا ہے اور اختلافات شروع ہو جاتے ہیں۔ جس کا مظاہرہ مسلمانوں میں

کیا جاسکتا ہے کہ مساجد میں مسلمانوں کا عجیب حال ہے۔ نمازی ایک ایک فٹ دور کھڑے ہوتے

① صحیح سنن ابو داؤد، للألبانی، تفریع ابواب الصفوف، باب تسوية الصفوف، رقم: ۶۶۶۔ سنن

الکبری، للبيهقي: ۱۰۱/۳۔

② صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب الزاق المنكب بالمنكب

③ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۲۵۔

ہیں، اور باہمی قدم مل جانے کو بڑا خطرناک تصور کیا جاتا ہے، اور اس پر ہیز کے لیے خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ لہذا مسلمانوں میں سے محبت اور اخوت کا خاتمہ ہو چکا ہے، سچ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب مسلمانوں کو دوبارہ آپس میں محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مسلمانوں میں خون باقی نہیں ہے
محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشان، سجدہ بے ذوق
کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

صف بندی کے متعلق امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا موقف:

امام محمد بن الحسن الشیبانی فرماتے ہیں:

((عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ، وَسَوُّوْا مَنَاكِبَكُمْ،
تَرَاصُّوْا اَوْ لِيَتَخَلَّلَنَّكُمْ الشَّيْطَانُ كَاَوْلَادِ الْحَذَفِ الْخ. قَالَ

مُحَمَّدٌ: وَبِهٖ نَأْخُذُ، لَا يَنْبَغِي اَنْ يُتْرَكَ الصَّفُّ وَفِيْهِ الْخَلَلُ حَتّٰى
يُسَوُّوْا، وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.)) ❶

”ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ”صفیں اور شانہ برابر کرو، اور گچ کرو، ایسا نہ ہو کہ
شیطان بکری کے بچہ کی طرح تمہارے درمیان داخل ہو جائے۔ امام محمد رحمہ اللہ
کہتے ہیں: ہم بھی اسی کو لیتے ہیں کہ صف میں خلل چھوڑ دینا لائق نہیں۔ جب تک
ان کو درست نہ کر لیا جائے۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔“



باب نمبر 4

نبی کریم ﷺ کا طریقہ نماز

فریاد اے خدایا شیطان سے بچانا

رحمان نام تیرا تو ہی میرا سہارا

پچھلے باب میں مذکورہ طریقہ سے جسم اور جگہ کی طہارت حاصل کرنے کے بعد بندہ نماز کا وقت ہو جانے کا اطمینان کر لے اور قبلہ رخ کھڑا ہو جائے۔^①

نماز کی نیت:

جس نماز کی ادائیگی کا ارادہ ہو، فرض ہو یا نفل دل میں اس کی نیت کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ))^②

”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔“

نیت کا محل دل ہے، لہذا زبان سے نیت کرنا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قطعی ثابت نہیں ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”الفاظ سے نیت کرنا علماء مسلمین میں سے کسی کے نزدیک بھی مشروع نہیں۔“^③

تکبیر تحریمہ:

سجدہ کی جگہ پر نظر رکھ کر ”اللہ اکبر“ کے الفاظ سے تکبیر تحریمہ کہے۔^④

① صحیح بخاری، کتاب تقصیر الصلاة، باب ينزل للمكتوبة، رقم: ۱۰۹۹.

② صحیح بخاری، کتاب الإیمان والنذور، رقم: ۶۶۸۹۔ صحیح مسلم، رقم: ۱۹۰۷.

③ الفتاویٰ الکبریٰ.

④ سنن ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلوات والسنة فیہا، رقم: ۸۰۳۔ البحر الزخار: ۱۶۸/۲۔

البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

رفع الیدین:

تکبیر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر یا کانوں کی لو تک اٹھائے۔^①

سینے پر ہاتھ باندھنا:

پھر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھ لے۔ چنانچہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں:

((صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ))^②

”میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، تو آپ نے اپنے ہاتھ، دایاں ہاتھ، بائیں ہاتھ پر رکھ کر، سینے پر باندھے۔“

استفتاح کی دعائیں:

تکبیر تحریمہ کے بعد قرأت شروع کرنے سے پہلے دعائے استفتاح پڑھنا مسنون ہے،

جو یہ ہے:

..... ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ أَسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ))^③

”اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان سب سے اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب رفع الیدین فی التکبیرة الأولى مع الإفتتاح سواء، رقم: ۷۳۵۔

صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۳۹۰، ۳۹۱۔

② صحیح ابن خزیمہ، رقم: ۴۷۹۔ ابن خزیمہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

③ سنن ترمذی، ابواب الصلوة، رقم: ۲۴۳۔ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، رقم: ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ سنن

ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة، رقم: ۸۰۶۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۲۳۵۔ حاکم نے اسے ”صحیح“ کہا ہے

اور ذہبی نے اس پر ان کی موافقت کی ہے۔

۲..... اگر چاہے تو اس کے علاوہ یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقِّي الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ. اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ.)) ❶

”اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان ایسی دوری کر دے جیسی مشرق و مغرب کے درمیان تو نے دوری کی ہے۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے پانی اور برف اور ازلے سے دھو دے۔“

۳..... رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ایک شخص نے کہا:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا.))

”اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا اور تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں، بہت زیادہ۔ وہ (شراکت اور ہر عیب) سے پاک ہے۔ اور صبح و شام ہم اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔“

فضیلت.....: یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کہ اس شخص کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے ہیں۔“

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے، میں نے ان کلمات کو پڑھنا کبھی نہیں چھوڑا۔ ❷

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول بعد التکبیر، رقم: ۷۴۴۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرة الإحرام والقراءة، رقم: ۵۹۸۔
❷ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرة الاحرام والقراءة، رقم: ۶۰۱۔

تعوذ:

پھر کوئی ایک تعوذ پڑھیں:

۱..... ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ)) ❶

”میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود کی شر سے۔“

۲..... ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمَزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ)) ❷

”میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود (کے شر) سے، اس کے

خطرے سے، اس کی پھونکوں سے اور اس کے وسوسے سے۔“

نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت:

پھر سورۃ فاتحہ پڑھیں:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ❶ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ❷ مٰلِكِ يَوْمِ

الدِّيْنِ ❸ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ❹ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

المُسْتَقِيْمَ ❺ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ❻ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ❼﴾

”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ جو نہایت مہربان

بے حد رحم کرنے والا ہے۔ جو مالک ہے روزِ جزا کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے

ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن

پر تو نے انعام فرمایا۔ نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا، اور نہ ان

لوگوں کا جو گمراہ ہو گئے۔“

❶ صحیح ابن خزیمہ، رقم: ۴۶۷۔ ابن خزیمہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۷۷۵۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور میں بندے کا سوال پورا کرتا ہوں، جب بندہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔ اور جب بندہ ”الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ“ کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے نے میری ثنائیں بیان کی ہے۔ جب بندہ ”مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ“ کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعظیم کی ہے۔ جب بندہ ”إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ“ کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے، اور میرے بندے کے لیے ہے جو بھی اس نے سوال کیا۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ”اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یہ میرے بندے کے لیے خاص ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اس نے سوال کیا۔“ ①

آمین کہنے کی فضیلت:

سورہ فاتحہ کے ختم ہونے کے بعد آمین کہے۔ اور جب امام جہری نماز کی امامت کر رہا ہو، وہ باواز بلند آمین کہے اور اسی طرح مقتدی بھی۔

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ نے پڑھا ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پھر آپ نے بلند آواز سے آمین کہی۔ ②

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمَّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۳۹۵۔

② سنن ترمذی، ابواب الصلاة، رقم: ۲۴۸۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۸۵۵۔ سنن ابو داؤد، کتاب

الصلاة، رقم: ۹۳۲۔ شیخ البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .)) ❶

”جب امام ”آمین“ کہے تو تم بھی آمین کہو (اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں) تو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔“

نماز کی مسنون قرأت:

پھر قرآن میں سے جو آسان لگے اور یاد ہو پڑھے۔ ہم آپ کی سہولت کے لیے چند ایک سورتیں لکھتے ہیں:

سُورَةُ الْاٰخِلَاصِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۝۳ وَ لَمْ يُولَدْ ۝۴﴾

لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۵﴾

”آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔“

سورة اخلاص کی فضیلت:

ایک انصاری صحابی، مسجد قباء میں امامت کراتے تھے۔ ان کا معمول تھا کہ سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت پڑھنے سے پہلے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (یعنی سورۃ اخلاص) تلاوت فرماتے، ہر رکعت میں اسی طرح کرتے۔ مقتدیوں نے امام سے کہا کہ آپ پہلے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی تلاوت کرتے ہیں، پھر بعد میں دوسری سورۃ ملاتے ہیں، کیا ایک سورت تلاوت کے لیے کافی نہیں؟ اگر ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی تلاوت نہیں تو اس کو چھوڑ دیں اور دوسری سورت کی تلاوت کیا کریں۔ امام نے جواب دیا: میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان رقم: ۷۸۰۔ صحیح مسلم، رقم: ۴۱۰۔ صحیح ابن خزیمہ، کتاب

الصلاة: ۱/۲۲۵-۲۵۶، رقم: ۵۷۰۱۔

تلاوت نہیں چھوڑ سکتا۔ انہوں نے رسول مکرم علیہ الصلاۃ والسلام کی خدمت میں مسئلہ پیش کیا، تو نبی کائنات ﷺ نے اُس امام سے کہا کہ ”تم مقتدیوں کی بات کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ اس سورۃ کو ہر رکعت میں کیوں لازمی پڑھتے ہو؟“ تو اس نے کہا: مجھے اس سورت کے ساتھ محبت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اس سورت کے ساتھ تیری محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی۔“ ❶

سُورَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ❶ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ❷ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ❸ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ❹ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ❺﴾

”اے میرے نبی! آپ کہہ دیجیے، میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، تمام مخلوقات کی شر سے، اور رات کی برائی سے جب اس کی بھیانک تاریکی ہر جگہ داخل ہو جاتی ہے۔ اور ان جادوگر عورتوں سے جو دھاگے پر جادو پڑھ کر پھونکتی ہیں اور گرہیں ڈالتی ہیں۔ اور حاسد کے حسد سے جب وہ اپنا حسد ظاہر کرتا ہے۔“

سُورَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ❶ مَلِكِ النَّاسِ ❷ إِلَهِ النَّاسِ ❸ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ❹ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ❺ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ❻﴾

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب الجمع بین السورتین فی الركعة، تعلیقاً۔ سنن ترمذی، ابواب

ثواب القرآن، رقم: ۲۹۰۶۔

”اے میرے نبی! آپ کہہ دیجیے، میں انسانوں کے رب کی پناہ میں آتا ہوں، انسانوں کے حقیقی بادشاہ کی پناہ میں، انسانوں کے تہا معبود کی پناہ میں، وسوسہ پیدا کرنے والے، چھپ جانے والے شیطان کے شر سے جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے چاہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔“

رکوع کا بیان:

پھر ”اللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہتے ہوئے رکوع کرے، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھائے، اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھے، اور ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) کہے۔ مذکورہ دعا کا تین مرتبہ یا اس سے زیادہ پڑھنا سنت ہے۔^①

رکوع کی مزید دعائیں:

۱..... سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ رکوع میں یہ دعا پڑھتے:

((اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمَخِي وَعَظْمِي وَعَصْبِي))^②

”اے اللہ! میں تیرے ہی لیے جھکا ہوں، تجھ ہی پر ایمان لایا اور تیرا ہی اطاعت گزار ہوا۔ تیرے ہی لیے ڈر کر میرے کان، آنکھیں، میرا دماغ، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے عاجز ہو گئے ہیں۔“

۲..... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع میں اکثر کہتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي))^③

”اے اللہ! تو پاک ہے، اے ہمارے پروردگار! ہم تیری حمد بیان کرتے ہیں،

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۸۹، ۸۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۳۹۰،

۳۹۲، ۷۷۲، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، رقم: ۲۶۱۔

② صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، رقم: ۱۸۱۲۔

③ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۹۴، ۸۱۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۴۸۴۔

اے اللہ! مجھے بخش دے۔“

۳..... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں کہتے تھے:

((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ.)) ❶

”بہت پاکیزگی والا، نہایت مقدس ہے تمام فرشتوں اور روح (جبریل علیہ السلام) کا رب۔“

۴..... سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع میں کہتے تھے:

((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ.)) ❷

”پاک ہے وہ (اللہ) جو بڑی طاقت اور بادشاہی والا ہے، وہ بہت بڑائی والا اور صاحب عظمت ہے۔“

۵..... حبیب کبریٰ رضی اللہ عنہ رکوع میں فرماتے:

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.)) ❸

”اے اللہ! تیرے ہی لیے پاکی اور تعریف ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔“

۶..... رسول اللہ ﷺ رکوع و سجود میں تین دفعہ پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ.)) ❹

”اللہ (شراکت اور ہر عیب سے) پاک ہے (ہم) اس کی تعریف کے ساتھ (اس کی پاکی بیان کرتے ہیں)۔“

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۴۸۷.

❷ صحیح سنن ابو داؤد: ۲۴۷/۱، رقم: ۸۷۳.

❸ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۴۵۸.

❹ سنن ابو داؤد، باب مقدار الركوع والسجود، رقم: ۸۸۵۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

قیام بعد الرکوع کا بیان:

پھر اگر امام یا منفرد ہو تو رفع الیدین کرتے ہوئے، اور ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ)) کہتے ہوئے رکوع سے کھڑا ہو جائے۔ اور پوری طرح سیدھا کھڑا ہو جانے کے بعد یہ دعا پڑھے: ❶

..... ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ))

”اے ہمارے رب! تیرے لیے ہی تعریف ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت۔“

فضیلت:

سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا: ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ“ پس ایک مقتدی نے کہا: ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ“۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: ”ابھی کس نے یہ کلمہ پڑھے ہیں؟“ ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تم سے زائد فرشتے دیکھے جو ان کلموں کا ثواب لکھنے میں جلدی کر رہے تھے۔“ ❷

قیام بعد الرکوع کی مزید دعائیں:

۲..... ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ ، وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) ❸

”اے ہمارے پروردگار اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریفیں ہیں، آسمانوں اور زمینوں کے برابر، اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے اس کے برابر، اور اس

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۹۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۴۷۶۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۹۵۔ ❸ صحیح مسلم، کتاب الأذان، رقم: ۴۷۶۔

کے علاوہ جو چیز بھی تو چاہے اس کے برابر۔“

۳..... ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ وَالْبَارِدِ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسْخِ.)) ①

”اے اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے، اتنی جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے۔ اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کر دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اسی طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔“

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلُ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.)) ②

”اے ہمارے رب؛ تیرے لیے ہی ساری تعریف ہے، جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور دونوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے وہ بھر جائے۔ اے تعریف اور بزرگی کے لائق، سب سے سچی بات جو بندے نے کہی، وہ یہ ہے، جبکہ ہم سب تیرے بندے

① صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۴۷۶/۲۰۴.

② صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۴۷۷.

ہیں! اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو نے عطا کی، اور وہ چیز کوئی دینے والا نہیں جو تو نے روک دی اور کسی کا مقام و مرتبہ اسے تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتا۔“

رفع الیدین کا ثواب:

رفع الیدین نماز کی زینت اور باعث اجر و ثواب ہے۔ چنانچہ نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”ہر چیز کے لیے زینت ہوتی ہے، اور نماز کی زینت رفع الیدین ہے۔“^① امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جو مقصد تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کا ہے، وہی مقصد رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع الیدین کا ہے اور یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے۔“^②

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ ”نماز میں جو شخص رفع الیدین کرتا ہے اس کے لیے ہر ایک اشارے کے بدلے ایک انگلی پر ایک نیکی یا درجہ ملتا ہے۔“^③ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”آدمی اپنی نماز میں اپنے ہاتھ کے ساتھ جو اشارہ کرتا ہے اس کے عوض اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، ہر انگلی کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔“^④

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنی کتاب الصلاۃ تحقیق و تقدیم شیخ محمد حامد الفقی صفحہ نمبر ۵۶ میں فرماتے ہیں کہ نماز میں رفع الیدین کرنا نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے۔

① جزء رفع الیدین، ص: ۵۹۔

② کتاب الأم: ۹۱/۱۔ السنن الکبری للبیہقی: ۸۲/۲۔

③ الفوائد، للبحیری ق/۳۹۱۔ مسند الفردوس، للدیلمی: ۳۴۴/۴۔ معجم کبیر، للطبرانی:

۲۹۷/۷۔ مجمع الزوائد: ۱۰۳/۲۔ سلسلۃ الصحیحۃ، رقم: ۳۲۸۶۔

④ سلسلہ احادیث صحیحہ، رقم: ۳۲۸۶۔ طبرانی بکیر: ۲۹۷/۱۷۔

رفع الیدین کا عرفان و عروج:

ایک دفعہ رفع الیدین کرنے سے دس نیکیاں ملیں تو چار رکعت والی نماز میں صرف رفع الیدین کرنے سے انسان سو (100) نیکیاں حاصل کر لیتا ہے۔ جبکہ پانچوں نمازوں کی نیکیاں (430) بنتی ہیں اور اسلامی سال کے (360) دن ہوتے ہیں۔ اس حساب سے ایک سال میں (154800) نیکیاں حاصل ہوں گی۔

اگر سنن راتبہ کو دیکھا جائے تو وہ ایک دن میں ”بارہ“ رکعت ہیں۔ جن میں رفع الیدین کی تعداد (60) ہے۔ اس لحاظ سے انسان سنن راتبہ پر ایک دن میں چھ سو (600) نیکیاں حاصل کر لے گا۔ جبکہ ایک سال کی نیکیاں دو لاکھ سولہ ہزار (216000) بنیں گی۔ سنن راتبہ اور فرائض میں صرف رفع الیدین پر حاصل ہونے والی نیکیاں تین لاکھ ستر ہزار آٹھ سو (370800) تک پہنچ جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص نوافل کا عادی ہے تو اس کی نیکیاں تو اور ہی زیادہ ہوں گی۔ ”ان الله يرزق من يشاء بغير حساب“ پیارے بھائیوں اور بہنو! ہر شخص دنیا میں نفع کا سودا چاہتا ہے۔ اگر آپ نماز میں رفع الیدین کر لیں اور آپ کے رفع الیدین پر اتنی زیادہ نیکیاں حاصل ہو جائیں۔ بتائیے، آپ کو اور کیا چاہیے؟ کیا آپ یہ منافع کا سودا ہاتھ سے جانے دیں گے؟ ”ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم“ (الحديد: ۲۱)

سجدہ:

پھر ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے سجدہ میں جائے، اور سجدے میں اپنے دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے اور دونوں رانوں کو پنڈلیوں سے دور رکھے، اور سات اعضاء: پیشانی، ناک، سمیت، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پوروں پر سجدہ کرے۔ اور سجدے میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى)) تین یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے۔

اس کے علاوہ بھی جو دعائیں چاہے پڑھے۔^①

سجدہ اور قرب الہی:

سجدہ انسان کو رب تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿وَأَسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ (العلق: ۱۹)

”اور اپنے رب کے سامنے سجدہ کیجیے، اور اس کا قرب حاصل کیجیے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول رب العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”یقیناً بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے۔ پس (سجدے میں) زیادہ سے زیادہ دعا کرو۔“^②

سجدہ اور جنت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب (مومن) ابن آدم سجدے کی آیت تلاوت کرتا ہے۔ پھر (پڑھنے اور سننے والا) سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف ہو کر کہتا ہے، ہائے میری ہلاکت، تباہی اور بربادی! آدم کے بیٹے کو سجدے کا حکم دیا گیا۔ اس نے سجدہ کیا۔ پس اس کے لیے بہشت ہے۔ اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا میں نے نافرمانی کی، پس میرے لیے آگ ہے۔“^③

سجدہ اور گناہوں کا مٹنا:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، آپ مجھے ایسا حکم دیں کہ میں اسی کا ہو کر رہ جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”جان لے کہ تو جب

① سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، رقم: ۷۳۰، ۷۳۴، ۸۹۵۔ سنن ترمذی، کتاب الصلاة، رقم: ۳۰۴، صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۸۱۲، ۸۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۴۹۰۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، رقم: ۷۷۲۔ مسند البزار۔ معجم کبیر، للطبرانی مجمع الزوائد: ۳۱۵/۲۔

② صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۴۸۲۔ ③ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۸۱۔

بھی اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا ہے وہ تجھے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس (سجدے) کی وجہ سے تیرا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔“^①

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب آدم کا بیٹا سجدے کی آیت تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس سے دور ہو کر رونا شروع کر دیتا ہے، اور کہتا ہے، مجھے افسوس ہے کہ آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کیا اس کے لیے جنت ہے۔ مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، میں نے انکار کیا میرے لیے دوزخ ہے۔“^②

سجدہ اور جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت:

سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رات گزارتا تھا آپ کے لیے وضوء کا پانی اور آپ کی (دیگر) ضرورت (مسواک وغیرہ) لاتا تھا۔ (ایک رات خوش ہو کر) آپ نے مجھے فرمایا: ”(کچھ دین و دنیا کی بھلائی) مانگو۔ (مجھ سے دعا کرو) میں نے کہا: جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس کے علاوہ کوئی اور چیز؟ میں نے کہا: بس یہی! پھر آپ نے فرمایا: ”پس اپنی ذات کے لیے سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔“^③

سجدہ کی مسنون مزید دعائیں:

سجدہ نماز کا راز اور اس کا عظیم رکن اور رکعت کا خاتمہ ہے، اس سے پہلے جو ارکان نماز ہیں وہ اس کے مقدمات ہیں۔ چنانچہ وہ حج میں طواف زیارہ کے زیادہ مشابہ ہیں، کیونکہ وہ حج کا مقصد اور اللہ تعالیٰ کے ہاں داخل ہونے کا محل ہے۔ اور اس سے پہلے جو کچھ ہے وہ اس کے لیے مقدمات ہیں۔ اسی لیے بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب سجدہ کی

① سلسلہ احادیث صحیحہ، رقم: ۱۴۸۸۔ مسند احمد: ۵/۲۴۸-۲۴۹۔

② صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ۲۴۴۔

③ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث علیہ، رقم: ۴۸۹۔

حالت میں ہوتا ہے۔ اور اس کی سب سے افضل حالت وہ ہے جس میں وہ اللہ سے سب سے زیادہ قریب ہو، لہذا اس جگہ دعا کرنا قبولیت کے سب سے زیادہ قریب ہے۔ لہذا سجدہ کی حالت میں زیادہ سے زیادہ دعا کرنے کا حکم ہے۔

(۱) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں کثرت سے یہ دعا پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي)) ❶

”اے اللہ! تو پاک ہے، اے ہمارے پروردگار! ہم تیری حمد بیان کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے بخش دے۔“

(۲) سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ جب سجدے میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)) ❷

”اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھ پر ہی ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرمانبردار بنا، میرے چہرے نے اس ذات (اقدس) کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اور اس کی صورت بنائی۔ اس نے اس کی سماعت اور اس کی نظر کو کھولا ہے۔ وہ اللہ نہایت بابرکت ہے کہ جو بہترین تخلیق کرنے والا ہے۔“

(۳) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سجدے میں یہ دعا کہتے تھے:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّةَ وَجِلِّهِ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ))

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۹۴، ۸۱۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۴۸۴۔

❷ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، رقم: ۱۸۱۲۔

وَسِرَّةً)) ❶

”اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے ظاہر اور پوشیدہ سب کے سب گناہ معاف کر دے۔“

(۴) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی آخر الزماں، سردارِ دو جہاں ﷺ نمازِ تہجد کے سجدوں میں پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عِقُوْبَتِكَ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ ، لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ ، اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ)) ❷

”اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری معافی کے ذریعے تیری سزا سے، اور میں تیری ذاتِ اقدس کے ساتھ تیری ذات کی پناہ چاہتا ہوں (کہ تو کہیں ناراض نہ ہو جائے) میں پوری طرح تیری تعریف نہیں کر سکتا (تو اس حمد و ثناء کے لائق ہے) تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف و ثناء خود فرمائی ہے۔“

(۵) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ احمد مجتبیٰ رضی اللہ عنہ اپنے رکوع اور سجدے میں (یہ) کہتے تھے:

((سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ)) ❸

”بہت پاکیزگی والا، نہایت مقدس ہے تمام فرشتوں اور روح (جبریل علیہ السلام) کا رب۔“

(۶) ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهِ)) ❹

”سب سے بلند رب پاک ہے، اور ان سب سے بزرگ و برتر ہے۔“

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۱۰۸۴۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۱۰۹۰۔

❸ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۸۴۷۔

❹ سنن ابو داؤد، ابواب الركوع والسجود، رقم: ۸۷۰۔ صحیح مسلم، رقم: ۴۸۴۔

(۷) ((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) ①

”اے اللہ! تو (ہر عیب اور شراکت سے) پاک ہے اور اپنی حمد و ثناء کے ساتھ

(بہت زیادہ بزرگی اور شان والا ہے) صرف تو ہی معبود برحق ہے۔“

(۸) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ، وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)) ②

(اے اللہ!) ”تو پاک ہے (ہر شراکت اور عیب سے) اور ہر قسم کی تعریف تیری

ہے، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔“

(۹) ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، إِنَّكَ أَنْتَ

التَّوَّابُ الرَّحِيمُ)) ③

”اے اللہ! تو پاک ہے، ہمارے رب! ہر قسم کی تعریف کے لائق تو ہی ہے۔ اے

اللہ! مجھے بخش دے، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

(۱۰) رسول اللہ ﷺ رکوع و سجدہ میں تین دفعہ یہ دعا پڑھتے تھے:

((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)) ④

”اللہ (شراکت اور ہر عیب سے) پاک ہے (ہم) اس کی تعریف کے ساتھ (اس کی

پاکی بیان کرتے ہیں)۔“

(۱۱) ((رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَأَسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ

① صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۴۸۵۔ مسند ابو عوانہ: ۱۶۹/۲۔ مسند احمد: ۱۵۱/۶۔

صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم للألباني، ص: ۱۴۷۔

② معجم كبير، للطبراني: ۷۲/۱۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۲۰۴۔

③ مسند أحمد، رقم: ۳۶۸۳، ۳۷۴۵۔ سلسلة الصحيحة، رقم: ۲۰۸۴۔

④ سنن ابوداؤد، باب مقدار الركوع والسجود، رقم: ۸۸۵۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَ عَمَدِيْ وَ جَهْلِيْ وَ هَزْلِيْ وَ كُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ.
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ
وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) ❶

”میرے رب! میری خطا، میری نادانی اور تمام معاملات میں میرے حد سے تجاوز کرنے میں میری مغفرت فرما، اور وہ گناہ بھی جن کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت کر، میری خطاؤں میں، میرے بالا ارادہ اور بلا ارادہ کاموں اور میرے ہنسی مزاح کے کاموں میں اور یہ سب میری ہی طرف سے ہیں۔ اے اللہ! میری مغفرت کر ان کاموں میں جو میں کر چکا ہوں اور انہیں جو کروں گا اور جنہیں میں نے چھپایا، اور جنہیں ظاہر کیا، تو ہی سب سے پہلے ہے، اور تو ہی سب سے بعد میں ہے اور تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔“

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ)) ❷

”اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے، جو میں چھپ چھپ کر یا سرعام کرتا ہوں۔“

(۱۳) محسن انسانیت ﷺ سجدے میں کہتے:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُورًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُورًا، وَفِيْ سَمْعِيْ
نُورًا، وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُورًا، وَعَنْ يَسَارِيْ نُورًا، وَفَوْقِيْ نُورًا، وَتَحْتِيْ
نُورًا، وَاَمَامِيْ نُورًا، وَخَلْفِيْ نُورًا، وَعَظْمِيْ لِيْ نُورًا)) ❸

”اے اللہ! میرے دل، میری بصارت اور سماعت کو (ایمان کے نور سے)

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ۶۳۹۸، ۶۳۹۹۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء،

رقم: ۲۷۱۹۔ زاد المعاد: ۱/۲۲۶-۲۲۷۔

❷ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۱۲/۱۲۔ مستدرک حاکم: ۲۲۱/۱۔ حاکم نے اسے ”صحیح“ کہا ہے اور ذہبی نے اس پر ان کی موافقت کی ہے۔

❸ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، رقم: ۷۶۳۔

منور فرما، میرے دائیں بائیں، اوپر نیچے، سامنے اور پیچھے (ہر طرف) نور پھیلا دے، اور میری (ہدایت کی) روشنی کو بڑھا دے۔“

رکوع و سجود میں امام سے جلدی کرنے کی ممانعت:

محمد بن زیاد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا کہ جب وہ امام سے پہلے اپنا سر اٹھائے تو اللہ اس کے سر کو گدھے کا سریا اس کی صورت کو گدھے کی صورت بنا دے۔^①

جلسہ اور اس کی مسنون دعائیں:

پھر ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہتے ہوئے سر اٹھائے، اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے، اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، اور دونوں ہاتھ، دونوں رانوں اور گھٹنوں پر رکھے۔^② اور یہ دعا پڑھے:

(۱) ((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَاجْبُرْنِيْ))^③

”اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم کر، اور مجھے عافیت دے، اور مجھے

رزق عطا فرما اور مجھے ہدایت دے اور میرے نقصان پورے کر۔“

(۲) سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان پڑھا کرتے تھے:

((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ))^④

① سنن دارمی، رقم: ۱۳۵۵۔ صحیح بخاری، رقم: ۶۹۱۔ صحیح مسلم، رقم: ۹۶۲۔

② سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، رقم: ۷۳۰۔ سنن ترمذی، کتاب الصلاة، رقم: ۳۰۴۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة، رقم: ۱۰۶۰۔ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس في التشهد، رقم: ۸۲۸۔

③ سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، رقم: ۸۵۰۔ سنن ترمذی، ابواب الصلاة، رقم: ۲۸۴۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۸۹۸۔ مستدرک حاکم ۱/ ۲۶۲، ۱/ ۲۷۱۔ حاکم نے اسے ”صحیح“ کہا ہے، اور ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔

④ سنن ابو داؤد، ابواب الركوع والسجود، رقم: ۸۷۴۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

”اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔“

اس کے بعد ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرے، اور اس میں بھی وہی سب کچھ کرے جو پہلے سجدہ میں کیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی پہلی رکعت پوری ہوگئی۔ پھر ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے۔

جلسہ استراحت:

پہلی اور تیسری رکعت کے بعد دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے اُٹھنے سے پہلے ایک دفعہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائیں، اور پھر ہاتھوں کا سہارا لے کر کھڑے ہوں۔^① دوسری رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ اور قرآن کی کچھ آیتیں پڑھے، پھر رکوع کرے، پھر رکوع سے سر اٹھائے اور دوسرے ٹھیک اسی طرح کرے جیسے پہلی رکعت میں کیے تھے۔

تشہد:

دوسرے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد بالکل اسی طرح بیٹھ جائے جیسے دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا، پھر تشہد پڑھے، اور انگشت شہادت کے ساتھ اشارہ کرے، انگلی کو اٹھائے رکھے، اور اسے ہلاتا رہے اور انگلی میں تھوڑا سا خم ہو۔^② تشہد یہ ہے:

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ))^③

① صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۸۲۴۔

② صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۵۷۹، ۵۸۰۔ سنن ابو داؤد، کتاب استفتاح الصلاة، رقم: ۷۲۶۔ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۷۳۹۔ صحیح ابن حبان: ۱۸۲/۵، ۱۸۴۔ صحیح ابن خزيمة، رقم: ۷۱۶۔

③ صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب التشہد فی الآخرة، رقم: ۸۳۱، ۸۳۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التشہد فی الصلاة، رقم: ۴۰۲۔

”ساری حمد و ثنا اور نمازیں اور پاکیزہ چیزیں (ساری زبانی قولی اور فعلی عبادتیں) اللہ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت نازل ہو، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

دُرود شریف:

تشہد کے بعد درود پاک پڑھے۔ دُرود شریف کے مسنون الفاظ یہ ہیں:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.))^①

”اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر جیسے رحمت نازل کی تو نے ابراہیم (ﷺ) پر اور آل ابراہیم (ﷺ) پر، بیشک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اور برکت نازل فرما محمد (ﷺ) پر اور آل محمد (ﷺ) پر، جیسے برکت نازل کی ابراہیم (ﷺ) پر اور آل ابراہیم (ﷺ) پر، بیشک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔“

دُرود کے بعد کی دعائیں:

اور اس کے بعد ”خواہ فرض نماز ہو یا نفل“ دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے جو دعا چاہے کرے۔^②

(۱) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ،

① صحیح بخاری، کتاب الأنبياء، رقم: ۳۳۷۰۔

② سنن نسائی، کتاب التطبیق، رقم: ۱۱۶۳۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ)) ❶

”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور قبر کے عذاب سے، اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے، اور مسیح دجال کے فتنہ سے۔“

(۲) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاعْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَاَرْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ)) ❷

”اے اللہ! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا، پس مجھے اپنی خاص مغفرت سے بخش دے، اور مجھ پر رحم کر۔ یقیناً تو ہی بخشنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔“

(۳) ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّیْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) ❸

”اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے پہلے کیا اور جو پیچھے کیا۔ جو میں نے چھپا کر کیا اور جو میں نے علانیہ کیا۔ جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی مقدم کرنے والا ہے (اپنی اطاعت کے ساتھ جسے چاہے) اور تو ہی مؤخر کرنے والا ہے (جسے چاہے اس کی نافرمانی کی وجہ سے) تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“

(۴) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُکَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبُکَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُبُکَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْدَلِ الْعُمْرِ، وَاَعُوْذُبُکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا

❶ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، رقم: ۵۸۸۔ ❷ صحیح البخاری، کتاب الاذان، رقم: ۸۳۴۔

❸ صحیح مسلم، صلاة المسافرين، رقم: ۱۸۱۲۔

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.)) ❶

”اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں بزدلی سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاؤں، میں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

(۵) ((اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلٰى الْخَلْقِ اَحْيِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيٰةَ خَيْرًا لِّىْ وَتَوَفِّيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّىْ. اَللّٰهُمَّ وَاَسْأَلُكَ خَشِيَّتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ، وَاَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ. وَاَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى ، وَاَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَاَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقُطُ ، وَاَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَا وَاَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَاَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَاءِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُّضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَا بِزَيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدًى مُّهْتَدِيْنَ.)) ❷

”اے اللہ! میں تیرے غیب جاننے اور مخلوق پر قدرت رکھنے کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک زندگی عطا کیے رکھ جب تک تو زندگی کو میرے لیے بہتر جانتا ہے اور مجھے اس وقت فوت کرنا جب تو وفات کو میرے لیے بہتر جانے۔ اے اللہ! میں تجھ سے غائب (تنہائی میں) اور حاضر (سب کے سامنے) ہونے کی حالت میں تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے راضی اور غصے والی ہر دو حالتوں میں کلمہ حق (کہنے) کا سوال کرتا ہوں (کہ اس کی مجھے توفیق دیے رکھنا) اور میں تجھ سے غربتی اور امیری ہر دو حالتوں میں

❶ صحیح البخاری، کتاب الدعوات، رقم: ۶۳۷۰۔

❷ سنن النسائی، کتاب السہو، رقم: ۱۳۰۶۔ الکلم الطیب، لشیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، رقم:

۱۰۴۔ عبدالقادر الارناؤوط نے اسے ”جید الاسناد“ قرار دیا ہے۔

میانہ روی (کی توفیق) کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو۔ اور میں تجھ سے آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو۔ اور میں تجھ سے تیرے فیصلے پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے موت کے بعد والی ”زندگی کی ٹھنڈک“ کا سوال کرتا ہوں۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے تیرے (پر جلال) چہرے کی طرف دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں۔ اور (اسی طرح) تجھ سے ملاقات کے شوق کا میں سوال کرتا ہوں جو کسی تکلیف دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنے کے بغیر ہو۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما (جو دل کی گہرائیوں اور اعمال صالحہ کی پنہائیوں کے ساتھ لذت کا ذریعہ بنے) اور ہمیں (لوگوں کو) رہنمائی دینے والے اور (خود) ہدایت (صراطِ مستقیم) پانے والے بنا دے۔“

(۶) ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ! بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.))

”اے اللہ! بلاشبہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ کہ تو واحد، اکیلا اور بے نیاز ذات ہے کہ جس نے نہ کسی کو جنا ہے (تو کسی کا باپ نہیں) اور نہ تو کسی کا جنا ہوا (بیٹا) ہے، اور (تو وہ ہستی ہے کہ) اس کا برابر والا (جوڑ کا) کوئی نہیں ہے۔ یہ کہ تو میرے گناہ بخش دے (سب کے سب) یقیناً تو ہی بخشنے والا، بے حد مہربان ہے۔“

فضیلت:

نبی ﷺ نے ایک شخص کو تشہد میں یہ دعا مانگتے سنا تو تین بار فرمایا: ((قَدْ غُفِرَ

لَهُ.)) ❶

❶ سنن النسائی، کتاب السہو، رقم: ۱۳۰۲۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح سنن النسائی میں

درج فرمایا ہے۔ سنن أبی داؤد، رقم: ۹۸۵۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۷) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ
بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ! یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ! اِنِّیْ
اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبُكَ مِنَ النَّارِ)) ❶

”اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ حمد (وثناء) تیرے ہی لیے ہے۔ تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ بے حد احسان کرنے والا، تمام آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے بزرگی اور عزت والے رب! اے زندہ اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے (اللہ)! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

سلام:

پھر ”السلام علیکم ورحمته اللہ“ کہتا ہوا داہنی طرف، اور پھر اسی طرح بائیں طرف سے سلام پھیر دے۔ ❷

لیکن اگر تین تین رکعت والی نماز مغرب ہو، یا چار رکعت والی نماز ظہر یا عصر یا عشاء ہو تو تشہد کے بعد ”اللہ اکبر“ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور رفع الیدین کرے، اور صرف سورہ فاتحہ پڑھے، پھر اسی طرح رکوع اور سجدے کرے جس طرح پہلی دونوں رکعتوں میں کیے تھے، اور اسی طرح چوتھی رکعت بھی مکمل کرے، البتہ اس مرتبہ تشہد میں تو رک کرے، یعنی دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور اس کے نیچے سے بایاں پاؤں نکال کر کوٹھے پر بیٹھے، ❸ پھر مغرب کی تیسری رکعت اور ظہر اور عصر اور عشاء کی نماز میں چوتھی رکعت کے بعد تشہد اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے، اور پھر دعا مانگے، پھر

❶ سنن النسائی، کتاب السہو، رقم: ۱۳۰۱۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۹۱۰۔ سنن ابی داؤد، رقم:

۷۹۲۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، ابواب الركوع والسجود، رقم: ۹۶۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❸ سنن ابو داؤد، رقم: ۷۳۰۔ صحیح ابن حبان، ۸۲/۵، ۱۸۴۔ ابن حبان نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

دائیں اور بائیں طرف سلام پھیر دے، اور اس کے ساتھ ہی نماز مکمل ہوگئی۔

ذکر کی فضیلت:

ذاکرین کے لیے اللہ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (الرعد: ۲۸)

”آگاہ رہیے کہ اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔“

اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اپنے رب کو یاد کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ جیسی

ہے۔“^①

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا﴾ (الاحزاب: ۴۱)

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو بہت ہی کثرت سے یاد کرو۔“

اور مزید فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرًا عَظِيمًا﴾ (الاحزاب: ۳۵)

”اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ نے ان

کے لیے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

نماز کے بعد مسنون اذکار:

نمازی کے لیے سلام پھیرنے کے بعد اونچی آواز سے ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) کہنا چاہیے،

پھر وہ تین مرتبہ، ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ)) کہے۔ اور پھر یہ دعائیں پڑھنا مسنون ہیں۔^②

① صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ۶۳۰۸۔

② صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاة، رقم: ۸۴۱، ۸۴۲۔ صحیح مسلم، کتاب

المساجد، باب الذکر بعد الدعاء، رقم: ۵۸۳۔

(۱) ((اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) ①

”اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی حاصل ہوتی ہے، تو بڑا ہی بابرکت ہے اے عظمت و بزرگی والے۔“

(۲) ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)) ②

اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں، اور جو تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت تیرے عذاب سے فائدہ نہ دے گی۔“

(۳) سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: (جب تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ) ہر (فرض) نماز کے بعد یہ (دُعا) پڑھنا نہ چھوڑنا:

((رَبِّ أَعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ)) ③

”اے میرے رب! ذکر کرنے، شکر کرنے اور اچھی عبادت کرنے میں میری مدد کر۔“

① صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، رقم: ۱۳۳۴۔

② صحیح مسلم، کتاب المساجد، رقم: ۱۳۳۸۴۔

③ سنن النسائی الکبریٰ، کتاب الصلاة، رقم: ۱۲۲۶۔ مستدرک حاکم: ۲۷۳/۱ و ۲۷۳/۳۔

۲۷۴۔ حاکم نے اسے ”صحیح“ کہا ہے، اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

(۴) پھر تینتیس (۳۳) مرتبہ ((سُبْحَانَ اللَّهِ)) تینتیس (۳۳) مرتبہ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ)) اور تینتیس (۳۳) مرتبہ ((اللَّهُ أَكْبَرُ)) کہے اور سو (۱۰۰) کی گنتی اس دعا سے پوری کرے:

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) ❶

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔“

(۵) ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھے، فجر اور مغرب کی نماز کے بعد ان تینوں سورتوں کا تین تین بار پڑھنا مستحب ہے۔ ❷

(۶) اسی طرح مغرب اور فجر کی نماز کے بعد مذکورہ اذکار کے بعد درج ذیل تسبیحات کا دس مرتبہ پڑھنا مستحب ہے:

((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

”اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔“

(۷) اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی رحمت ﷺ نماز فجر سے سلام پھیرتے تو کہتے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا)) ❸

❶ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، رقم: ۵۹۷۔

❷ سنن ابو داؤد، ابواب الوتر، باب في الاستغفار، رقم: ۱۵۲۳۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۲۵۳۔ صحیح ابن حبان، رقم: ۲۳۴۷۔ حاکم اور ابن حبان نے ”صحیح“ کہا ہے۔

❸ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوات والسنة فيها، رقم: ۹۲۵۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

”اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، پاکیزہ رزق اور شرف قبولیت حاصل کرنے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔“

واضح رہے کہ مذکورہ اذکار و تسبیحات کا پڑھنا مستحب ہے، اور ان کے علاوہ بھی مسنون اذکار ہیں۔

صبح و شام کے اذکار:

صبح کے اذکار فجر کے بعد اور شام کے اذکار مغرب سے پہلے یا بعد میں کیے جاسکتے ہیں۔

(۱) آیۃ الکرسی پڑھنے والا جنات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (صبح و شام ایک ایک مرتبہ) ❶

﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝﴾

(البقرة: ۲۵۵)

(۲) مندرجہ ذیل سورتوں کی تلاوت ہر چیز سے کافی ہو جاتی ہے۔ ❷ (صبح و شام تین تین مرتبہ)

سُورَةُ الْاٰخِلَاصِ

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ ۱ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ ۲ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ ۳ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ ۴﴾

سُورَةُ الْفَلَقِ

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ ۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ ۲ وَمِنْ شَرِّ

❶ السنن الكبرى، للنسائی، رقم: ۹۹۲۸۔ کتاب الدعاء، للطبرانی، رقم: ۶۷۵۔ صحيح الترغيب والترهيب: ۱/ ۲۷۳..

❷ سنن ابوداؤد، باب في الإستغفار، رقم: ۱۵۲۳۔ صحيح سنن الترمذی: ۱۸۲/۳۔

غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ
حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

سُورَةُ النَّاسِ

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ إِلَهِ النَّاسِ ۝۳
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ
النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶﴾

(۳) جو شخص (دن میں) سو مرتبہ مندرجہ ذیل کلمات پڑھ لے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ سونکیاں لکھی جائیں گی سو برائیاں مٹائی جائیں گی، اور اس دن شام تک شیطان سے بچاؤ رہے گا۔ (صبح و شام ایک مرتبہ اور دس مرتبہ پڑھنا بھی درست ہے۔)
((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) ۱

”اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کا ملک ہے، اور اسی کی حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

(۴) مندرجہ ذیل کلمات پڑھنے والے سے افضل کسی کا عمل نہیں ہوگا، اور اس کے (صغیرہ) گناہ بخش دیئے جائیں گے، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (صبح و شام سو مرتبہ)
((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)) ۲

”اللہ پاک ہے، اور اس کی تعریف کے ساتھ۔ (میں اس کی تسبیح کرتا ہوں)“

(۵) یہ دعا پڑھنے والے کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ نیز اسے اچانک کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ (صبح و شام تین تین مرتبہ)

۱ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب: ۶۴۔ صحیح سنن ابن ماجہ: ۳۳۱ / ۲۔ صحیح

الترغیب والترہیب: ۲۷۲ / ۱۔

۲ صحیح مسلم: ۲۰۶۷۱ / ۴۔

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) ❶

” (شروع) اللہ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی، اور وہی سننے والا جاننے والا ہے۔“

(۶) یہ دعا پڑھنے والے کو زہریلے جانور کا ڈنگ نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (شام تین مرتبہ)

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) ❷

”میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔“

(۷) ((اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدْنِيْ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ . اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ)) ❸

(صبح و شام تین تین مرتبہ)

”اے اللہ! میرے بدن میں مجھے عافیت عطا فرما۔ اے اللہ! میری سماعت میں مجھے عافیت عطا فرما۔ اے اللہ! میری نظر میں مجھے عافیت عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ اے اللہ! بلاشبہ میں کفر اور فقر سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ اے اللہ! بلاشبہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔“

(۸) ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاتُوْبُ اِلَيْهِ)) ❹ (ستر سے سومرتبہ روزانہ)

”میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں، اور اس کی طرف توبہ (رجوع) کرتا ہوں۔“

(۹) یہ کلمات کہنا صبح کی نماز سے اشراق تک مسلسل ذکر کرنے سے زیادہ وزنی ہیں۔ ❺

❶ صحیح سنن الترمذی: ۱۴۱ / ۳ - صحیح سنن ابو داؤد: ۹۵۸ / ۳

❷ صحیح الترمذی: ۱۸۷ / ۳ - صحیح ابو داؤد: ۹۵۹ / ۳

❸ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ۶۳۰۷

❹ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۲۷۲۷

((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ وَزَنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ.)) (صبح تین مرتبہ)

”اللہ پاک ہے اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ اپنی مخلوق کی گنتی کے برابر، اور اپنے نفس کی رضا کے برابر، اور اپنے عرش کے وزن کے برابر، اور اپنے کلمات کی سیاہی کے برابر۔“

(۱۰) ((أَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَعَلَى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلَى مِلَّةِ آبَائِنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ.)) ① (صبح وشام ایک ایک مرتبہ)

”ہم نے صبح (شام) کی فطرت اسلام اور کلمہ اخلاص پر، اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم حنیف مسلم کی ملت پر اور وہ مشرک نہیں تھے۔“

(۱۱) ((اللَّهُمَّ بَكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا بَكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ.)) ② (صبح وشام ایک مرتبہ)

”اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی، اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی، (تیرے نام کے ساتھ ہم نے شام کی، اور تیرے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی) اور تیرے نام ہی کے ساتھ ہم زندہ ہیں، اور تیرے ہی نام کے ساتھ ہم مریں گے اور تیری طرف ہی اُٹھ کر جانا ہے۔“

(۱۲) ((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ (أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى) الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ (هَذِهِ اللَّيْلَةِ) وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ (مَا بَعْدَهَا) وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ (هَذِهِ اللَّيْلَةِ)

① صحیح الجامع الصغیر: ۲۰۹ / ۱

② صحیح سنن الترمذی: ۱۴۲ / ۳

وَشَرَّ مَا بَعْدَهُ (مَا بَعْدَهَا) رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ،
رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقُبْرِ) ❶

(صبح وشام ایک مرتبہ)

”ہم نے صبح (شام) کی اور اللہ کے ملک نے صبح (شام) کی اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے، اور اسی کے لیے حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! اس دن میں (رات) جو خیر ہے اور جو اس کے بعد میں خیر ہے میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں، اور اس دن (رات) کے شر سے اور اس کے بعد والے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

(۱۳) ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ.)) ❷ (صبح وشام ایک ایک مرتبہ)

”اے زندہ رہنے والے اے قائم رہنے والے! میں تیری ہی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔ میرے تمام کام درست کر دے، اور ایک آنکھ جھکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔“

(۱۴) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِیْنِيْ وَدُنْيَايْ وَاَهْلِيْ وَمَا لِيْ. اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَامِنْ رَّوْعَاتِيْ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَاَعُوْذُ

❶ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم: ۲۷۲۳.

❷ صحیح الترغیب والترہیب: ۲۷۳/۱.

بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ)) ❶ (صبح وشام ایک ایک مرتبہ)

”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل و عیال اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردے والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ۔ اے اللہ! میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری دائیں طرف سے، میری بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر۔ اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کر دیا جاؤں۔“

(۱۵) جو شخص صبح (یادن) کے وقت یقین سے سید الاستغفار پڑھے، اور شام سے پہلے فوت ہو جائے وہ جنتی ہوگا، اور اسی طرح جو شام (یا رات) کو پڑھے، اور صبح سے پہلے فوت ہو جائے وہ بھی جنتی ہے:

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلَىٰ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) ❷ (صبح وشام ایک ایک بار)

”اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں جس قدر میں طاقت رکھتا ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی

❶ صحیح سنن ابو داؤد: ۳/ ۹۵۷

❷ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: ۶۳۰۶

گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔“

(۱۶) ((اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكُهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهٖ.)) ❶ (صبح و شام ایک ایک بار)

”اے اللہ! اے غیب اور حاضر کو جاننے والے، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں شہادت دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے۔“

(۱۷) درود (صلوٰۃ) پڑھنے والے کو امام الممتقین، شفیع المذنبین، محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ ❷



❶ صحیح سنن الترمذی: ۱۴۲ / ۳.

❷ صحیح الترغیب والترہیب: ۲۷۳ / ۱.

باب نمبر 5

متفرق نمازیں اور ان کے فضائل و مسائل

مؤکدہ سنت رکعات کے دلائل و فضائل:

ہر مسلمان مرد و عورت کے لیے حالتِ حضر میں بارہ رکعتوں کی ادائیگی مسنون ہے، جو اس طرح ہیں:

چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول رب العالمین ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جو بھی مسلمان ہر دن بارہ رکعتیں اللہ کے فرض کے علاوہ نفل پڑھے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں محل تعمیر فرماتا ہے، یا فرمایا: اس کے لیے جنت میں محل تعمیر کیا جاتا ہے۔“^①

حالتِ سفر میں آقائے نامدار ﷺ ظہر، مغرب اور عشاء کی سنتوں کو ترک کر دیتے تھے، لیکن فجر کی سنت اور نمازِ وتر کو پابندی سے ادا فرماتے تھے، اور ہمارے لیے رسول ہاشمی ﷺ کی ذاتِ گرامی اسوۂ حسنہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

”رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی تمہارے لیے اچھا نمونہ ہے۔“

اور خود ہادی اعظم احمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد ہے:

① صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، رقم: ۷۲۹۔ سنن ترمذی، ابواب الصلاة، رقم: ۴۱۵۔

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي.)) ❶

”تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔“

نمازِ چاشت، نمازِ اشراق، صلاۃ الاوابین:

یہ تینوں ایک ہی نماز کے نام ہیں، نبی مکرم ﷺ نے خود نمازِ چاشت کو ”صلاۃ

الاوabin“ (یعنی بہت زیادہ رجوع کرنے والوں کی نماز) قرار دیا ہے۔ ❷

فضیلت:

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ہر آدمی کے

(۳۶۰ جوڑوں میں سے) ہر جوڑ پر (ہر) صبح کو ایک صدقہ (ضروری) ہے۔ پس

”الْحَمْدُ لِلّٰہ“ کہنا صدقہ ہے۔ ”لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰہ“ کہنا صدقہ ہے۔ ”اللّٰہُ اَكْبَرُ“

کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے، اور ان سب

کاموں سے دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جو انسان چاشت کے وقت پڑھے۔ ❸

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((يَا اِبْنَ اٰدَمَ! اِرْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ ، اَكْفِكَ

اٰخِرَهُ.)) ❹

”اے ابنِ آدم! (اگر) تو دن کے ابتداء میں میرے لیے چار رکعت نماز

پڑھے گا تو دن کے آخری وقت میں تجھے کفایت کروں گا۔“

نمازِ تسبیح:

چار رکعات پر مشتمل مخصوص اذکار اور طریقہ کار کے ساتھ ادا کی جانے والی نماز کو

❶ صحیح بخاری، کتاب الأذان، رقم: ۶۳۱۔ شرح السنة: ۲/۲۹۶۔

❷ صحیح ابن خزیمہ، رقم: ۱۲۲۴۔ مستدرک حاکم، رقم: ۳۱۴۱۔ ابن خزیمہ اور حاکم نے اسے

”صحیح“ کہا ہے۔ ❸ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، رقم: ۱۶۷۱۔

❹ سنن ترمذی، کتاب الوتر، رقم: ۴۷۵۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”صلاة التيسيح“ کہا جاتا ہے۔ ہم حدیث مبارکہ کا مفہوم پیش کرتے ہیں:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”اے میرے چچا جان! کیا میں آپ کے لیے ایسے عظیم عمل کی نشان دہی کروں، جس کے ذریعے آپ کے دس قسم کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ یعنی: اگلے پچھلے، قدیم و جدید، دانستہ و نادانستہ، صغیرہ و کبیرہ اور مخفی و ظاہری۔ عمل یہ ہے کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کسی دوسری سورت کی تلاوت کریں، جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوں تو قیام کی حالت میں پندرہ (۱۵) دفعہ یہ کلمات کہیں:

((سُبْحَانَ اللَّهِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ))

پھر رکوع میں دس (۱۰) مرتبہ، رکوع سے اٹھ کر قیام میں دس (۱۰) مرتبہ، پہلے سجدے میں دس (۱۰) مرتبہ، دو سجدوں کے درمیانے جلسے میں دس (۱۰) مرتبہ، دوسرے سجدے میں دس (۱۰) مرتبہ، اور دوسرے سجدے کے بعد جلسہ استراحت میں دس (۱۰) مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔ یعنی ایک رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ یہ کلمات دوہرانے ہیں اور ہر رکعت میں یہی عمل کر کے چار رکعات نماز میں تین سو (۳۰۰) کی گنتی پوری کرنی ہے۔

چچا جان! اگر آپ ہر روز یہ عمل کر سکتے ہیں تو کریں، وگرنہ ایک ہفتے میں، نہیں تو ایک ماہ میں۔ اگر ایسے بھی نہ کر سکیں تو ایک سال میں ایک دفعہ کر لیا کریں، وگرنہ پھر زندگی میں ہی ایک دفعہ کر لیں۔“^①

① سنن ابوداؤد، باب صلاة التيسيح، رقم: ۱۲۹۷۔ سنن ابن ماجہ، رقم: ۱۳۸۶، ۱۳۸۷۔ مستدرک حاکم: ۳۱۸/۱۔ صحيح ابن خزيمة، رقم: ۱۲۱۶۔ سنن الكبرى للبيهقي: ۵۱/۳۔ جزء القراءة للبخاری، رقم: ۱۱۹۔ كنز العمال، رقم: ۲۵۴۶۔ صحيح الترغيب والترهيب، رقم: ۶۷۸۔ المشکوٰۃ، رقم: ۱۳۲۸، ۱۳۶۹، ابن خزيمة، حاکم اور علامہ البانی نے اسے ”صحیح“ جبکہ مولا محمد علی جاناب مرحوم نے اسے ”حسن الغیرہ“ قرار دیا ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: اسحاق بن راہویہ نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں: اس حدیث سے تبع تابعین کے کئی ائمہ نے استدلال کیا ہے، اور ہمارے دور تک لوگ اس پر مواظبت کرتے چلے آئے ہیں، اور اس کی تعلیم کو عام کرتے رہے ہیں، اُن ائمہ میں سے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ بھی ہیں۔

نمازِ استخارہ:

جب مسلمان کو تجارت، نکاح، کام (Job)، عصری تعلیم وغیرہ جیسے دنیاوی معاملات کے لیے کوئی درست راہ معلوم نہ ہو رہی ہو، یا وہ ان کے بارے میں متردد ہو تو دو رکعت نفل نماز ادا کر کے مخصوص دعا کرنا نمازِ استخارہ کہلاتا ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں قرآن مجید کی طرح استخارہ کی تعلیم دیتے اور فرماتے: ”جب تم لوگ کسی کام کا ارادہ کرو تو دو رکعت نماز جو فرائض کے علاوہ ہو، پڑھو اور پھر یہ دُعا کرو:

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ . اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرًا لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْضِهِ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرًّا لِّي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ .)) ❶

تنبیہ:..... آدمی اس دعا میں ”هَذَا الْأَمْرَ“ کے الفاظ کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے، مثلاً ”هَذَا التَّجَارَةُ“ یا ”هَذَا الْعِلْمُ“ وغیرہ۔

”اے اللہ! میں تجھ سے خیر و بھلائی طلب کرتا ہوں تیرے علم کے ذریعے اور تجھ سے تیرے اور تجھ سے طاقت مانگتا ہوں تیری طاقت کے ذریعے اور تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ تو طاقت رکھتا ہے اور میں طاقت نہیں رکھتا، اور تو جانتا ہے، میں نہیں جانتا اور تو تو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ میرا کام (متعلقہ کام کا نام لے کر) میرے لیے،

میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار میں بہتر ہے تو تو اس کو میرے مقدر میں کر دے اور میرے لیے آسان فرما دے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (متعلقہ کام کا نام لے کر) میرے لیے، میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار میں بُرا ہے تو تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور خیر و بھلائی کو میرے مقدر میں کر دے، وہ جہاں بھی ہو اور پھر مجھے اس کے ساتھ راضی بھی کر دے۔“

نوٹ:..... مسلمان کو چاہیے کہ وہ استخارہ کرنے کے بعد اپنے معاملات میں از سر نو غور و فکر کرے اور جس صورت پر انشراح صدر ہو یا جو آسان معلوم ہو رہی ہو، اسے اختیار کرے۔ ان شاء اللہ اس میں خیر و برکت ہوگی۔

نمازِ توبہ:

کسی خاص گناہ کے سرزد ہونے پر یہ عام گناہوں سے توبہ کرنے کی نیت سے وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی طلب کی جائے تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی سے گناہ ہو جاتا ہے اور وہ (اس کے ازالہ کے لیے) وضو کر کے نماز پڑھتا ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا گناہ بخش دیتا ہے، پھر آپ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ٥﴾ (آل عمران: ١٣٥)

”اور جب ان سے کوئی بدکاری ہو جاتی ہے، یا اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں، اور اپنے گناہوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں،

اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے، اور اپنے کیے پر جان

بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔“ ①

سجدہ شکر:

کسی نعمت کے حاصل ہونے پر یا خوشی کے موقع پر سجدہ شکر ادا کرنا مسنون ہے،

چنانچہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا آتَاهُ أَمْرٌ يَسْرُهُ أَوْ يَسَّرَ

بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.)) ②

”یقیناً نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی ایسی خبر آتی جس سے آپ خوش ہوتے تو

اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گر پڑتے۔“

سجدہ تلاوت:

نماز میں یا غیر نماز میں قرآن مجید کی سجدہ والی آیت تلاوت کرنے یا سننے پر سجدہ کرنا

چاہیے۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ

وَيَسْجُدُ.)) ③

”نبی اکرم ﷺ ہمارے سامنے کوئی سجدہ والی سورت پڑھتے تو سجدہ کرتے

اور ہم بھی سجدہ کرتے۔“

سجدہ تلاوت کی دعائیں:

(۱)..... آپ ﷺ سجدے کی آیت تلاوت کرتے اور سجدہ تلاوت میں یہ پڑھتے:

① سنن ابوداؤد، باب فی الاستغفار، رقم: ۱۵۲۱۔ سنن ترمذی، ابواب الصلاة، رقم: ۴۰۶۔ سنن

ابن ماجہ، رقم: ۱۳۹۵۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح حسن“ کہا ہے۔

② سنن ابن ماجہ، باب ما جاء فی الصلاة والسجدة عند الشکر، رقم: ۱۳۹۴۔ ارواء الغلیل، رقم:

۴۷۴۔ صحیح ابوداؤد، رقم: ۲۴۷۹۔

③ صحیح بخاری، کتاب سجود القرآن، رقم: ۱۰۷۵۔

((سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ
فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ.))^①

”میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اپنی قدرت و طاقت سے
اسے بنایا۔ کان بنائے۔ آنکھیں بنائیں۔ اللہ سب سے بہتر تخلیق کرنے والا
ہے، بہت بابرکت ہے۔“

(۲)..... ((اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا
وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ
عَبْدِكَ دَاوُدَ.))^②

”اے اللہ! اس سجدہ کی وجہ سے میرے لیے اپنے پاس ثواب لکھ، اور اس کی وجہ
سے مجھ سے گناہوں کا بوجھ اتار دے، اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ
بنادے اور اس سجدے کو میری طرف سے قبول فرما، جس طرح تو نے اپنے بندے
داؤد (عَلَيْهِ السَّلَام) سے قبول فرمایا۔“

نمازِ عیدین:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر طلوع آفتاب کے بعد کھلے میدان میں پڑھی جانے
والی نماز کو ”صلاة العیدین“ کہا جاتا ہے۔ دو رکعت نماز جہری قراءت کے ساتھ باجماعت
ادا کی جائے، پہلی اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے بالترتیب سات اور پانچ تکبیرات
کہی جائیں، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں حدیث مروی
ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی نمازِ عیدین میں بارہ بارہ تکبیرات کہتے تھے۔^③

① مستدرک حاکم: ۱/۲۲۰۔ سنن ابوداؤد، ابواب السجود، رقم: ۱۴۱۴۔ حاکم، ذہبی اور علامہ البانی
نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

② سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ما جاء ما يقول في سجود القرآن، رقم: ۵۷۹۔ سنن ابن ماجہ،
رقم: ۱۰۵۳۔ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

③ مؤطا مالک، کتاب الصلاة، باب ما جاء في التكبير والقراءة في صلاة العیدین، رقم: ۹۔ مصنف
ابن ابی شیبہ: ۲/۷۹۔ سنن الکبریٰ للبیہقی: ۳/۲۸۸۔ امام بیہقی نے کہا: ”إسناده صحيح.“

نمازِ استسقاء:

قحط سالی کے موقع پر بارانِ رحمت طلب کرنے کے لیے نمازِ استسقاء ادا کی جاتی ہے۔

طریقہ نماز:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قحط سالی کا شکوہ کیا، آپ ﷺ مقررہ دن میں میدان کی طرف نکلے اور منبر پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت کی اور ہاتھ اٹھا کر دُعا کی، پھر لوگوں کی جانب پشت کر کے کھڑے ہو گئے اور چادر کو الٹ پلٹ کیا۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھائی۔^①

بارانِ رحمت طلب کرنے کے لیے مسنون دُعا میں:

۱۔ ((اللَّهُمَّ اسْقِنَا ، اللَّهُمَّ اسْقِنَا ، اللَّهُمَّ اسْقِنَا))^②

”اے اللہ! ہمیں پلا، اے اللہ ہمیں پلا، اے اللہ ہمیں سیراب کر دے۔“

۲۔ ((اللَّهُمَّ اسْقِنَا عَيْثًا مُّغِيثًا مَرِيئًا نَافِعًا غَيْرُ ضَارٍّ ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ))^③

”اے اللہ! ہمیں بارش عنایت فرما، از حد مفید، مددگار، بہترین انجام والی، جو شادابی لائے، نفع آور ہو، کسی ضرر کا باعث نہ بنے، جلدی آئے اور دیر نہ کرے۔“

۳۔ ((اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ ، وَبَهَائِمَكَ ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَآحِي بَلَدَكَ الْيَمِيَّتِ))^④

”اے اللہ! اپنے بندوں اور اپنے جانوروں کو پانی پلا۔ اپنی رحمت عام کر دے

① سنن ابو داؤد، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، رقم: ۱۱۷۳۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

② صحیح بخاری، کتاب الاستسقاء، رقم: ۱۰۱۳۔

③ سنن ابو داؤد، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، رقم: ۱۱۶۹۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم: ۱۴۱۶۔ مستدرک حاکم: ۲۲۷/۱۔ ابن خزیمہ اور حاکم نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

④ سنن ابو داؤد، باب رفع الیدین فی الاستسقاء، رقم: ۱۱۷۶۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

اور اپنی خشک زمین کو تروتازہ کر دے۔“

نماز تہجد کی فضیلت:

نماز پنجگانہ کے علاوہ اس آیت کریمہ میں رسول اللہ ﷺ کو نماز تہجد کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ نماز آپ ﷺ پر اس لیے لازم قرار دی گئی تھی، تاکہ آپ کے درجات بلند ہوں، ورنہ آپ کے تو اگلے پچھلے سبھی گناہ معاف کر دیے گئے تھے۔ جیسا کہ ارشادِ رب العالمین ہے:

﴿لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ (الفتح: ۲)

”اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سبھی گناہ معاف کر دیے ہیں۔“

دیگر مسلمانوں کے لیے یہ نماز مستحب ہے۔ اور بڑی فضیلت والی نماز ہے۔

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ

مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹)

”اور رات کو تہجد ادا کیجیے یہ آپ کے لیے زائد ہے، ممکن ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے۔“

﴿وَتَقَلِّبَكَ فِي السَّجْدَيْنِ﴾ ① إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ② ﴿

(الشعراء: ۲۱۹، ۲۲۰)

”اور سجدہ کرنے والوں کے درمیان آپ کی حرکات کو بھی، یقیناً وہ سب سننے اور جاننے والا ہے۔“

﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِئٌ اِنْآءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَّ

يَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ ۖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَّ الَّذِينَ

لَا يَعْلَمُونَ ۚ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ ۙ﴾ (الزمر: ۹)

”کیا (یہ بہتر ہے) یا جورات کے اوقات قیام و سجدہ میں عبادت کرتے گزارتا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا اُمیدوار؟ ان سے پوچھئے

کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ مگر ان باتوں

سے سبق وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل مند ہیں۔“

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات میں ایک ساعت ایسی ہوتی ہے جو کسی مسلمان کو مل جائے، اور وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے، اور ایسا ہر رات کو ہوتا ہے۔^①

مزید برآں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میرے پاس جبریل آئے اور کہنے لگے: اے محمد! خواہ کتنا ہی آپ زندہ رہیں آخر ایک دن مرنا ہے، اور جس سے چاہیں کتنی ہی محبت کریں آخر ایک دن جدا ہو جانا ہے، اور آپ جیسا بھی عمل کریں اس کا بدلہ ضرور ملنا ہے اور اس میں کوئی تردد نہیں کہ مومن کی شرافت تہجد کی نماز میں ہے اور مومن کی عزت لوگوں (کے مال) سے استغناء (برتنے) میں ہے۔“^②

سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

((اَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ ، وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ))^③

”اے لوگو! آپس میں کثرت سے سلام کرو، کھانا کھاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کو نماز پڑھو جب کہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں، اور جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔“

اک روز مومنو تمہیں مرنا ضرور ہے
پڑھتے رہو نماز یہ قول رسول ﷺ ہے

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”نماز تہجد حفظ صحت کے اسباب میں سے سب سے زیادہ نفع بخش، کئی ایک دیرپا بیماریوں کو بہت زیادہ روکنے والی، اور جسم، روح اور دل کے

① صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، رقم: ۷۵۷۔

② مستدرک حاکم: ۳۲۵، ۳۲۴/۴۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اسے ”صحیح“ اور منذری نے ”حسن“ کہا ہے۔

③ سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة، رقم: ۲۴۸۵۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمة، باب اطعام الطعام،

رقم: ۳۲۵۱ واللفظ لہ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

لیے بہت زیادہ نشاط بخشنے والی ہوتی ہے۔“ ❶

ماہ رمضان میں قیام اللیل کی فضیلت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
 ذَنْبِهِ .)) ❷

”جس شخص نے رمضان المبارک کا قیام ایمان اور ثواب سمجھ کر کیا اس کے
 سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔“

سیدنا عمرو بن مرہ الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ
 شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ الْخُمْسَ
 وَأَدَيْتُ الزَّكَاةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَقُمْتُهٖ فَمِمَّنْ أَنَا؟ قَالَ: مِنَ
 الصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ .)) ❸

”ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ اُس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول!
 آپ مجھے بتائیں گے کہ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی
 عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور میں پانچ نمازیں ادا
 کروں، زکوٰۃ دوں، رمضان کے روزے رکھوں اور اس کا قیام کروں تو میں کن
 لوگوں میں سے ہوں گا؟ تو آپ نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں سے۔“

مذکورہ بالا احادیث سے پتا چلا کہ قیام رمضان کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ
 سابقہ گناہ معاف کر کے اپنے نیک بندوں، صدیقین اور شہداء میں اٹھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے
 حضور دعا ہے کہ وہ اپنی رحمت خاص کا نزول فرما کے ہمارا بھی حشران لوگوں کے ساتھ کر دے۔

❶ زاد المعاد: ۲۴۸/۴. ❷ صحیح بخاری، کتاب صلاة التراویح، رقم: ۲۰۰۹.

❸ مسند بزار: ۱/۲۲، رقم: ۲۵۔ موارد الظمان، رقم: ۱۹۔ ابن حبان نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

دُعائے قنوت:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِیْمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِيْ فِیْمَنْ عَافَيْتَ ،
وَتَوَلَّيْنِيْ فِیْمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِيْ فِیْمَا اَعْطَيْتَ ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا
قَضَيْتَ ، اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰی عَلَیْكَ ، وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ
وَالَّيْتَ [وَلَا يَعْزُزُ مَنْ عَادَيْتَ] تَبَارَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ .)) ❶

”اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں کے زمرے میں شامل فرما جنہیں تو
نے ہدایت دی۔ اور مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل کر دے جنہیں تو
نے اپنا دوست بنایا، اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس میں برکت ڈال دے۔
اور جس شر کا تو نے فیصلہ کیا ہے مجھے اس سے محفوظ فرما۔ بے شک تو ہی فیصلہ
صادر کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جاسکتا اور جس کا تو والی بنا وہ
کبھی ذلیل و خوار نہیں ہو سکتا اور وہ شخص عزت نہیں پا سکتا جس سے تو دشمنی
کرے۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند و بالا ہے۔“

محمد بن سیرین فرماتے ہیں، میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دُعائے قنوت کے
بارے میں پوچھا (کہ کب مانگی جائے) تو انہوں نے کہا: ((قَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
بَعْدَ الرَّكْعَةِ)) ❷ ”رسول اللہ ﷺ دعا قنوت رکوع سے قبل پڑھتے۔“

نمازِ خوف:

دشمن سے خوف کی حالت میں یا میدانِ جہاد میں جنگ کے دوران پڑھی جانے والی
نماز کو ”صلاة الخوف“ کہتے ہیں۔

❶ سنن الکبریٰ بیہقی : ۲/ ۲۹۰۔ سنن ابوداؤد، باب القنوت فی الوتر، رقم: ۱۴۲۵۔ شیخ البانی
رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ سنن ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلوة والسنة فیہا، رقم: ۱۱۸۴۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“
کہا ہے۔

دشمن کی صورتِ حال کو دیکھ کر یہ نماز مختلف طریقوں کے ساتھ شروع ہے۔ تفصیل کے لیے کتب احادیث کا مطالعہ کریں۔

نمازِ کسوف یا خسوف:

ایسے موقع پر نبی کریم ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی، ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے، اور ہر رکعت میں پہلے رکوع کے بعد پھر قراءت کی، اور دوسرے رکوع کے بعد سجدے کیے اور سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کو وعظ کیا۔^①

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہر رکعت میں تین تین رکوع ثابت ہیں۔^②

اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہر رکعت میں چار چار رکوع ثابت ہیں۔^③

نمازِ جمعہ کی اہمیت و فضیلت:

دین اسلام اجتماعیت کو پسند کرتا اور اس کی دعوت دیتا ہے، اور اختلاف و افتراق کو ناپسند کرتے ہوئے اس سے دُور رہنے کا حکم دیتا ہے، باہمی اُلفت و محبت اور تعارف و اجتماعیت کی کوئی ایسی راہ نہیں ہے جس کی طرف اسلام نے بلایا یا اس کا حکم نہ دیا ہو۔

مسلمانوں کے لیے جمعہ عید کا دن ہے جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور دنیاوی مشغولیات کو چھوڑ کر اللہ کے گھروں (مسجدوں) میں اکٹھے ہوتے ہیں تاکہ اللہ کے فرائض میں سے ایک فریضہ نمازِ جمعہ ادا کریں۔ خطبہ جمعہ میں علماء اور خطباء کے ارشادات سنیں، جو کہ ایک طرح کا ہفتہ واری سبق اور درس ہے جس کے ذریعہ خطیب سامعین کو اکٹھا کر کے ان کے دلوں میں تازگی پیدا کرتا ہے، اور ان کے نفوس میں اللہ اور اس کے رسول، حضور اقدس ﷺ کی محبت و اطاعت کی روح پھونکتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

① صحیح بخاری، کتاب الکسوف، رقم: ۱۰۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، رقم: ۲۱۰۹۔

② صحیح مسلم، کتاب الکسوف، رقم: ۲۱۰۰۔

③ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، رقم: ۲۱۱۲۔

فَاسْعُوا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾

(الجمعة: ۹، ۱۰)

”اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف چل پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو، اور جب نماز پوری کر لی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ، اور اللہ کے فضل کی جستجو کرو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔“

نماز جمعہ ہر مسلمان مرد پر جو مقيم، عاقل، بالغ اور آزاد ہو، واجب ہے، خود رسول اللہ ﷺ نے بنفس نفیس پابندی کے ساتھ اسے ادا فرمایا ہے اور اس کے چھوڑنے والے پر سخت ناراضگی ظاہر کی ہے۔ چنانچہ فرمایا:

”خبردار! لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر

لگا دے گا، پھر یہ لوگ غفلوں میں سے ہو جائیں گے۔“ ①

ایک اور حدیث میں پیارے پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص سستی و کاہلی میں تین جمعہ چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔“ ②

نماز جمعہ دو رکعت ہے جسے مسلمان تمام مسلمانوں کے ساتھ باجماعت اپنے امام کی اقتداء میں ادا کرتا ہے۔ نماز جمعہ کے درست اور صحیح ہونے کے لیے اس نماز کا باجماعت پڑھنا ضروری ہے، جہاں مسلمان جمع ہوں اور امام خطبہ دے اور انہیں وعظ و نصیحت کرے۔ خطبہ کے دوران گفتگو کرنا حرام ہے، ایک روایت میں ہے:

① صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب التعلیظ فی ترک الجمعة، رقم: ۸۶۵۔

② سنن ابو داؤد، ابواب الجمعة، رقم: ۱۰۵۲۔ صحیح سنن ترمذی، رقم: ۴۹۹: ۱/۲۸۰۔ صحیح

ابن حبان، رقم: ۳۔ ابن حبان نے اسے ”صحیح“ اور علامہ البانی نے ”حسن صحیح“ کہا ہے۔

”اگر تم نے اپنے ساتھی سے خطبہ کے دوران یہ کہہ دیا کہ چپ رہ تو تم نے بھی لغو کام کیا۔“^①

نمازِ جنازہ:

مسلمان میت کی بخشش، مغفرت اور بلندی درجات کے لیے مخصوص انداز میں پڑھی جانے والی نماز کو ”نمازِ جنازہ“ کہا جاتا ہے۔

فضیلت:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی نمازِ جنازہ پڑھنے تک میت کے ساتھ رہتا ہے، اسے ایک قیراط کا ثواب ملے گا، اور جو دفن کرنے تک رہتا ہے، اسے دو قیراط ثواب ملے گا۔ (اور) دو قیراط، دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہوتے ہیں۔“^②

مسنون دُعائیں

پہلی دُعا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ جنازہ میں یہ دُعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا ، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا ، وَذَكَرِنَا وَنُثْنَانَا . اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ عَلٰى الْاِسْلَامِ ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلٰى الْاِيْمَانِ . اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ .))^③

”اے اللہ! ہمارے زندہ اور مردہ کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹے اور بڑے کو،

① صحیح بخاری، کتاب الجمعة، رقم: ۹۳۴۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، رقم: ۸۵۱۔

② صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: ۲۱۸۹۔

③ سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، رقم: ۳۲۰۱۔ سنن ترمذی، ابواب الجنائز، رقم: ۱۰۲۴۔ سنن ابن

ماجہ، رقم: ۱۴۹۷۸۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کو ”صحیح“ کہا ہے۔

مرد اور عورت کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھنا چاہے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔ اے اللہ! ہمیں مرنے والے پر صبر کرنے کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا نہ کر۔“

دوسری دُعا:

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ)) ❶

”اے اللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم فرما، اسے عافیت بخش، اس سے درگزر فرما، اس کی بہترین مہمانی کر، اس کی قبر کشادہ فرما، اس کے گناہ پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے، اسے اس کے (دنیا والے) گھر سے بہتر گھر، (دنیا کے) لوگوں سے بہتر لوگ اور اس کی بیوی سے بہتر جوڑا عطا فرما۔ اسے بہشت میں داخل فرما اور فتنہ قبر، عذاب قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔“

تیسری دُعا:

((اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلٍ جَوَارِكَ ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ . اللَّهُمَّ

اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.)) ❶

”اے اللہ! یہ فلاں بن فلاں (میت اور اس کے باپ کا نام لیں) تیرے ذمے اور تیری رحمت کے سائے میں ہے، اسے فتنہ قبر، عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے بچا، تو وفا والا اور حق والا ہے، پس اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بلاشبہ تو بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔“

بچے کی نمازِ جنازہ میں دُعا:

حسن بصری رحمہ اللہ بچے کی نمازِ جنازہ میں یہ دُعا پڑھتے تھے:

((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا ، وَفَرَطًا ، وَذُخْرًا وَاجْرَأ.)) ❷

”اے اللہ! اس بچے کو ہمارے لیے پیش رو، میر کارواں، ذخیرہ اور باعثِ اجر بنا۔“
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ ، وَآلِهِ ، وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ



❶ سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، رقم: ۳۲۰۲۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة معلقاً.